بسم اللہ الرحمن الرحیم

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ [ابن ماجہ: ۲۲۴، عن انس رضی اللہ عنہ]

علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

دینیات

DEENIYAT

سال ہشتم

پہلا ایڈیشن

ماہِ جمادی الثانی ۱۴۳۳ھ مطابق ماہِ اپریل ۲۰۱۲ء

مرتب	Compiler
اہم چیریٹیبل ٹرسٹ	AHEM Charitable Trust

Contact : Idara-e-**DEENIYAT**, Opp. Maharashtra College, Bellaisis Road, Nagpada, Mumbai - 400 008

Tel. : 022 - 23051111 • Fax : 022 - 23051144

Website : www.deeniyat.com • E-mail : info@deeniyat.com

دینیات

DEENIYAT

طالب علم کا نام: ____________________

گھر کا مکمل پتہ اور رابطہ نمبر: ____________________

____

مدرسہ کا مکمل پتہ: ____________________

____

مقررہ وقت: ____________________

پیش لفظ

دینی تعلیم انسانوں کے لیے اتنی ہی ضروری ہے، جتنی ان کے زندہ رہنے کے لیے غذا، پانی اور ہوا ضروری ہے۔ جب انسان نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، رسول اللہ ﷺ کی رسالت اور آخرت کی حقیقت کو تسلیم کرلیا، تو اب اس کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ معلوم کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کیا ہدایات دی ہیں اور حضور ﷺ نے زندگی گزارنے کے کیا طریقے بتائے ہیں؟ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے امت کے ہر فرد پر ضرورت کے بقدر دین کا علم حاصل کرنے کو فرض قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ [ابن ماجہ: ۲۲۴، عن انس رضی اللہ عنہ]

اور صرف اتنا ہی کافی نہیں کہ انسان خود علم حاصل کرلے اور مطمئن ہو کر بیٹھ جائے، بلکہ دین کے اس علم کو حاصل کرنے کے بعد دوسرے ناواقف لوگوں تک اس کو پہنچانے کی فکر کرنا اور ان کے عقائد و اعمال کو درست کرنے کی مقدور بھر کوشش کرنا بھی ضروری ہے۔ حضور ﷺ نے باضابطہ اس کی ہدایت دی ہے اور خود اپنی بعثت کا مقصد بھی یہی بتایا ہے۔ حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ کا گزر دو مجلسوں پر ہوا جو آپ کی مسجد میں لگی ہوئی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: دونوں مجلسیں خیر اور نیکی پر ہیں۔ (پھر ایک مجلس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ) یہ لوگ اللہ سے دعا و مناجات میں مشغول ہیں، اللہ چاہے تو عطا فرمائے اور چاہے تو عطا نہ کرے۔ اور (دوسری مجلس کے بارے میں فرمایا کہ) یہ لوگ علم دین حاصل کرنے میں اور نہ جاننے والوں کو سکھانے میں لگے ہوئے ہیں، لہٰذا ان کا درجہ بلند ہے اور میں تو معلّم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں، پھر آپ ﷺ ان ہی کے ساتھ بیٹھ گئے۔

[سنن دارمی: ۳۴۹، عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما]

الغرض حضور ﷺ کے لائے ہوئے دین وشریعت اور آپ ﷺ کی تعلیمات وہدایات کو امت تک پہنچانے کی ایک عظیم ذمے داری ہمارے اوپر ڈالی گئی ہے اور آج جب کہ جہالت و ناخواندگی عام ہے، دینی تعلیم کی بنیادی باتوں سے بھی ناواقفیت بڑھتی جارہی ہے، پھر اس پر مزید یہ کہ ہر طرف سے بے دینی اور الحاد کی طوفانی ہوائیں چل رہی ہیں اور امت کے ایمان وعقائد میں تزلزل پیدا کرنے کا ایک لامتناہی سلسلہ چل پڑا ہے، ایسی صورت حال میں امت کے ہر فرد تک دین کی تعلیم پہنچانے، اس کے عقیدہ و ایمان کو پختہ بنانے اور اس کے اندر اسلامی فکر پیدا کرنے کی ہماری ذمے داری اور بڑھ جاتی ہے۔

خصوصاً بچے جو ہمارے پاس امانت ہیں اور مستقبل میں ہماری فلاح وکامیابی کے ضامن ہیں، ان کی زندگی کو اسلام کی پاکیزہ تعلیمات سے سنوارنا، ان کے اندر ایمان ویقین کی پختگی پیدا کرنا اور ان کی زندگی کو شریعت وسنت کی راہ پر ڈالنا ہمارا اہم ترین فریضہ ہے۔ امت کے اس طبقے میں دینی علوم کا اتنا ذخیرہ ہونا انتہائی ضروری ہے، جس پر عمل کر کے وہ زندگی کے ہر شعبے میں ایک مثالی کردار ادا کرسکیں اور علمی وعملی طور پر اسلام کے نمائندے بن سکیں۔ یاد رکھیے! نیک اور دین دار بچے ہی ہمارے صالح معاشرے کی بنیاد، ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمارے لیے صدقۂ جاریہ بن سکتے ہیں۔

اس اہم مقصد کی تکمیل کے لیے سب سے بہتر اور آسان طریقہ وہی ہے جس کو ہمارے اکابر نے ''قیامِ مکاتب'' کی شکل میں جاری کیا ہے۔ یہ طریقہ سب سے زیادہ طاقت ور اور سب سے زیادہ مؤثر ہے اور کم وقت میں وسیع نتائج کا حامل ہے۔ جب ہم اس کے گہرے نتائج کو دیکھتے ہیں، تو اکابر کا یہ قول مشاہدہ بن کر سامنے آتا ہے کہ جہاں دینی مکتب قائم ہوگیا، وہ جگہ ارتداد سے محفوظ ہوگئی۔ اس لیے قیام مکاتب کے اس زرّیں سلسلے کو آگے بڑھانا، جگہ جگہ دینی مکتب قائم کرنا اور اس کو ہر اعتبار سے مستحکم بنانا، اس دور کی اہم ترین ضرورت ہے۔

ساتھ ہی بچوں کی تعلیم وتربیت کے لیے ایک ایسا نصاب ہونا بھی ضروری ہے، جو کم وقت میں زیادہ معلومات فراہم کرنے والا ہو، جس میں علم کے ساتھ ساتھ عمل پر کھڑا کرنے کی کوشش کی گئی ہو اور بچوں کے ذہنی رجحان، ان کی فکری صلاحیت اور وقت کے تقاضوں کا خاص خیال رکھا گیا ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ بچوں کی تعلیم وتربیت میں نصاب کو ایک بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے، بلکہ یہ ایک سانچہ ہے جس میں بچوں کا دل ودماغ اور ان کا ذہن وفکر ڈھلتا ہے، اسی وجہ سے اکابر واسلاف نے ہمیشہ اس طرف توجہ فرمائی ہے اور بڑی قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔

یہ نصاب جو "دینیات" کے نام سے موسوم ہے، اسی نہج کے مطابق اکابر کی تحریروں کی روشنی میں تیار کیا گیا ہے۔ یہ نصاب ۵/سالہ ابتدائی نصاب، ۵/سالہ ثانوی نصاب، ۵/سالہ اضافی نصاب؛ ۱۶/سال پر محیط ہے، اتنی لمبی مدت پر نصاب کو پھیلانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ بچے کا وقت عصری تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم میں بھی صرف ہوتا رہے، تاکہ دین سے اس کا تعلق اور وابستگی علمی اور عملی اعتبار سے برقرار رہے۔

الحمد للہ اس سلسلے کے ابتدائی درجے کا نصاب ـــــ جو زیرو کورس کے علاوہ ۵/سال پر مشتمل ہے ـــــ پیش کیا جا چکا ہے۔ اس کو جو مقبولیت حاصل ہوئی ہے، وہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور اکابر کی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ اب ہم اسی سلسلے کو اور آگے بڑھاتے ہوئے پانچ ۵/سالہ **ثانوی نصاب (سیکنڈری کورس)** کے تیسرے حصے **(سال ہشتم)** کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

ثانوی نصاب کا تفصیلی تعارف اور خصوصیات سال ششم میں درج ہے، بوقت ضرورت وہیں رجوع کریں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بھی قبول فرمائے اور امت کے حق میں نفع بخش بنائے۔

[آمین یارب العلمین]

نصاب کا تعارف

یہ ۵؍سالہ ثانوی نصاب (سیکنڈری کورس) کے تیسرے سال (سال ہشتم) کی کتاب ہے۔ یہ نصاب ۵؍بنیادی عناوین پر مشتمل ہے، جس کے تحت ۱۲؍ذیلی مضامین ہیں:

بنیادی عناوین

① قرآن ② حدیث ③ عقائد و مسائل ④ اسلامی تربیت ⑤ زبان

قرآن کے تحت	:	تدویر مع علم تجوید، حفظ سورہ، درسِ قرآن
حدیث کے تحت	:	آداب و دعائیں، درس حدیث
عقائد و مسائل کے تحت	:	عقائد، مسائل، نماز
اسلامی تربیت کے تحت	:	سیرت، آسان دین
زبان کے تحت	:	عربی، اردو

سال بھر روزانہ پڑھائے جانے والے مضامین : تدویر مع علم تجوید، عربی، اردو۔

پہلے پانچ مہینوں میں پڑھائے جانے والے مضامین : حفظ سورہ، آداب و دعائیں، عقائد، آسان دین۔

دوسرے پانچ مہینوں میں پڑھائے جانے والے مضامین : درس قرآن، درس حدیث، مسائل، نماز، سیرت۔

نصاب کو پڑھانے کا طریقہ

- پانچ سالہ ابتدائی نصاب کی طرح اس ثانوی نصاب کو بھی پڑھانے کے لیے ایک گھنٹے کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔
- اس نصاب کو اجتماعی طور پر پڑھانا بہت ضروری ہے۔
- سال بھر روزانہ پڑھائے جانے والے مضامین میں سے تدویر مع علم تجوید کو ۱۰رمنٹ اور اس کے ساتھ حفظ سورہ اور درس قرآن کو ۵ر۵ منٹ پڑھائیں، اور عربی کو ۱۵رمنٹ اور اردو کو ۵رمنٹ پڑھائیں۔
- اس ثانوی نصاب میں بھی ہر مضمون کے شروع میں تین چیزیں — تعریف، ترغیبی بات اور ہدایت برائے استاذ — دی گئی ہیں۔
- ہدایت برائے استاذ کے تحت خاص اس مضمون کو پڑھانے کا جو طریقہ دیا گیا ہے، اس کی پوری رعایت کرتے ہوئے طلبہ کو وہ مضمون پڑھائیں اور ہر مضمون کی تعریف بچوں کو زبانی یاد کرادیں۔
- دور کے دنوں میں ترغیبی بات کے ذریعے طلبہ میں شوق پیدا کریں۔
- مہینوں اور دنوں کے اعتبار سے اسباق کو تقسیم کیا گیا ہے، ۲۰ر دن سبق پڑھانے کے، ۴-۵ر دن دور کے اور ۴-۵ر دن ہفتہ واری چھٹی کے ہوں گے۔ دور کے دنوں میں اس مہینے کے اسباق کے دور کے ساتھ گذشتہ مہینوں کے اسباق کا دور بھی کراتے رہیں تاکہ گذشتہ ماہ میں پڑھے ہوئے مضامین طلبہ بھول نہ جائیں۔
- کتاب کے اسباق شروع کرانے سے پہلے بچوں کو کتاب کی ترتیب، بنیادی عناوین اور ذیلی مضامین کی تعداد اور ان کے نام خوب اچھی طرح سمجھادیں۔
- درس حدیث اور آسان دین کا سبق پڑھانے کے بعد زبانی بولنے کی مشق بھی کرائیں۔ طلبہ اس کو اپنے الفاظ میں بولیں گے، اس سے وہ مضمون ذہن نشین بھی ہوگا اور اس پیغام کو دوسروں تک بلا جھجھک پہنچا بھی سکیں گے۔
- مندرجہ بالا امور کے علاوہ پڑھانے میں ان تمام باتوں کا بھی لحاظ رکھیں جو ابتدائی درجے کے نصاب کے پڑھانے کے طریقے میں ذکر کی گئی ہیں۔

ثانوی درجات کا نظام الاوقات

پہلے پانچ مہینوں میں پڑھائے جانے والے مضامین

ابتدائیہ	حمد، نعت	
۱ - قرآن	تدویر مع علم تجوید، حفظ سورۃ	۱۵ منٹ
۲ - حدیث	آداب و دعائیں	۵ منٹ
۳ - عقائد و مسائل	عقائد	۱۰ منٹ
۴ - اسلامی تربیت	سیرت	۱۰ منٹ
۵ - زبان	عربی، اردو	۲۰ منٹ

دوسرے پانچ مہینوں میں پڑھائے جانے والے مضامین

ابتدائیہ	حمد، نعت	
۱ - قرآن	تدویر مع علم تجوید، درس قرآن	۱۵ منٹ
۲ - حدیث	درس حدیث	۵ منٹ
۳ - عقائد و مسائل	مسائل، نماز	۱۰ منٹ
۴ - اسلامی تربیت	آسان دین	۱۰ منٹ
۵ - زبان	عربی، اردو	۲۰ منٹ

نوٹ: مضامین کے لیے جو اوقات دیے گئے ہیں ان میں کمی زیادتی کی گنجائش ہے۔

پہلے مہینے کے اسباق

قرآن	تدویر مع علم تجوید	: سورۂ مجادلہ، نون ساکن اور تنوین کا بیان، اظہار کی تعریف اور قاعدہ۔
	حفظ سورہ	: گذشتہ سالوں کا دور، سورۂ غاشیہ۔
حدیث	آداب و دعائیں	: گذشتہ سالوں کا دور، گھر سے نکلتے وقت کی دعا۔
عقائد و مسائل	عقائد	: اللہ ہر چیز سنتا ہے، عبادت، اعمالِ صالحہ۔
اسلامی تربیت	سیرت	: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سخاوت، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خلیفہ بننا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کارنامے، مسجد نبوی کی توسیع۔
زبان	عربی	: هٰذَانِ، هٰتَانِ، ذٰنِكَ، تَانِكَ۔
	اردو	: واقعات سے سبق، حضرت داؤد علیہ السلام۔

دوسرے مہینے کے اسباق

قرآن	تدویر مع علم تجوید	: سورۂ مجادلہ، ادغام کی تعریف اور قاعدہ۔
	حفظ سورہ	: سورۂ غاشیہ۔
حدیث	آداب و دعائیں	: مصافحہ کرتے وقت کی دعا، جب کسی کو مصیبت میں دیکھے تو یہ دعا پڑھے۔
عقائد و مسائل	عقائد	: معصیت و گناہ، گناہ کبیرہ اور صغیرہ۔
اسلامی تربیت	سیرت	: قرآن کریم کی خدمت، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ زندگی۔
زبان	عربی	: تثنیہ میں مضاف و مضاف الیہ اور جملوں کا استعمال، جمع مکسر۔
	اردو	: حضرت داؤد علیہ السلام اور حکومت و انصاف، دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ۔

تیسرے مہینے کے اسباق

قرآن	تدویر مع علم تجوید	: سورۂ مجادلہ، سورۂ حشر، ادغام مع الغنہ، ادغام بلا غنہ۔
	حفظ سورہ	: سورۂ غاشیہ، سورۂ فجر۔
حدیث	آداب و دعائیں	: جب کسی مسلمان ہنستا دیکھے تو یہ دعا دے، استنجاء کے آداب۔
عقائد و مسائل	عقائد	: کفر و شرک۔
اسلامی تربیت	سیرت	: حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہجرت اور امانتوں کی ادائیگی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خلیفہ بننا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انصاف، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کرنے کی صلاحیت، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت۔
زبان	عربی	: جمع مکسر هٰذِهٖ، تِلْكَ، هٰؤُلَاءِ، أُولٰئِكَ کے ساتھ۔
	اردو	: زبور، حضرت داؤد علیہ السلام کی خصوصیات، حضرت داؤد علیہ السلام پر اللہ کے انعامات۔

چوتھے مہینے کے اسباق

قرآن	تدویر مع علم تجوید	: سورۂ حشر، ادغام مع الغنہ، ادغام بلا غنہ۔
	حفظ سورہ	: سورۂ فجر۔
حدیث	آداب و دعائیں	: استنجاء کے آداب، بازار میں جائے تو یہ دعا پڑھے۔
عقائد و مسائل	عقائد	: کفر و شرک کا معاف نہ ہونا، وحی۔
اسلامی تربیت	سیرت	: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ زندگی، عشرۂ مبشرہ، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی بہادری، حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ۔
زبان	عربی	: جمع مکسر کا معرفہ نکرہ اور جملوں میں استعمال۔
	اردو	: حضرت داؤد علیہ السلام کی شکر گزاری، حضرت سلیمان علیہ السلام۔

پانچویں مہینے کے اسباق

قرآن	تدویر مع علم تجوید	سورۂ حشر، سورۂ ممتحنہ، اقلاب کی تعریف اور قاعدہ۔
	حفظ سورہ	سورۂ فجر۔
حدیث	آداب و دعائیں	راستہ چلنے کے آداب، جب کسی کو نیا کپڑا پہنے دیکھے تو یہ دعا دے۔
عقائد و مسائل	عقائد	معجزہ، کرامت۔
اسلامی تربیت	سیرت	حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ، حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ۔
زبان	عربی	جمع مذکر سالم اور جمع مونث سالم۔
	اردو	حضرت سلیمان علیہ السلام کی نکتہ رسی، اللہ رب العزت کے حضور میں عاجزی و دعا۔

چھٹے مہینے کے اسباق

قرآن	تدویر مع علم تجوید	سورۂ ممتحنہ، اخفا کی تعریف اور قاعدہ۔
	درسِ قرآن	گذشتہ سال کا دور سورۂ کوثر کے نزول کا واقعہ، سورۂ کوثر کا ترجمہ۔
حدیث	درسِ حدیث	گذشتہ سالوں کا دور۔
عقائد و مسائل	مسائل	نجاست کا بیان، نجاست غلیظہ کا حکم، نجاست خفیفہ کا حکم۔
	نماز	قضا نماز۔
اسلامی تربیت	آسان دین	عفو و درگذر، مسجد کے آداب، کسی کی نقل نہ اتارنا، مسواک کے فوائد، نماز کی تاکید، نماز کے فوائد، مذاق میں بھی کسی کی کوئی چیز نہ لینا۔
زبان	عربی	هُمْ، أَنْتُمْ، هُنَّ، أَنْتُنَّ، نَحْنُ کا استعمال۔
	اردو	ہدہد اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی سرگذشت، ملکۂ سبا کو ایمان کی دعوت۔

ساتویں مہینے کے اسباق

قرآن	تدویر مع علم تجوید	سورۂ ممتحنہ ،نون قطنی اورنون مشدد۔
	درسِ قرآن	سورۂ کوثر کی قیمتی نصیحت ۔
حدیث	درسِ حدیث	سچا امانت دار تاجر۔
عقائدو مسائل	مسائل	متفرق مسائل، ناپاک چیزوں کو پاک کرنے کے طریقے۔
	نماز	قضانماز پڑھنے کا طریقہ۔
اسلامی تربیت	آسان دین	ہدیے کو حقیر نہ سمجھنا، غیر مسلموں کے حقوق، انصاف اور رواداری، دین اسلام، وفاداری۔
زبان	عربی	جمع مذکر و مؤنث سالم اور جمع مکسر کا موصوف وصفت اور جملوں میں استعمال۔
	اردو	ملکہ کا اپنے ارکان دولت سے مشورہ کرنا، ہدیہ کے ذریعے سودہ بازی کی کوشش۔

آٹھویں مہینے کے اسباق

قرآن	تدویر مع علم تجوید	سورۂ صف، میم ساکن کا ادغام۔
	درسِ قرآن	سورۂ ماعون کا ترجمہ، سورۂ ماعون کی قیمتی نصیحت ۔
حدیث	درسِ حدیث	عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم ،بھی جنتی شخص ۔
عقائدو مسائل	مسائل	ناپاک چیزوں کو پاک کرنے کے طریقے، مقتدی کے احکام۔
	نماز	قضانماز پڑھنے کا طریقہ۔
اسلامی تربیت	آسان دین	وفاداری، ماتحتوں کے ساتھ حسن سلوک، والدین کا ادب واحترام، بڑے بھائیوں کا احترام کرنا، احسان کرنے والوں کا شکریہ ادا کرنا، اچھی گفتگو کرنا، ہمیشہ دوسروں کی بھلائی چاہو۔
زبان	عربی	جمع مذکر و مؤنث سالم کا مضاف ومضاف الیہ اور جملوں میں استعمال۔
	اردو	ملکہ کی اطاعت۔

نویں مہینے کے اسباق

قرآن	تدویر مع علم تجوید	سورۂ جمعہ، میم ساکن کا اخفا۔
	درسِ قرآن	: سورۂ قریش کا ترجمہ، سورۂ قریش کی قیمتی نصیحت۔
حدیث	درسِ حدیث	: تکبیرِ اولیٰ کی فضیلت۔
عقائد و مسائل	مسائل	: متفرق مسائل، روزے کے مفسدات۔
	نماز	: قضا نماز پڑھنے کا طریقہ۔
اسلامی تربیت	آسان دین	: اچھی گفتگو کرنا، اساتذہ کے آداب، ازار لٹکانے کی سزا، بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، ٹی وی کے نقصانات، جھوٹ کا وبال، چغل خوری کرنے کا وبال۔
زبان	عربی	: بَيْتُهُمَا. بَيْتُكُمَا. بَيْتُهُمْ. بَيْتُهُنَّ. بَيْتُكُمْ. بَيْتُكُنَّ. بَيْتِي. بَيْتُنَا. اَلْمُحَادَثَةُ۔
	اردو	: ملکہ کا اسلام قبول کرنا، یہودیوں کی بہتان تراشی۔

دسویں مہینے کے اسباق

قرآن	تدویر مع علم تجوید	: سورۂ منافقون، میم ساکن کا اظہار، میم مشدد۔
	درسِ قرآن	: سورۂ فیل کے نزول کا واقعہ، ترجمہ، اس سورۃ کی قیمتی نصیحت۔
حدیث	درسِ حدیث	: اللہ کے راستہ میں نکلنے کی فضیلت، موت کو ہمیشہ یاد رکھو۔
عقائد و مسائل	مسائل	: کفارہ کب واجب ہوتا ہے، وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کن صورتوں میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے؟
	نماز	: اوابین کی نماز۔
اسلامی تربیت	آسان دین	: حسد کا وبال، خاموشی میں نجات ہے، دعا کی اہمیت، راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹانا، سوال کرنے سے بچنا، سنت پر عمل کرنا۔
زبان	عربی	: اَلدَّرْسُ الْخَامِسَ عَشَرَ۔

عنوان	صفحہ نمبر
ابتدائیہ	
حمد،نعت — تعریف،ترغیبی بات	۱۷
حمد،نعت–ہدایت برائے استاذ	۱۷
تو سب سے اعلیٰ	۱۸
سلام اس پر	۱۹
۱-قرآن	
تدویر مع علم تجوید — تعریف،ترغیبی بات	۲۰
تدویر مع علم تجوید–ہدایت برائے استاذ	۲۱
سورۂ مجادلہ	۲۲
سورۂ حشر	۲۲
سورۂ ممتحنہ	۲۲
سورۂ صف	۲۲
سورۂ جمعہ	۲۲
سورۂ منافقون	۲۲
نون ساکن اور تنوین کا بیان	۲۳
اظہار کا قاعدہ	۲۳
ادغام کا قاعدہ	۲۳
ادغام مع الغنہ	۲۳
ادغام بلاغنہ	۲۴
اقلاب کا قاعدہ	۲۴
اخفا کا قاعدہ	۲۴
میم ساکن کا بیان	۲۵
حفظ سورۃ — تعریف،ترغیبی بات	۲۶
حفظ سورۃ–ہدایت برائے استاذ	۲۶
گذشتہ سالوں کا دور	۲۷
سورۂ غاشیہ	۲۹
سورۂ فجر	۳۰
درسِ قرآن — تعریف،ترغیبی بات	۳۲
درس قرآن–ہدایت برائے استاذ	۳۳
گذشتہ سالوں کا دور	۳۴
سورۂ کوثر	۳۷
سورۂ ماعون	۴۱
سورۂ قریش	۴۵
سورۂ فیل	۴۷
۲-حدیث	
آداب ودعائیں — تعریف،ترغیبی بات	۵۴
آداب ودعائیں – ہدایت برائے استاذ	۵۵
گذشتہ سالوں کا دور	۵۶

عنوان	صفحہ نمبر
گھر سے نکلتے وقت کی دعا	۶۳
مصافحہ کرتے وقت کی دعا	۶۳
جب کسی کو مصیبت میں دیکھے تو.....	۶۴
جب کسی مسلمان کو ہنستا دیکھے تو.....	۶۴
استنجاء کے آداب	۶۴
جب بازار میں جائے تو یہ دعا پڑھے	۶۵
راستہ چلنے کے آداب	۶۶
جب کسی کو نیا کپڑا پہنے دیکھے تو.....	۶۶
درس حدیث — تعریف، ترغیبی بات	۶۷
درس حدیث - ہدایت برائے استاذ	۶۸
گذشتہ سالوں کا دور	۶۹
سچا امانت دار تاجر	۷۳
عمل سے زندگی بنتی ہے جنت.....	۷۵
جنتی شخص	۷۷
تکبیر اولیٰ کی فضیلت	۷۸
موت کو ہمیشہ یاد رکھو	۸۰
۳- عقائد و مسائل	
عقائد — تعریف، ترغیبی بات	۸۲
عقائد- ہدایت برائے استاذ	۸۳
اللہ تعالیٰ ہر چیز سنتا ہے	۸۴
عبادت	۸۵
اعمال صالحہ	۸۶
معصیت و گناہ	۸۷
گناہ کبیرہ اور صغیرہ	۸۸
کفر و شرک	۸۹
کفر و شرک کا معاف نہ ہونا	۹۱
وحی	۹۲
معجزہ	۹۳
کرامت	۹۵
مسائل — تعریف، ترغیبی بات	۹۶
مسائل- ہدایت برائے استاذ	۹۷
نجاست کا بیان	۹۸
نجاست غلیظہ کا حکم	۹۹
نجاست خفیفہ کا حکم	۱۰۰
نجاست کے متفرق مسائل	۱۰۰
ناپاک چیزوں کو پاک کرنے.....	۱۰۱
مقتدی کے احکام	۱۰۴
متفرق مسائل	۱۰۶

عنوان	صفحہ نمبر
روزے کے مفسدات	۱۰۸
کفارہ کب واجب ہوتا ہے	۱۰۹
وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا	۱۱۰
روزہ نہ رکھنے کی اجازت کن صورتوں ...	۱۱۱
نماز — تعریف، ترغیبی بات	۱۱۳
نماز۔ ہدایت برائے استاذ	۱۱۴
قضا نماز	۱۱۵
قضا نماز پڑھنے کا طریقہ	۱۱۶
اوابین کی نماز	۱۱۷
۴۔ اسلامی تربیت	
سیرت — تعریف، ترغیبی بات	۱۱۸
سیرت۔ ہدایت برائے استاذ	۱۱۹
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	۱۲۰
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سخاوت	۱۲۱
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خلیفہ بننا	۱۲۲
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کارنامے	۱۲۳
مسجد نبوی کی توسیع	۱۲۴
قرآن کریم کی خدمت	۱۲۵
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت	۱۲۷

عنوان	صفحہ نمبر
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ زندگی	۱۲۹
حضرت علی رضی اللہ عنہ	۱۳۰
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہجرت اور ...	۱۳۱
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خلیفہ بننا	۱۳۲
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انصاف	۱۳۳
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کرنے ...	۱۳۴
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت	۱۳۵
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ زندگی	۱۳۶
عشرہ مبشرہ	۱۳۷
حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ	۱۳۸
حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی بہادری	۱۳۹
حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ	۱۴۰
حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ	۱۴۱
حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ	۱۴۱
حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ	۱۴۳
حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ	۱۴۴
آسان دین — تعریف، ترغیبی بات	۱۴۶
آسان دین۔ ہدایت برائے استاذ	۱۴۸
عفو و درگذر	۱۴۹

عنوان	صفحہ نمبر
مسجد کے آداب	۱۵۰
کسی کی نقل نہ اتارنا	۱۵۱
مسواک کے فوائد	۱۵۲
نماز کی تاکید	۱۵۳
نماز کے فوائد	۱۵۴
مذاق میں بھی کسی کی کوئی چیز نہ لینا	۱۵۵
ہدیے کو حقیر نہ سمجھنا	۱۵۶
غیر مسلموں کے حقوق	۱۵۷
انصاف اور رواداری	۱۵۸
دین اسلام	۱۶۰
وفاداری	۱۶۲
ماتحتوں کے ساتھ حسن سلوک	۱۶۴
ہمیشہ دوسروں کی بھلائی چاہو	۱۶۵
والدین کا ادب واحترام	۱۶۶
بڑے بھائیوں کا احترام کرنا	۱۶۷
احسان کرنے والوں کا شکریہ ادا کرنا	۱۶۸
اچھی گفتگو کرنا	۱۶۹
اساتذہ کے آداب	۱۷۰
ازار لٹکانے کی سزا	۱۷۱
بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا	۱۷۲
ٹی وی کے نقصانات	۱۷۴
جھوٹ کا وبال	۱۷۵
چغل خوری کرنے کا وبال	۱۷۶
حسد کا وبال	۱۷۷
خاموشی میں نجات ہے	۱۷۸
دعا کی اہمیت	۱۷۹
راستے سے تکلیف دینے والی چیز ہٹانا	۱۸۱
سوال کرنے سے بچنا	۱۸۲
سنت پر عمل کرنا	۱۸۳
۵- زبان	
عربی — تعریف، ترغیبی بات	۱۸۵
عربی - ہدایت برائے استاذ	۱۸۶
اَلدَّرْسُ الْاَوَّلُ	۱۸۷
اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ	۱۹۰
اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ	۱۹۲
اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ	۱۹۵
اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ	۱۹۷
اَلدَّرْسُ السَّادِسُ	۲۰۰

عنوان	صفحہ نمبر
اَلدَّرْسُ السَّابِعُ	۲۰۲
اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ	۲۰۴
اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ	۲۰۶
اَلدَّرْسُ الْعَاشِرُ	۲۰۹
اَلدَّرْسُ الْحَادِيْ عَشَرَ	۲۱۱
اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ عَشَرَ	۲۱۴
اَلدَّرْسُ الثَّالِثَ عَشَرَ	۲۱۶
اَلدَّرْسُ الرَّابِعَ عَشَرَ	۲۱۸
اَلدَّرْسُ الْخَامِسَ عَشَرَ	۲۲۰
اردو تعریف، ترغیبی بات	۲۲۲
اردو - ہدایت برائے استاذ	۲۲۳
واقعات سے سبق	۲۲۴
حضرت داؤد علیہ السلام	۲۲۵
حضرت داؤد علیہ السلام اور حکومت ___	۲۲۶
زبور	۲۲۸
حضرت داؤد علیہ السلام کی خصوصیات	۲۲۸
حضرت داؤد علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ ___	۲۲۹
حضرت داؤد علیہ السلام کی صفات	۲۳۰
حضرت سلیمان علیہ السلام	۲۳۱

عنوان	صفحہ نمبر
حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکمت ___	۲۳۲
اللہ کے حضور میں دعا اور آہ وزاری	۲۳۳
ہدہد اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی ___	۲۳۴
ملکۂ سبا کو ایمان کی دعوت	۲۳۵
ملکۂ سبا کا اپنے ارکان دولت ___	۲۳۶
ہدیہ کے ذریعے سودابازی کی کوشش	۲۳۷
ملکہ کی اطاعت	۲۳۸
ملکہ کا اسلام قبول کرنا	۲۳۹
یہودیوں کی بہتان تراشی	۲۴۰
پہلے اور دوسرے مہینے کے سوالات	۲۴۱
تیسرے مہینے کے سوالات	۲۴۲
چوتھے اور پانچویں مہینے کے سوالات	۲۴۳
چھٹے مہینے کے سوالات	۲۴۴
ساتویں مہینے کے سوالات	۲۴۵
آٹھویں مہینے کے سوالات	۲۴۶
نویں مہینے کے سوالات	۲۴۷
دسویں مہینے کے سوالات	۲۴۸
نماز چارٹ کی ترتیب	۲۴۹
ماہانہ حاضری وغیر حاضری چارٹ	۲۵۴

تعریف

حمد نظم کے انداز میں اللہ کی تعریف کرنے کو "حمد" کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

نعت جن اشعار میں حضور ﷺ کی تعریف ہو ان کو "نعت" کہتے ہیں۔

جن اشعار میں اللہ تعالیٰ کی تعریف، ہمارے نبی ﷺ کی صفات اور پیاری باتیں ہوں تو وہ اشعار پسندیدہ ہیں۔

ہدایت برائے استاذ

اس عنوان کے تحت ایک حمد اور ایک نعت دی گئی ہے، جو طلبہ کو آنے کے وقت اجتماعی طور پر پڑھا دی جائیں۔ ایک دن حمد پڑھائیں اور دوسرے دن نعت۔

ابتدا میں طلبہ کو خود پڑھائیں، پھر یاد ہو جانے کے بعد کسی بھی طالب علم سے پڑھوائیں، اسے باقاعدہ یاد کرانے کی ضرورت نہیں، بس روزانہ پابندی سے پڑھاتے رہیں گے، تو ان شاء اللہ خود بخود طلبہ کے ذہن نشیں ہو جائیں گی۔

تو سب سے اعلیٰ

تو سب سے اعلیٰ تو سب سے برتر　　ہم تیرے بندے تو بندہ پرور
فرشِ زمین کو تو نے بچھایا　　عرشِ بریں کو تو نے بنایا
تجھ سے ہی روشن شمس و قمر ہیں　　تیرے ہی جلوے شام و سحر ہیں
تو سب سے اعلیٰ تو سب سے برتر　　ہم تیرے بندے تو بندہ پرور
پانی کو بادل تو ہی بنائے　　بادل سے پانی تو ہی گرائے
تو نے عطا کی پھولوں کو رنگت　　تو نے پھلوں کو بخشی ہے لذت
تو سب سے اعلیٰ تو سب سے برتر　　ہم تیرے بندے تو بندہ پرور
یہ کوہ دریا یہ جھیل و جھرنے　　ہیں ان کے لب پر تیرے ہی نغمے
نیکوں کی یارب صحبت ہمیں دے　　علم و ہنر کی دولت ہمیں دے

تو سب سے اعلیٰ تو سب سے برتر
ہم تیرے بندے تو بندہ پرور

تعالیٰ شانہٗ

سلام اس پر

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اس پر کہ جس کا ذکر ہے سارے صحائف میں
سلام اس پر ہوا مجروح جو بازار طائف میں
سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اس پر جو سچائی کی خاطر دکھ اٹھاتا تھا
سلام اس پر جو بھوکا رہ کے اوروں کو کھلاتا تھا
سلام اس پر جو امت کے لیے راتوں کو روتا تھا
سلام اس پر جو فرش خاک پر جاڑوں میں سوتا تھا
سلام اس پر کہ جس کی سادگی درس بصیرت تھی
سلام اس پر کہ جس کی ذات فخر آدمیت تھی
سلام اس پر کہ جس نے فضل کے موتی بکھیرے ہیں
سلام اس پر بروں کو جس نے فرمایا یہ میرے ہیں
سلام اس پر کہ جس کی چاند تاروں نے گواہی دی
سلام اس پر کہ جس کی سنگ پاروں نے گواہی دی

صلی اللہ علیہ وسلم

تعریف

تدویر تجوید کے تمام قواعد کی رعایت کرتے ہوئے درمیانی رفتار سے قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے کو "تدویر" کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

قرآن وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝ [سورۂ مزمل:۴]

ترجمہ : قرآن کی تلاوت اطمینان سے صاف صاف کیا کرو۔

اللہ تعالیٰ نے ہم کو قرآن پڑھنے کا حکم دیا ہے، ہمارے نبی ﷺ کی زندگی کا ایک خاص مقصد اللہ کے بندوں کو قرآن پڑھ کر سنانا بھی تھا، تلاوت کلام پاک سب سے افضل ذکر ہے، لہٰذا ہمیں تلاوت کلام پاک کا خوب اہتمام کرنا چاہیے، اس سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتے ہیں، اسی لیے آپ ﷺ نے قرآن پڑھنے کے آداب وطریقے بتائے ہیں اور اس کو عمدہ اور خوبصورت لہجے میں پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے، چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کی قرأت کے بارے میں پوچھا گیا، تو انھوں نے فرمایا: آپ ﷺ ایک ایک حرف الگ الگ کر کے پڑھتے تھے۔ (جس کی وجہ سے تمام حروف الگ الگ سمجھ میں آجاتے تھے)۔ [ترمذی:۲۹۲۳]

ایک اور حدیث میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے روز صاحب قرآن (قرآن کی تلاوت کرنے اور اس پر عمل کرنے والے) کو لایا جائے گا، تو قرآن کہے گا: اے میرے رب! اس شخص کو زیورات اور خوب صورت پوشاک عطا فرما، تو اس کو کرامت وعزت کا تاج پہنایا جائے گا، پھر قرآن کہے گا کہ یا رب! اسے مزید عطا فرما اور تو اس سے راضی ہو جا، چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رضا مندی کا پروانہ عطا فرمائیں گے اور اس کو حکم ہوگا کہ قرآن پاک کی تلاوت کرتا جا اور (جنت کے) درجات طے کرتا جا اور اسے ہر آیت کے بدلے ایک

نیکی عطا کی جائے گی۔ [ترمذی: ۲۹۱۵، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

قرآن کریم کو اچھی آواز اور اچھے لب و لہجے میں پڑھنا چاہیے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے: قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے مزین کرو (اچھی آواز میں قرآن پڑھا کرو)۔

[ابوداؤد: ۱۴۶۸، عن براء رضی اللہ عنہ]

ایک دوسری حدیث میں فرمایا: تم قرآن کو اچھی آواز سے پڑھو! اس لیے کہ اچھی آواز قرآن میں خوب صورتی کو بڑھاتی ہے۔ [مستدرک: ۲۱۲۵، عن براء رضی اللہ عنہ]

لہٰذا اچھی آواز سے عربی لب و لہجے میں قواعد تجوید کی رعایت کرتے ہوئے قرآن کی تلاوت کرنی چاہیے۔ البتہ گانے اور موسیقی کے طرز پر قرآن پڑھنے سے بچنا چاہیے، کیونکہ احادیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کو عرب کے لہجوں اور آوازوں میں پڑھو، فاسقوں اور یہود و نصاریٰ کے طرز سے بچو۔

[شعب الایمان: ۲۶۴۹، عن حذیفہ رضی اللہ عنہ]

ہدایت برائے استاذ

اس مضمون کے تحت قرآن مجید کی وہ سورتیں دی گئی ہیں، جن کا نماز میں پڑھنا مسنون ہے۔ ایک دن ادائیگی کی صحت کے ساتھ طلبہ کو ان سورتوں کی خوب اچھی طرح مشق کرائیں؛ دوسرے دن ہر طالب علم سے سبق سن لیں تاکہ طالب علم بلا تکلف پورا قرآن صحیح ادائیگی کے ساتھ پڑھ سکے۔

تدویر کے ساتھ علم تجوید کے عنوان کے تحت نون ساکن اور تنوین کا بیان اور میم ساکن کے قواعد کے اسباق دیے جا رہے ہیں، ہفتے میں دو دن طلبہ کو یہ اسباق پڑھانا ہے، ایک دن سبق پڑھائیں اور دوسرے دن سبق سن لیں۔ اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ تلاوت کے دوران طلبہ کو ان قواعد کا لحاظ کرنے کی خاص تاکید کرتے رہیں، نیز گذشتہ سالوں میں یاد کیے ہوئے قواعد بھی دوران تلاوت پوچھ لیں۔

سبق ۱

سورۂ مجادلہ

۱	۲	۳	مہینے میں ۳۵ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۲

سورۂ حشر

۳	۴	۵	مہینے میں ۳۲ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۳

سورۂ ممتحنہ

۵	۶	۷	مہینے میں ۳۱ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۴

سورۂ صف/سورۂ جمعہ/سورۂ منافقون

۸	۹	۱۰	مہینے میں ۴۲ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ا نون ساکن اور تنوین کا بیان

نون ساکن اور تنوین کے چار احکام ہیں: (ا) اظہار (۲) ادغام (۳) اقلاب (۴) اخفا۔

(ا)

(ا) **اظہار کی تعریف:** اظہار کے لغوی معنیٰ ظاہر کرنا اور اصطلاح میں ہر حرف کو اس کے مخرج سے بغیر کسی تغیر کے ادا کرنا۔

اظہار کا قاعدہ: نون ساکن یا تنوین کے بعد حروفِ حلقی کے چھ حروف ''ء ،ہ، ع، ح، غ، خ'' میں سے کوئی حرف آئے، تو نون ساکن اور تنوین کا اظہار ہوگا؛ یعنی نون ساکن اور تنوین کو بغیر غنہ کے ظاہر کر کے پڑھیں گے۔ اس کو ''اظہارِ حلقی'' کہتے ہیں جیسے: ''اَنْعَمْتَ، عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ''۔

ا پہلے مہینے میں ٦ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

(۲)

(۲) **ادغام کی تعریف:** ادغام کے لغوی معنیٰ ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا اور اصطلاح میں ساکن حرف کو متحرک حرف میں داخل کر کے مشدّد پڑھنا۔

ادغام کا قاعدہ: نون ساکن یا تنوین کے بعد ''یَرْمَلُوْنَ'' کے چھ حروف میں سے کوئی حرف آئے، تو نون ساکن اور تنوین کا ادغام ہوگا۔ اس ادغام کی دو صورتیں ہیں: (ا) ادغام مع الغنہ (ادغامِ ناقص) (۲) ادغام بلا غنہ (ادغامِ تام)۔

۲ دوسرے مہینے میں ٦ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

(۳)

ادغام مع الغنہ: نون ساکن یا تنوین کے بعد ''یُوْمِنُ'' کے چار حروف میں سے کوئی حرف دوسرے کلمے میں آئے، تو ادغام مع الغنہ ہوگا اور ایک الف کے برابر غنہ ہوگا جیسے: ''مَنْ

یَقُوْلُ، مِنْ وَّالٍ، مِنْ مَّالٍ، حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَکُمْ" -

ادغام بلاغنہ: نون ساکن یا تنوین کے بعد "ل" اور "ر" میں سے کوئی حرف آئے، تو ادغام بلا غنہ ہوگا جیسے: "مِنْ رَّبِّهِمْ ، مِنْ لَّدُنْهُ"۔

تنبیہ: نون ساکن اور تنوین کا یہ ادغام اس وقت ہوگا، جب کہ نون ساکن یا تنوین کلمے کے اخیر میں ہوں اور وہ حرف جس میں ادغام ہو رہا ہو وہ دوسرے کلمے کے شروع میں ہو؛ لیکن اگر نون ساکن یا تنوین کے بعد حروفِ ادغام میں سے کوئی حرف اسی کلمے میں ہو، تو ادغام نہ ہوگا بلکہ اظہار کرنا واجب ہے۔ اس کو "اظہارِ مُطلق" کہتے ہیں جیسے: "دُنْیَا، بُنْیَانٌ، قِنْوَانٌ، صِنْوَانٌ"۔ پورے قرآن مجید میں اس قاعدے کی یہی چار مثالیں ہیں۔

۳	۴ مہینے میں	۱۲ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

(۴)

③ **اقلاب کی تعریف:** اقلاب کے لغوی معنیٰ بدلنا اور اصطلاح میں ایک حرف کو دوسرے حرف کی جگہ (غنہ کی رعایت کے ساتھ) رکھنا۔

اقلاب کا قاعدہ: نون ساکن یا تنوین کے بعد "با" آئے، تو نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدل کر اخفا کے ساتھ پڑھیں گے اور ایک الف کے برابر غنہ ہوگا۔ اس کو "اقلاب مع الاخفاء" کہتے ہیں جیسے: "مِنْ بَعْدِ، سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ"۔

۵	پانچویں مہینے میں	۶ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

(۵)

④ **اخفا کی تعریف:** اخفا کے لغوی معنیٰ چھپانا اور اصطلاح میں نون ساکن اور تنوین کو اظہار اور ادغام کے درمیان پڑھنا، یعنی نہ مکمل اظہار ہو اور نہ مکمل ادغام۔

اخفا کا قاعدہ: نون ساکن یا تنوین کے بعد اخفا کے پندرہ حروف "ت، ث، ج، د، ذ، ز،

س، ش، ص، ض، ط، ظ، ف، ق، ک ‘‘ میں سے کوئی حرف آئے، تو نون ساکن اور تنوین کا اخفا ہوگا اور ایک الف کے برابر غنہ ہوگا۔ اس کو ’’اخفائے حقیقی‘‘ کہتے ہیں جیسے: ’’اَنۡتَ، مُنۡذِرٌ، جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ‘‘۔

فائدہ: تنوین کے بعد اگر حرفِ ساکن ہو، تو تنوین والے کلمے پر صرف ایک حرکت رہے گی اور دوسری حرکت کو نون مکسور سے بدل کر ساکن حرف سے ملا کر پڑھیں گے جیسے: ’’نُوۡحُ اۨبۡنَهٗ‘‘۔ اس نون کو ’’نونِ قُطنی‘‘ کہتے ہیں۔

فائدہ: جس نون پر تشدید ہو اس کو ’’نونِ مشدد‘‘ کہتے ہیں، اس میں ایک الف کے برابر غنہ ہوگا جیسے: ’’اِنَّ‘‘۔

٦	٧	مہینے میں	١٢	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۲ میم ساکن کا بیان

میم ساکن کے تین قاعدے ہیں: (۱) ادغام (۲) اخفا (۳) اظہار۔

(۱) ادغام: میم ساکن کے بعد دوسری ’’میم‘‘ آئے، تو (پہلی میم کا دوسری میم میں) ادغام ہوگا اور ایک الف کے برابر غنہ ہوگا؛ اس کو ’’ادغامِ شفوی‘‘ کہتے ہیں جیسے: ’’اَمۡ مَّنۡ‘‘۔

(۲) اخفا: میم ساکن کے بعد ’’با‘‘ آئے، تو اخفا ہوگا اور ایک الف کے برابر غنہ ہوگا؛ اس کو ’’اخفائے شفوی‘‘ کہتے ہیں جیسے: ’’تَرۡمِيۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ‘‘۔

(۳) اظہار: میم ساکن کے بعد ’’میم اور با‘‘ کے علاوہ باقی چھبیس حروف میں سے کوئی حرف آئے، تو میم ساکن کا اظہار ہوگا اور غنہ نہ ہوگا؛ اس کو ’’اظہارِ شفوی‘‘ کہتے ہیں جیسے: ’’اَلۡحَمۡدُ، اَلَمۡ تَرَ‘‘۔

فائدہ: جس میم پر تشدید ہو اس کو ’’میمِ مشدد‘‘ کہتے ہیں، اس میں ایک الف کے برابر غنہ ہوگا جیسے: ’’ثُمَّ‘‘۔

٨	٩	١٠	مہینے میں	١٨	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

تعریف

حفظِ سورۃ قرآن کریم کی کسی سورۃ کے یاد کرنے کو "حفظِ سورۃ" کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قرآن کا وہ حافظ جس کو یاد بھی اچھا ہو اور پڑھتا بھی اچھا ہو، اس کا حشر قیامت کے دن معزز، فرماں بردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ [بخاری: ۴۹۳۷، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

حافظِ قرآن کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بڑے اعزاز و اکرام سے نوازیں گے، وہ خود تو جنت میں جائے گا، اپنے ساتھ مزید دس گناہ گار لوگوں کو بھی جنت میں لے جائے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا پھر اس کو زبانی یاد کیا اور اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا، حق تعالیٰ شانہٗ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور اس کے گھرانے میں سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمائیں گے جن کے لیے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔ [ترمذی: ۲۹۰۵، عن علی رضی اللہ عنہ]

حافظِ قرآن کو خلافِ شریعت کاموں سے بچنا چاہیے اور اپنے آپ کو تمام برائیوں سے دور رکھنا چاہیے، اس لیے کہ اس کے سینے میں اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب قرآنِ مجید محفوظ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے کلام اللہ شریف پڑھا، اس نے علومِ نبوت کو اپنی پسلیوں کے درمیان (دل میں) لے لیا، اگرچہ اس کی طرف وحی نہیں بھیجی جاتی، لہٰذا حافظ قرآن کے لیے مناسب نہیں کہ غصہ کرنے والوں کے ساتھ غصے سے پیش آئے یا جاہلوں کے ساتھ جہالت کرے جب کہ وہ اپنے اندر اللہ کا کلام لیے ہوئے ہے۔

[مستدرک حاکم: ۲۰۲۸، عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما]

ہدایت برائے استاذ

اس سال حفظ سورۃ کے تحت سورۂ غاشیہ اور سورۂ فجر دی گئی ہے۔ نیز گذشتہ سالوں میں یاد کی ہوئی سورتوں کا دور دیا گیا ہے۔ تجوید کی مکمل رعایت کرتے ہوئے سورتیں یاد کرائیں اور طلبہ کو اپنی نمازوں میں ان سورتوں کو پڑھنے کی تاکید بھی کرتے رہیں تاکہ یہ سورتیں یاد رہ سکیں۔

سبق ۱

گذشتہ سالوں کا دور

سُوْرَةُ الْبَلَدِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۱﴾ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۲﴾ وَوَالِدٍ وَّمَا
وَلَدَ ۙ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۭ﴿۴﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ
عَلَيْهِ اَحَدٌ ۘ﴿۵﴾ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۭ﴿۶﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ
اَحَدٌ ۭ﴿۷﴾ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۙ﴿۸﴾ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۙ﴿۹﴾ وَهَدَيْنٰهُ
النَّجْدَيْنِ ۚ﴿۱۰﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿۱۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۭ﴿۱۲﴾
فَكُّ رَقَبَةٍ ۙ﴿۱۳﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۙ﴿۱۴﴾ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۙ﴿۱۵﴾
اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۭ﴿۱۶﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا
بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۭ﴿۱۷﴾ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۭ﴿۱۸﴾ وَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۭ﴿۱۹﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾

سُوْرَةُ الشَّمْسِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۽﴿۱﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۽﴿۲﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۽﴿۳﴾
وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ۽﴿۴﴾ وَالسَّمَاۗءِ وَمَا بَنٰىهَا ۽﴿۵﴾ وَالْاَرْضِ وَمَا

طَحٰىهَا ۝۶ وَنَفۡسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝۷ فَاَلۡهَمَهَا فُجُوۡرَهَا وَتَقۡوٰىهَا ۝۸
قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰىهَا ۝۹ وَقَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰىهَا ۝۱۰ كَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ
بِطَغۡوٰىهَاۤ ۝۱۱ اِذِ انۡۢبَعَثَ اَشۡقٰىهَا ۝۱۲ فَقَالَ لَهُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ نَاقَةَ
اللّٰهِ وَسُقۡيٰهَا ۝۱۳ فَكَذَّبُوۡهُ فَعَقَرُوۡهَا ۙ فَدَمۡدَمَ عَلَيۡهِمۡ رَبُّهُمۡ
بِذَنۡۢبِهِمۡ فَسَوّٰىهَا ۝۱۴ وَلَا يَخَافُ عُقۡبٰهَا ۝۱۵

سُوۡرَةُ الَّيۡلِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝

وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰى ۝۱ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝۲ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ
وَالۡاُنۡثٰٓى ۝۳ اِنَّ سَعۡيَكُمۡ لَشَتّٰى ۝۴ فَاَمَّا مَنۡ اَعۡطٰى وَاتَّقٰى ۝۵
وَصَدَّقَ بِالۡحُسۡنٰى ۝۶ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلۡيُسۡرٰى ۝۷ وَاَمَّا مَنۡۢ بَخِلَ
وَاسۡتَغۡنٰى ۝۸ وَكَذَّبَ بِالۡحُسۡنٰى ۝۹ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلۡعُسۡرٰى ۝۱۰
وَمَا يُغۡنِىۡ عَنۡهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ۝۱۱ اِنَّ عَلَيۡنَا لَلۡهُدٰى ۝۱۲ وَاِنَّ لَنَا
لَلۡاٰخِرَةَ وَالۡاُوۡلٰى ۝۱۳ فَاَنۡذَرۡتُكُمۡ نَارًا تَلَظّٰى ۝۱۴ لَا يَصۡلٰٮهَاۤ اِلَّا
الۡاَشۡقَى ۝۱۵ الَّذِىۡ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝۱۶ وَسَيُجَنَّبُهَا الۡاَتۡقَى ۝۱۷ الَّذِىۡ
يُؤۡتِىۡ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝۱۸ وَمَا لِاَحَدٍ عِنۡدَهٗ مِنۡ نِّعۡمَةٍ تُجۡزٰٓى ۝۱۹
اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِ الۡاَعۡلٰى ۝۲۰ وَلَسَوۡفَ يَرۡضٰى ۝۲۱

1	پہلے مہینے میں	10	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

اس سال کے اسباق سبق ۲ سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝١ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝٢
عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝٣ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝٤ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ
اٰنِيَةٍ ۝٥ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝٦ لَّا يُسْمِنُ
وَلَا يُغْنِىْ مِنْ جُوْعٍ ۝٧ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝٨
لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝٩ فِىْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝١٠ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا
لَاغِيَةً ۝١١ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝١٢ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝١٣
وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝١٤ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝١٥ وَّزَرَابِىُّ
مَبْثُوْثَةٌ ۝١٦ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝١٧
وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝١٨ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ
نُصِبَتْ ۝١٩ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝٢٠ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ

اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿۲۱﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿۲۲﴾ اِلَّا مَنْ
تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿۲۳﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿۲۴﴾
اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿۲۶﴾

۱	۲	۳	مہینے میں	۴۰	دن پڑھائیں	تاریخ		دستخط معلم		دستخط والدین	

سبق ۳

سُوْرَةُ الْفَجْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْفَجْرِ ﴿۱﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿۲﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿۳﴾ وَالَّيْلِ اِذَا
يَسْرِ ﴿۴﴾ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ﴿۵﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ
فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿۶﴾ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿۷﴾ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ
مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿۸﴾ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿۹﴾
وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۱﴾
فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ﴿۱۲﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ
عَذَابٍ ﴿۱۳﴾ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا

مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾

وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ

اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿۱۷﴾ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ

عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۱۸﴾ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾

وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا

دَكًّا ﴿۲۱﴾ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾ وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۢ

بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾

يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿۲۴﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ

عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾ يٰٓاَيَّتُهَا

النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾

فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿۳۰﴾

۳	۴	۵	مہینے میں	۵۰	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

تعریف

درسِ قرآن قرآنِ کریم ترجمے اور مطلب کے ساتھ پڑھنے پڑھانے کو "درسِ قرآن" کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

قرآن وَلَقَدۡ یَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّکۡرِ فَہَلۡ مِنۡ مُّدَّکِرٍ۝ [سورۂ قمر:۱۷]

ترجمہ: اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان بنادیا ہے، اب کیا کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے؟

قرآن مجید تمام انسانوں کے نام اللہ کا پیغام ہے، تمام انسانوں کی ہدایت کے لیے نازل ہوا ہے، اس پر عمل کر کے انسان دنیا میں پاکیزہ زندگی گذارتا ہے اور آخرت میں ہمیشہ کی کامیابی حاصل کرتا ہے، اس کتاب میں ہر زمانہ میں ہر فرد کے لیے زندگی گذارنے کے اصول بتائے گئے ہیں، اللہ و رسول کی پسندیدہ باتوں کو اپنانے کی تعلیم دی گئی ہے اور اللہ و رسول کو ناراض کرنے والی باتوں سے روکا گیا ہے۔

چونکہ قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا ہے اور ہماری مادری زبان اردو، ہندی وغیرہ دوسری زبانیں ہیں، اس لیے ہم ترجمہ وتفسیر جانے بغیر قرآنی تعلیمات سے آشنا نہیں ہوسکتے، اس لیے ہمیں ترجمہ وتفسیر کی ضرورت پڑتی ہے، لہٰذا ہمیں معتبر علما کے ترجمے وتفسیر سے استفادہ کرنا چاہیے تاکہ ہم قرآن سمجھ کر پڑھ سکیں اور قرآنی ہدایات کے سائے میں زندگی گذار سکیں۔

حضرت محمد ﷺ کے پیارے صحابہ رضی اللہ عنہم قرآن کریم بہت ہی ادب کے ساتھ پڑھتے اور اس کی ایک ایک آیت کو سمجھنے کی کوشش کرتے اور نبی ﷺ سے آیتوں کے مطلب اور معنی پوچھا کرتے، جب تک آیتوں کا مطلب اچھی طرح نہ سمجھ لیتے آگے نہیں بڑھتے، چنانچہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم (صحابہ) میں جو شخص دس آیتیں سیکھ لیتا تھا تو جب تک ان کے معانی کو خوب سمجھ نہ لیتا اور عمل نہ کر لیتا دوسری آیتیں نہیں سیکھتا تھا۔

[تفسیر طبری: ۱/ ۸۰، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

لہٰذا ہمیں بھی قرآن کو تجوید سے پڑھنے کے ساتھ ساتھ اس کے معنی و مطلب کو سمجھنے کی کوشش کرنا چاہیے اور اس کے مضامین میں غور و فکر کرنا چاہیے، اس کی وجہ سے ہمیں کامیابی ملے گی، چنانچہ حدیث میں ہے کہ قرآن کے مضامین پر غور کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

[شعب الایمان: ۲۰۰۷، عن عبیدہ ملیکی رضی اللہ عنہ]

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر (مسجد یا مدرسہ وغیرہ) میں اللہ کی کتاب (قرآن مجید) کی تلاوت کے لیے جمع ہوتے ہیں اور (اس کے ترجمے وتفسیر کو تدریس کے طور پر) آپس میں پڑھتے پڑھاتے ہیں، تو ان لوگوں پر سکینت نازل ہوتی ہے، رحمت برستی ہے، فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود فرشتوں کے درمیان ان کا تذکرہ فرماتے ہیں۔

[ابوداوٗد: ۱۴۵۵، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ہدایت برائے استاذ

طلبہ میں قرآن فہمی کا شوق پیدا کرنے کے لیے درسِ قرآن کے نام سے اس سال کے نصاب میں سورۂ فیل، سورۂ قریش، سورۂ ماعون اور سورۂ کوثر کا لفظی ومحاوری ترجمہ اور مختصر پیغام دیا جا رہا ہے۔ ہر لفظ کا لفظی ترجمہ اور پوری آیت کا محاوری ترجمہ طلبہ کو یاد کرا دیں اور ہر سورۃ کا پیغام اچھی طرح سمجھا کر ذہن نشین کرا دیں اور سورتوں کے فضائل بتا کر ان سورتوں کو پڑھنے کی ترغیب بھی دیں اور اپنی نمازوں میں ان سورتوں کو معنی کے استحضار کے ساتھ پڑھنے کی تلقین کرتے رہیں۔

گذشتہ سال کی سورتوں کا ترجمہ بھی اس سال بطور دور کے دیا گیا ہے، تا کہ ترجمہ طلبہ کے ذہن نشین رہے۔

سبق ۱
گذشتہ سالوں کا دور

تعوذ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سورۂ فاتحہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۱ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۲ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝۳

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ ۝۱ جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے ۝۲ جو مالک ہے بدلے کے دن کا۔ ۝۳

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝۴ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝۵

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ۝۴ ہم کو سیدھے راستے پر چلا۔ ۝۵

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝۶

ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا ہے۔ ان لوگوں کا نہیں جن پر تیرا غصہ ہوا اور نہ ان لوگوں کا جو راستے سے بھٹک گئے ۝۶

سورۂ کافرون

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۙ﴿۲﴾

آپ کہہ دیجیے اے کافرو! ﴿۱﴾ نہ میں تمھارے معبودوں کی عبادت کرتا ہوں ﴿۲﴾

وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۙ﴿۴﴾

اور نہ تم میرے معبود کی عبادت کرنے والے ہو ﴿۳﴾ اور نہ میں تمھارے معبود کی عبادت کرنے والا ہوں ﴿۴﴾

وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَكُمۡ دِيۡنُكُمۡ وَلِىَ دِيۡنِ ﴿۶﴾

اور نہ تم میرے معبود کی عبادت کرنے والے ہو ﴿۵﴾ تم کو تمھارا بدلہ ملے گا، مجھ کو میرا بدلہ ﴿۶﴾

سورۂ نصر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ ۙ﴿۱﴾ وَرَاَيۡتَ النَّاسَ يَدۡخُلُوۡنَ فِىۡ دِيۡنِ اللّٰهِ اَفۡوَاجًا ۙ﴿۲﴾

جب اللہ کی مدد اور فتح آپہونچے ﴿۱﴾ اور آپ لوگوں کو اللہ کے دین میں جوق در جوق داخل ہوتے ہوئے دیکھ لیں ﴿۲﴾

فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَاسۡتَغۡفِرۡهُ ؔ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾

تو آپ اپنے رب کی تسبیح وحمد کیجیے اور اس سے استغفار کیجیے۔ بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے ﴿۳﴾

سورۂ لہب

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

تَبَّتۡ يَدَاۤ اَبِىۡ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ﴿۱﴾ مَاۤ اَغۡنٰى عَنۡهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ؕ﴿۲﴾

ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہوجائے۔ ﴿۱﴾ نہ اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی۔ ﴿۲﴾

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝۳ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝۴

وہ عنقریب ایک دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا ۝۳ اور اس کی بیوی بھی جو لکڑیاں لاد کر لاتی ہے ۝۴

فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝۵

اس کے گلے میں خوب بٹی ہوئی ایک رسّی ہوگی ۝۵

سورۂ اخلاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۙ

آپ کہہ دیجیے کہ وہ اللہ ایک ہے ۝۱ اللہ بے نیاز ہے ۝۲ نہ اس کی کوئی اولاد ہے

وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے ۝۳ اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے ۝۴

سورۂ فلق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲

آپ کہیے میں پناہ لیتا ہوں صبح کے مالک کی ۝۱ مخلوق کی برائی سے ۝۲

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝۴

اور اندھیری رات کی برائی سے جب وہ آئے ۝۳ اور گرہوں میں پھونک مارنے والیوں کی برائی سے ۝۴

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵

اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب وہ حسد کرے۔

سورۃ ناس

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾

آپ کہیے میں پناہ لیتا ہوں انسانوں کے رب کی ﴿۱﴾ انسانوں کے بادشاہ کی ﴿۲﴾ انسانوں کے معبود کی ﴿۳﴾

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۪ۙ﴿۴﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾

وسوسہ ڈالنے والے، پیچھے ہٹ جانے والے کی برائی سے ﴿۴﴾ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے ﴿۵﴾

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

چاہے وہ جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے ﴿۶﴾

۶ چھٹے مہینے میں 8 دن پڑھائیں

اس سال کے اسباق سبق ۲ سورۃ کوثر

۱ سورۃ کوثر کے نزول کا واقعہ

جس شخص کی نرینہ اولاد یعنی بیٹے مرجاتے اُسے عرب ''ابتر'' کہا کرتے تھے۔ ابتر یعنی بیٹوں کے مرنے کی وجہ سے اس کی نسل کے بڑھنے کا سلسلہ ختم ہوگیا ہو۔ جس وقت نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے قاسم یا ابراہیم کا بچپن ہی میں انتقال ہوگیا تو کفار مکہ آپ ﷺ کو ابتر کہہ کر طعنہ دینے لگے ایسا کہنے والوں میں عاص بن وائل کا نام خاص طور پر ذکر کیا جاتا ہے، اس کے سامنے جب آپ ﷺ کا ذکر کیا جاتا تو کہتا تھا کہ ان کی بات چھوڑ دیہ کچھ فکر کرنے کی چیز نہیں کیونکہ وہ ابتر ہیں، جب ان کا انتقال ہوجائے گا ان کا کوئی نام لینے والا نہ رہے گا۔ اس پر سورۃ کوثر نازل ہوئی۔ جس میں کفار کے طعنوں کا جواب ہے کہ صرف اولاد نرینہ کے نہ رہنے سے آپ کو مقطوع النسل کہنے والے حقائق سے بے خبر ہیں، آپ کی نسل نسبی ان شاء اللہ قیامت تک باقی رہے گی اگر چہ یہ اولاد بیٹیوں سے ہو اور آپ پر ایمان لانے

والے مسلمان، آپ کا مبارک ذکر اور آپ کے دین کو آگے چلانے والے تو بے شمار ہوں گے کہ پچھلے تمام انبیاء علیہم السلام کی امتوں سے بھی بڑھ جائیں گے۔

سوالات

① سورۂ کوثر کے نزول کا واقعہ سنائیے۔

٦ چھٹے مہینے میں ٣ دن پڑھائیں

② سورۂ کوثر مع ترجمہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اِنَّآ	اَعۡطَيۡنٰكَ	الۡكَوۡثَرَ
یقیناً ہم نے	آپ کو عطا کی	کوثر
یقیناً ہم نے آپ کو "کوثر" عطا کی۔		

فَصَلِّ	لِرَبِّكَ	وَانۡحَرۡ
لہٰذا تم نماز پڑھو	اپنے پروردگار کے لیے	اور قربانی کرو
لہٰذا تم اپنے پروردگار کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔		

اِنَّ	شَانِئَكَ	هُوَ	الۡاَبۡتَرُ
بے شک	تمہارا دشمن	ہی وہ ہے	جس کی جڑ کٹی ہوئی ہے۔
بے شک تمہارا دشمن ہی وہ ہے جس کی جڑ کٹی ہوئی ہے۔			

٦ چھٹے مہینے میں ٦ دن پڑھائیں

۳ سورۂ کوثر کی قیمتی نصیحت

إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ ٱلْكَوْثَرَ

حوضِ کوثر

کوثر کے لفظی معنی ہیں بہت زیادہ بھلائی، اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو دنیا و آخرت کی بہت ساری بھلائیوں سے نوازا اور کوثر جنت میں ایک نہر کا نام بھی ہے جس کے بارے میں حضور ﷺ نے بتایا کہ یہ نہر اتنی بڑی ہے کہ شروع سے لے کر اخیر تک جانے میں پورا ایک مہینہ لگ جائے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ صاف ستھرا اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، دونوں کنارے سونے کے ہیں اور کنارے کنارے موتیوں کے خیمے لگے ہیں، موتیوں پر پانی بہتا ہے، اس میں ریت بالو نہیں ہے، آنحضرت ﷺ نے اس کی مٹی ہاتھ میں لے کر دیکھا تو وہ مشک سے زیادہ خوشبودار تھی، اس پر جو پینے کے لیے برتن سجائے گئے ہیں ان کی تعداد آسمان کے ستاروں کے برابر ہے۔ امت محمد یہ قیامت کے روز اس پر پانی پینے کے لیے آئے گی۔ اس وقت بعض لوگوں کو فرشتے حوض سے ہٹا دیں گے، تو حضور پاک ﷺ اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ اے میرے پروردگار! یہ تو میری امت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ اس نے آپ کے بعد کیا نیا دین اختیار کیا پھر حضور ﷺ فرمائیں گے وہ لوگ مجھ سے دور ہوں، اللہ کی رحمت سے دور ہوں، جنھوں نے میری وفات کے بعد دین و شریعت میں تبدیلی کی۔ اس لیے ہمیں حضور ﷺ کی بتائی ہوئی ہدایات اور آپ کے پاکیزہ طریقوں پر ہی عمل کرنا چاہیے اور ہر قسم کی بے دینی اور بدعات و خرافات سے مکمل بچتے رہنا چاہیے۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ

نعمتوں کے شکریہ کا طریقہ

رسول اللہ ﷺ کو بہت زیادہ بھلائیاں عطا فرمانے کی خوشخبری سنانے کے بعد اس کے شکر کے طور پر آپ کو دو چیزوں کی ہدایت کی گئی ہے، ایک نماز کی، دوسرے قربانی کی۔ نماز بدنی عبادت ہے اور قربانی مالی عبادت ہے۔ معلوم ہوا نعمتوں کے شکریہ میں ہمیں جان، مال لگانا چاہیے۔

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ

حضور ﷺ کو طعنے دینے والے ہی بے نام ونشان ہوں گے۔

یہ آیت ان کفار کے متعلق نازل ہوئی جو رسول اللہ ﷺ کو ابتر ہونے کا طعنہ دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو کوثر یعنی خیر کثیر عطا کی جس میں اولاد کثیر بھی داخل ہے آپ کے لیے اولاد کی کثرت اس لحاظ سے ہے کہ نسبی اولاد بھی (جو آپ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے چلی) کچھ کم نہیں۔ اور پیغمبر چونکہ پوری امت کا باپ ہوتا ہے اور پوری امت اس کی اولاد روحانی ہوتی ہے اور آپ کی امت پچھلے تمام انبیا کی امتوں سے تعداد میں زیادہ ہوگی۔ ایک طرف تو دشمنوں کی بات کو اس طرح خاک میں ملا دیا دوسری طرف یہ بھی فرمادیا کہ جو لوگ آپ کو ابتر ہونے کا طعنہ دیتے ہیں وہ ہی ابتر ہیں۔ ان کا نام ونشان بھی باقی نہیں؛ نہ ہی ان کے خاندان اور اولاد کا اتا پتہ ہے۔ اور آپ ﷺ کے ذکر مبارک کو وہ بلندی عطا فرمائی کہ آپ کے زمانے سے لے کر آج تک پوری دنیا کے چپے چپے پر آپ ﷺ کا نام مبارک پانچ وقت اللہ کے نام کے ساتھ میناروں پر اذان میں پکارا جاتا ہے۔

سوالات

① سورۂ کوثر کے نزول کا واقعہ بتائیے؟ ② حوضِ کوثر کیا ہے اور وہ کیسا ہے؟

③ نعمتوں کے شکریہ کا طریقہ کیا ہے؟

④ آپ ﷺ کو ابتر ہونے کا طعنہ دینے والوں کے بارے میں کیا کہا گیا؟

٦ ٧ مہینے میں ١٠ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۳ سورۂ ماعون

① سورۂ ماعون مع ترجمہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ○

بِالدِّيۡنِ	يُكَذِّبُ	الَّذِىۡ	اَرَءَيۡتَ
جزا و سزا کو	جھٹلاتا ہے	اسے جو	کیا تم نے دیکھا
کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو جزا و سزا کو جھٹلاتا ہے؟			

الۡيَتِيۡمَ	يَدُعُّ	الَّذِىۡ	فَذٰلِكَ
یتیم کو	دھکّے دیتا ہے	جو	وہ ہے
وہ ایسا شخص ہے جو یتیم کو دھکّے دیتا ہے۔			

الۡمِسۡكِيۡنِ	عَلٰى طَعَامِ	لَا يَحُضُّ	وَ
محتاج کو	کھانا دینے کی	ترغیب نہیں دیتا ہے	اور
اور محتاج کو کھانا دینے کی (دوسروں کو بھی) ترغیب نہیں دیتا ہے۔			

لِّلْمُصَلِّيْنَ	وَيْلٌ	فَ
ان نمازیوں کے لیے	بڑی تباہی ہے	پس
پس ان نمازیوں کے لیے بڑی تباہی ہے		

سَاهُوْنَ	عَنْ صَلَاتِهِمْ	الَّذِيْنَ هُمْ
غفلت برتتے ہیں	اپنی نمازوں سے	جو لوگ
جو اپنی نمازوں سے غفلت برتتے ہیں		

الْمَاعُوْنَ	يَمْنَعُوْنَ	وَ	يُرَآءُوْنَ	الَّذِيْنَ هُمْ
معمولی چیز	انکار کرتے ہیں (دینے سے)	اور	ریاکاری کرتے ہیں	جو لوگ
جو ریاکاری کرتے ہیں اور (دوسروں کو) معمولی چیز دینے سے بھی انکار کرتے ہیں۔				

۷	۸ مہینے میں	۱۷ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

۲ سورۂ ماعون کی قیمتی نصیحت

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝۱

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو جزا سزا کو جھٹلاتا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں کفار و منافقین کے بعض برے کاموں کو ذکر کیا ہے اور اس پر دائمی جہنم کی سخت وعید سنائی ہے۔ ان برے افعال کا کسی مومن سے سرزد ہونا اس کی شان کے

خلاف ہے اسی لیے تعجب کے انداز میں سوال کیا گیا ہے کہ کیا آپ نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو جزا سزا کو جھٹلاتا ہے۔

فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ۝۲ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ۝۳

وہ ایسا شخص ہے جو یتیم کو دھکّے دیتا ہے، اور محتاج کو کھانا دینے کی (دوسروں کو) ترغیب بھی نہیں دیتا۔

اب کافروں اور منافقوں کے برے کاموں کو بتایا جارہا ہے کہ ان کے دل اتنے سیاہ اور سخت ہوتے ہیں کہ کسی بھلے کام کی طرف مائل ہی نہیں ہوتے، یتیم اور محتاجوں کو دیکھ کر ہر آدمی کا دل نرم ہوجاتا ہے مگر ان کم بختوں کا حال یہ ہے کہ اگر کبھی دروازے پر کوئی یتیم بچہ آ کھڑا ہو تو دھکّے دے کر باہر نکال دیتے ہیں محتاج آدمی کو خود تو کیا کھانا دیتے کسی دوسرے کو بھی نہیں کہہ دیتے کہ وہی کھلا دے۔ یہ عمل ہر ایک کے لیے بہت بڑا گناہ اور انتہائی سنگ دلی کی علامت ہے۔ لیکن کافروں کا ذکر فرما کر اشارہ یہ کیا گیا ہے کہ یہ کام اصل میں کافروں ہی کا ہے، کسی مسلمان سے اس کی توقع بھی نہیں کی جاسکتی۔

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۝۴ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝۵ الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ ۝۶

پس بہت بڑی تباہی ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نمازوں سے غفلت برتتے ہیں جو ریا کاری کرتے ہیں۔

منافقین کی ایک اور برائی کا ذکر کیا گیا ہے ان منافقین کی بددینی کا حال یہ ہے کہ زبان

سے کہتے ہیں کہ ایمان لا چکے اور حال یہ ہے کہ نماز ہی کو بھول جاتے ہیں اور نہ ہی اوقات نماز کی پابندی کرتے ہیں حالانکہ نماز دین کا ستون ہے جو اس کو گرا دیتا ہے وہ گویا دین ہی کو ختم کر دیتا ہے اور اگر نماز پڑھتے ہیں تو لوگوں کو دکھانے کے لیے۔ جس نے لوگوں کو دکھانے کے لیے نماز پڑھی اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا۔ جو بہت بڑا گناہ ہے جس کا صدور ایک کامل مؤمن سے کبھی ہو ہی نہیں سکتا۔

وَيَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ ۝۷

اور (دوسروں کو) معمولی چیز دینے سے بھی انکار کرتے ہیں

منافقین کی ایک اور برائی بتائی گئی کہ لوگوں کو ان چیزوں کے بھی دینے سے انکار کر دیتے ہیں جو عام طور سے ایک دوسرے کو دی جاتی ہیں اور جن کا باہم لین دین انسانیت کا تقاضا سمجھا جاتا ہے جیسے کلہاڑی، پھاوڑہ یا کھانے پکانے کے برتن، پانی اور نمک وغیرہ جن کا ضرورت کے وقت پڑوسیوں سے مانگ لینا کوئی عیب نہیں سمجھا جاتا ہے اور جو اس میں دینے سے بخل کرے وہ بڑا کنجوس سمجھا جاتا ہے۔ پھر منافقین زکوٰۃ بھی نہیں دیتے ہیں جو اسلام کا ایک بڑا رکن ہے۔ زکوٰۃ بھی مال کا بہت تھوڑا حصہ ہوتا ہے یہ تھوڑا حصہ اور معمولی چیز کے دینے سے بھی یہ انکار کر دیتے ہیں۔ ان تمام برائیوں سے ہر مؤمن کو بچنا چاہیے۔

سوالات

(۱) سورۂ ماعون میں کن لوگوں کے برے کاموں کا ذکر کیا گیا ہے؟

(۲) کفار و منافقین کے برے کام کیا تھے؟

(۳) معمولی چیزوں کے لین دین کے بارے میں کیا تعلیم دی گئی ہے؟

۸ آٹھویں مہینے میں ۱۶ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۴

سورۂ قریش

① سورۂ قریش مع ترجمہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۝

وَالصَّيۡفِ	الشِّتَآءِ	رِحۡلَةَ	اٖلٰفِهِمۡ	قُرَيۡشٍ	لِاِيۡلٰفِ
اور گرمیوں میں	سردیوں میں	سفر کی	ان کی عادت کی وجہ سے	قریش کی	عادت کی وجہ سے
چونکہ قریش کے لوگ عادی ہیں یعنی وہ سردی اور گرمی کے موسموں میں سفر کرنے کے عادی ہیں۔					

مِّنۡ جُوۡعٍ	اَطۡعَمَهُمۡ	الَّذِیۡۤ	هٰذَا الۡبَيۡتِ	رَبَّ	فَلۡيَعۡبُدُوۡا
بھوک میں	کھانا کھلایا ان کو	جس نے	اس گھر کے	مالک کی	تو انہیں چاہیے کہ وہ عبادت کریں
تو انہیں چاہیے کہ وہ اس گھر کے مالک کی عبادت کریں جس نے ان کو کھانا کھلایا۔					

مِّنۡ خَوۡفٍ	وَّاٰمَنَهُمۡ
خوف میں	اور ان کو امن دیا
اور ان کو خوف میں امن دیا	

۹ نویں مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں

۲ سورۂ قریش کی قیمتی نصیحت

یہ سورۂ قریش ہے، مکی دور میں نازل ہوئی، اس سورت کا پس منظر یہ ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں یعنی حضور ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے عرب میں قتل وغارت گری کا بازار گرم تھا، کوئی شخص آزادی اور امن کے ساتھ سفر نہیں کرسکتا تھا کیونکہ راستہ میں چور ڈاکو یا اس کے دشمن قبیلے کے لوگ اسے مارنے اور لوٹنے کے درپے رہتے تھے، لیکن قریش کا قبیلہ چونکہ بیت اللہ کے پاس رہتا تھا اور اسی قبیلہ کے لوگ بیت اللہ کی خدمت کرتے تھے، اس لیے سارے عرب کے لوگ ان کی عزت کرتے تھے اور جب سفر کرتے تو انھیں کوئی خطرہ نہیں رہتا تھا، اس لیے قریش کا معمول سال میں دو مرتبہ تجارتی سفر کرنے کا تھا، سردیوں میں یمن کا سفر کرتے تھے اور گرمیوں میں شام کا، یہی دو سفر ان کا ذریعۂ معاش تھا، جس سے وہ خوشحال زندگی گذارتے تھے۔

اللہ تعالیٰ اس سورت میں انھیں یاد دلا رہے ہیں کہ اس بیت اللہ کی برکت سے انھیں عربوں میں عزت حاصل ہے اور لوگ احترام کرتے ہیں اور سفر میں بھی کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے، لہٰذا انہیں اس کا شکر ادا کرنا چاہئے اور وہ شکر یہ ہے کہ وہ اس بیت اللہ کے مالک ہی کی عبادت کریں، بتوں کو پوجنا چھوڑ دیں کیونکہ اسی بیت اللہ کی وجہ سے ان کا ذریعۂ معاش چل رہا ہے اور امن وامان کی نعمت ملی ہے۔

اس سورت میں ایمان والوں کے لیے یہ درس ونصیحت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر ہر نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیے اور یہی شکر علامت ایمان ہے اور خاص کر کے جب کسی کو کسی دینی خصوصیت کی وجہ سے کوئی نعمت ملے تو اسے دوسروں سے زیادہ شکر گذار ہونا چاہیے اور اللہ کی عبادت واطاعت کرنا چاہیے۔

سوالات

(۱) حضور ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے عرب کا کیا ماحول تھا؟

(۲) سارے عرب کے لوگ قریش کی کیوں عزت کرتے تھے؟

(۳) قریش سال میں کب اور کتنے سفر کرتے تھے؟

(۴) سورۂ قریش میں کس چیز کی ہدایت دی گئی ہے؟

۹	نویں مہینے میں	۴	دن پڑھائیں

سبق ۵ سورۂ فیل

(۱) سورۂ فیل کے نزول کا واقعہ

اس سورت میں ہاتھی والوں کا ذکر کیا گیا ہے، ہاتھی والوں سے مراد ابرہہ اور اس کے ساتھی ہیں۔ یہ شخص شاہ حبشہ کی طرف سے یمن کا گورنر تھا، ابرہہ اپنے ساتھیوں کو ہاتھیوں پر سوار کر کے لایا تھا اور مقصد ان لوگوں کا یہ تھا کہ کعبہ شریف کو گرادیں تاکہ لوگوں کا رُخ ان کے اپنے بنائے ہوئے گھر کی طرف ہوجائے جسے اُنھوں نے یمن میں بنایا تھا اور اسے کعبۂ یمانیہ کہتے تھے۔ یہ لوگ کعبہ پر حملہ کرنے کے لیے آئے مگر خود ہی برباد ہوئے وہ بھی پرندوں کی پھینکی ہوئی چھوٹی چھوٹی کنکریوں کے ذریعہ، واقعہ کی تفصیل یوں ہے کہ یمن پر اقتدار حاصل ہونے کے بعد ابرہہ نے ارادہ کیا کہ یمن میں ایک ایسا کنیسہ (عیسائیوں کا عبادت خانہ) بنائے جس کی نظیر دنیا میں نہ ہو اس کا مقصد یہ تھا کہ یمن کے عرب لوگ جو حج کرنے کے لیے مکہ مکرمہ جاتے ہیں اور بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں یہ لوگ اس کنیسہ کی عظمت و شوکت سے مرعوب ہوکر کعبہ کی بجائے اس کی طرف آنے لگیں۔ چنانچہ اُس نے اتنا اونچا کنیسہ تعمیر کیا کہ اس کی بلندی پر نیچے کھڑا ہوا آدمی نظر نہیں ڈال سکتا تھا اور اس کو سونے چاندی اور جواہرات سے سجایا گیا اور پوری مملکت میں اعلان کرادیا کہ اب یمن سے کوئی شخص مکہ والے کعبہ کے حج کے لیے نہ جائے، اس کنیسہ میں عبادت کرے۔

عرب میں اگرچہ بت پرستی غالب تھی مگر کعبہ کی عظمت و محبت ان کے دلوں میں پیوست تھی اس لیے عرب اور قریش کے قبائل میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی یہاں تک کہ مالک بن کنانہ

کے ایک شخص نے رات کے وقت ابرہہ والے کینسہ میں داخل ہوکر اس کو گندگی سے آلودہ کردیا۔ ابرہہ کو جب اس کی اطلاع ہوئی کہ کسی قریشی نے ایسا کام کیا ہے تو اس نے قسم کھائی کہ میں ان کے کعبہ کو گرا کر چھوڑوں گا۔ ابرہہ نے اس کی تیاری شروع کردی اور اپنے بادشاہ نجاشی سے اجازت مانگی اس نے اپنا خاص ہاتھی جس کا نام محمود تھا۔ بھیج دیا کہ وہ اس پر سوار ہوکر کعبہ پر حملہ کرے۔ ان کا پروگرام تھا کہ بیت اللہ کے ڈھانے میں ہاتھیوں سے کام لیا جائے۔ اور تجویز یہ کیا کہ بیت اللہ کے ستونوں میں لوہے کی مضبوط اور لمبی زنجیریں باندھ کر ان زنجیروں کو ہاتھیوں کے گلے میں باندھیں اور ان کو ہنکا دیں تاکہ سارا بیت اللہ (معاذ اللہ) زمین پر آگرے۔

عرب میں جب اس حملے کی خبر پھیلی تو سارا عرب مقابلہ کے لیے تیار ہوگیا۔ یمن کے عربوں میں ایک شخص ذونفر نامی تھا اس نے عربوں کی قیادت اختیار کی اور عرب لوگ اس کے گرد جمع ہوکر مقابلہ کے لیے تیار ہوگئے اور ابرہہ کے خلاف جنگ کی مگر اللہ تعالیٰ کو تو یہ منظور تھا کہ ابرہہ کی شکست انسانوں کے ذریعہ نہ ہو لہٰذا عرب سے مقابلہ ہوا اور عرب اس کے مقابلے میں کامیاب نہ ہوئے، ابرہہ نے ان کو شکست دے دی اور ذونفر کو قید کرلیا۔ اس کے بعد جب وہ قبیلہ خثعم کے مقام پر پہنچا تو اس قبیلہ کے سردار نفیل بن حبیب نے پورے قبیلہ کے ساتھ ابرہہ کا مقابلہ کیا مگر ابرہہ کے لشکر نے اُن کو بھی شکست دے دی اور نفیل بن حبیب کو بھی قید کرلیا، ارادہ تو اس کے قتل کا تھا لیکن یہ خیال کر کے کہ اس سے استوں کا پتہ معلوم کریں گے اس کو زندہ چھوڑ دیا اور ساتھ لے لیا۔ اس کے بعد جب یہ لشکر طائف کے قریب پہنچا تو چونکہ طائف کے باشندے ''قبیلہ ثقیف'' پچھلے قبائل کی جنگ اور ابرہہ کی فتح کے واقعات سن چکے تھے، اس لیے انہوں نے فیصلہ کیا ہم اس سے مقابلہ نہ کریں گے، کہیں ایسا نہ ہو کہ طائف میں جو ہم نے ایک بت خانہ لات کے نام سے بنا رکھا ہے یہ اس کو چھیڑ دے، انہوں نے ابرہہ سے مل کر یہ بھی طے کرلیا کہ ہم تمہاری امداد اور رہنمائی کے لیے اپنا ایک سردار ابورِغال تمہارے ساتھ بھیج دیتے ہیں، ابرہہ اس پر راضی ہوگیا۔ ابورِغال کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ کے

قریب ایک مقام مُغَمَّس پر پہنچ گیا جہاں قریش مکہ کے اونٹ چر رہے تھے ابرہہ کے لشکر نے سب سے پہلے حملہ کر کے اونٹ گرفتار کر لیے جن میں دو سو اونٹ قریش کے سردار رسول اللہ ﷺ کے دادا جان عبدالمطلب کے بھی تھے، ابرہہ نے یہاں پہنچ کر اپنے ایک سفیر حُناطہؔ حِمیری کو شہر مکہ میں بھیجا کہ وہ قریش کے سرداروں کے پاس جا کر اطلاع کردے کہ ہم تم سے جنگ کے لیے نہیں آئے ہیں، ہمارا مقصد کعبہ کو ڈھانا ہے، اگر تم نے اس میں رکاوٹ نہ ڈالی تو تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ حناطہ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوا تو سب نے اس کو عبدالمطلب کا پتہ دیا کہ وہ قریش کے سب سے بڑے سردار ہیں۔ حناطہ نے عبدالمطلب سے گفتگو کی اور ابرہہ کا پیغام پہنچا دیا، عبدالمطلب نے جواب دیا کہ ہم بھی ابرہہ سے جنگ کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے، نہ ہمارے پاس اتنی طاقت ہے کہ اس کا مقابلہ کر سکیں۔ البتہ میں یہ بتائے دیتا ہوں کہ یہ اللہ کا گھر ہے اس کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کا بنایا ہوا ہے وہ خود اس کی حفاظت فرمائے گا۔ اللہ سے جنگ کا ارادہ ہے تو جو چاہے کرے، پھر دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کا کیا معاملہ ہوتا ہے، حناطہ نے عبدالمطلب سے کہا کہ آپ میرے ساتھ چلیں میں آپ کو ابرہہ سے ملاتا ہوں۔ ابرہہ نے جب عبدالمطلب کو دیکھا کہ بڑے وجیہ آدمی ہیں تو ان کو دیکھ کر اپنے تخت سے نیچے اتر کر بیٹھ گیا اور عبدالمطلب کو اپنے برابر بٹھایا اور اپنے ترجمان سے کہا کہ عبدالمطلب سے پوچھے کہ وہ کس غرض سے آئے ہیں، عبدالمطلب نے کہا کہ میری ضرورت تو اتنی ہے کہ میرے اونٹ جو آپ کے لشکر نے گرفتار کر لیے ہیں ان کو چھوڑ دیں۔ ابرہہ نے ترجمان کے ذریعہ عبدالمطلب سے کہا کہ جب میں نے آپ کو اول دیکھا تو میرے دل میں آپ کی بڑی وقعت و عزت ہوئی مگر آپ کی گفتگو نے اس کو بالکل ختم کر دیا کہ آپ مجھ سے صرف اپنے دو سو (۲۰۰) اونٹوں کی بات کر رہے ہیں اور یہ معلوم ہے کہ میں آپ کے کعبہ کو ڈھانے کے لیے آیا ہوں اس کے متعلق آپ نے کوئی گفتگو نہیں کی۔ عبدالمطلب نے جواب دیا کہ اونٹوں کا مالک تو میں ہوں مجھے ان کی فکر ہوئی اور بیت اللہ کا میں مالک نہیں ہوں اس کا جو مالک ہے وہ اپنے

گھر کی حفاظت کرنا جانتا ہے۔ ابرہہ نے کہا کہ تمہارا خدا اس کو میرے ہاتھ سے نہ بچا سکے گا۔ عبدالمطلب نے کہا: پھر تمہیں اختیار ہے جو چاہو کرو۔

عبدالمطلب کے اونٹ ابرہہ نے واپس کر دیے، وہ اپنے اونٹ لے کر واپس آئے تو بیت اللہ کے دروازہ کا حلقہ پکڑ کر دعا میں مشغول ہوئے۔ آپ کے ساتھ قریش کی ایک بڑی جماعت بھی تھی۔ سب نے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیں کہ ابرہہ کے عظیم لشکر کا مقابلہ ہمارے بس میں نہیں ہے، آپ ہی اپنے بیت کی حفاظت کا انتظام فرمائیں۔ الحاح وزاری کے ساتھ دعا کرنے کے بعد عبدالمطلب مکہ مکرمہ کے دوسرے لوگوں کو ساتھ لے کر مختلف پہاڑوں پر چلے گئے کیونکہ ان کو یہ یقین تھا کہ اس کے لشکر پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے گا، اسی یقین کی بنا پر انھوں نے ابرہہ سے خود اپنے اونٹوں کا تو مطالبہ کیا لیکن بیت اللہ کے متعلق گفتگو کرنا اس لیے پسند نہ کیا کہ خود اس کے مقابلے کی طاقت نہ تھی اور دوسری طرف یہ بھی یقین رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بے بسی پر رحم فرما کر دشمن کی قوت اور اس کے عزائم کو خاک میں ملا دے گا، صبح ہوئی تو ابرہہ نے بیت اللہ پر چڑھائی کی تیاری کی اور اپنے محمود نامی ہاتھی کو آگے چلنے کے لیے تیار کیا نُفَیل بن حبیب جن کو ابرہہ نے راستہ میں گرفتار کر لیا تھا اُس وقت آگے بڑھے اور ہاتھی کا کان پکڑ کر کہنے لگے تو جہاں سے آیا ہے وہیں صحیح سالم لوٹ جا، کیونکہ تو اللہ کے بلدِ امین (محفوظ شہر) میں ہے یہ کہہ کر اس کا کان چھوڑ دیا، ہاتھی یہ سنتے ہی بیٹھ گیا۔ ہاتھی بانوں نے اُس کو اٹھانا چلانا چاہا لیکن وہ اپنی جگہ سے نہ ہلا، اس کو بڑے بڑے آہنی تیروں سے مارا گیا اس نے اس کی بھی پرواہ نہ کی، اس کی ناک میں لوہے کا آنکڑا ڈال دیا پھر بھی وہ کھڑا نہ ہوا۔ لوگوں نے اس کو یمن کی طرف لوٹانا چاہا تو فوراً کھڑا ہو گیا۔ پھر شام کی طرف چلانا چاہا تو چلنے لگا پھر مشرق کی طرف چلایا تو چلنے لگا، ان سب اطراف کی جانب چلانے کے بعد پھر اس کو مکہ مکرمہ کی طرف چلانے لگے تو پھر بیٹھ گیا۔ دوسری طرف دریا کی طرف سے کچھ پرندوں

کی قطاریں آتی دکھائی دیں جن میں سے ہر ایک کے ساتھ تین تین کنکریاں چنے یا مسور کے برابر تھیں یہ پرندے عجیب طرح کے تھے جو اس سے پہلے نہیں دیکھے گئے جُثہ میں کبوتر سے چھوٹے تھے اُن کے پنجے سرخ تھے۔ ہر پنجے میں ایک کنکر اور ایک چونچ میں لیے ہوئے آتے دکھائی دیے اور فوراً ہی ابرہہ کے لشکر پر چھا گئے ہر ایک کنکر نے وہ کام کیا جو بندوق کی گولی بھی نہیں کرسکتی کہ جس پر پڑتی اس کے بدن سے پار ہوتی ہوئی زمین میں گھس جاتی تھی۔ یہ عذاب دیکھ کر سب ہاتھی بھاگ کھڑے ہوئے، صرف ایک ہاتھی رہ گیا تھا جو اس کنکر سے ہلاک ہوا۔ نیز لشکر کے سب آدمی اسی موقع پر ہلاک نہیں ہوئے بلکہ مختلف اطراف میں بھاگے ان سب کا یہ حال ہوا کہ راستہ میں مرمر کر گر گئے۔ وہ ابرہہ جسے راستہ کے قبائل شکست نہ دے سکے اسے اللہ تعالیٰ نے پرندوں سے شکست دلوائی، اس نے شکست بھی کھائی اور بدترین مرض میں مبتلا ہو کر ہلاک ہوا۔ اس کے جسم میں ایسا زہر سرایت کر گیا کہ اس کا ایک ایک جوڑ گل سڑ کر گرنے لگا اسی حال میں اس کو واپس یمن لایا گیا، دارالحکومت صنعاء پہنچ کر اس کا سارا بدن ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بہ گیا اور وہ مر گیا۔ ابرہہ کے ہاتھی محمود کے ساتھ دو ہاتھی بان یہیں مکہ مکرمہ میں رہ گئے مگر اس طرح کہ دونوں اندھے اور اپاہج ہو گئے تھے، ان کو مکہ معظمہ میں بھیک مانگتے ہوئے دیکھا گیا۔

۹	۱۰	مہینے میں	۱۲	دن پڑھائیں	تاریخ		دستخط معلم	دستخط والدین

۲ سورۂ فیل مع ترجمہ

اَلَمۡ تَرَ	كَيۡفَ	فَعَلَ	رَبُّكَ	بِاَصۡحٰبِ الۡفِيۡلِ
کیا آپ نے نہیں دیکھا	کیسا	کیا	آپ کے رب نے	ہاتھی والوں کے ساتھ
کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟				

اَلَمْ يَجْعَلْ	كَيْدَهُمْ	فِيْ تَضْلِيْلٍ
کیا نہیں کر دیا	ان کی چالوں کو	بے کار
کیا اس نے ان لوگوں کی ساری چالیں بیکار نہیں کر دی		

وَّ اَرْسَلَ	عَلَيْهِمْ	طَيْرًا	اَبَابِيْلَ
اور بھیجے	ان پر	پرندے	جھنڈ کے جھنڈ
اور ان پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے			

تَرْمِيْهِمْ	بِحِجَارَةٍ	مِّنْ سِجِّيْلٍ
پھینکتے تھے ان پر	پتھر	پکی مٹی کے
جو ان پر پکی مٹی کے پتھر پھینک رہے تھے		

فَجَعَلَهُمْ	كَعَصْفٍ	مَّاْكُوْلٍ
پس کر دیا ان کو	بھوسے کی	کھائے ہوئے
پس کر دیا انہیں ایسا جیسے کھایا ہوا بھوسا		

۳ سورۂ فیل کی قیمتی نصیحتیں

سورۃ الفیل میں بیان کردہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا عظیم واقعہ حضور ﷺ کی پیدائش سے پچاس روز پہلے پیش آیا، گویا یہ واقعہ ایک آسمانی نشانی آپ ﷺ کی آمد کی تھی اور ایک غیبی اشارہ تھا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کی ظاہر کے خلاف حفاظت فرمائی، اسی طرح وہ اس گھر کے سب سے مقدس متولی اور بزرگ پیغمبر کی حفاظت بھی کرے گا اور اسی کی تسلی اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کو دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت بہت بڑی ہے، اس لیے آپ باطل اور باطل طاقتوں سے بالکل نہ گھبرائیں، آخر کار انہیں ہاتھی والوں کی طرح منہ کی ہی کھانی ہے۔

اس سورت میں ایمان والوں کے لیے یہ درس ونصیحت ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑی طاقت و قدرت والا ہے، کائنات کا ذرّہ ذرّہ اسی کے حکم کے تابع ہے اور وہ چھوٹی چھوٹی چیزوں سے بہت بڑے بڑے کام لینے پر قادر ہے، کہ ابابیل جیسے چھوٹے اور کمزور پرندوں سے بڑے ڈیل ڈول والے اور زبردست طاقت وقدرت والے ہاتھیوں کو ہلاک کر دیا۔

اللہ کے دین اور اس کے گھر کو برباد کرنے کی کوشش کرنے والا اللہ کی نظر میں سب سے زیادہ مبغوض وناپسندیدہ ہے، اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو موقع دینے کے بعد ایسا تباہ وبرباد کرتے ہیں کہ قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے عبرت کا سامان بن جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ہر طرح کے عذاب سے محفوظ رکھے۔ آمین

سوالات

① سورۂ فیل کے نزول کا واقعہ کیا ہے؟

② سورۂ فیل میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے وہ کب پیش آیا؟

③ محمود نامی ہاتھی کے کان میں کیا کہا گیا تھا؟

④ اس سورت سے ایمان والوں کو کیا درس ملتا ہے؟

۱۰ دسویں مہینے میں ۴ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

تعریف

آداب ودعائیں زندگی گزارنے کے عمدہ اصول وضوابط کو ''آداب'' اور اللہ تعالیٰ سے مانگنے کو ''دعا'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی باپ نے اپنی اولاد کو اچھے ادب سے بہتر کوئی عطیہ وہدیہ نہیں دیا۔ [معجم کبیر: ۱۳۲۳۴، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

رسول اللہ ﷺ نے اپنے بچوں کو اچھے آداب سکھانے کی ترغیب دی ہے اور اسے بچوں کے لیے بہترین عطیہ وہدیہ قرار دیا ہے۔ ادب انسانی زندگی کا خوبصورت زیور ہے، اس سے انسان کامل بنتا ہے، اور اس میں اچھی زندگی گزارنے کا سلیقہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر ادب انسان کی زندگی میں نہ ہو، تو انسان چاہے کتنا ہی بڑا صاحبِ کمال اور مختلف علوم وفنون کا ماہر بن جائے، وہ ادھورا ہی رہتا ہے، اس میں زندگی گزارنے کا سلیقہ نہیں ہوتا، اسلام نے زندگی گزارنے کے عمدہ سے عمدہ اصول ہمیں عطا فرمائے ہیں۔ ان ہی اصولوں کو زندگی میں لاکر دنیا کی وحشی سے وحشی قومیں بھی باادب، سلیقہ منداور مہذب بن گئیں، اسلام نے ہمیں ہر چیز کے آداب سکھائے ہیں، معمولی سے معمولی کاموں حتی کہ استنجے کے بھی آداب بتا کر ہماری رہنمائی فرمائی ہے، ان آداب کی رعایت کرنے سے زندگی خوب سے خوب تر بنتی چلی جاتی ہے اور اچھی زندگی گزارنے کا سلیقہ پیدا ہوتا ہے، باادب اور سلیقہ مند انسان کو ہر جگہ عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اس کی قدر کی جاتی ہے، اس لیے ہمیں تمام اعمال میں آداب کی پوری پوری رعایت کرنا چاہیے۔

اسلام نے جس طرح ہر موقع وہر عمل کے لیے کچھ آداب سکھائے ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لیے دعائیں بھی بتائی ہیں، یہ دعائیں نہایت اہم اور بڑی

بابرکت ہیں، انسانی زندگی کا کوئی عمل ایسا نہیں جس کے مناسب حضور ﷺ نے دعا نہ مانگی ہو، ہر اس خیر و بھلائی کو آپ ﷺ نے طلب کیا ہے، جس سے انسان کو سکون و راحت مل سکے اور ہر ان فتنوں اور تکلیف دینے والی چیزوں سے پناہ مانگی ہے، جس سے انسان کو کسی طرح کا نقصان پہنچ سکے، ان دعاؤں کے پڑھنے میں نہ کوئی وقت صرف ہوتا ہے اور نہ محنت لگتی ہے، حضور ﷺ نے ان دعاؤں کا اہتمام کرنے کی خوب ترغیب دی ہے، چنانچہ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے یہاں کوئی چیز اور کوئی عمل دعا سے زیادہ عزیز نہیں۔ [ترمذی: ۳۳۷۰، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ان دعاؤں کا اہتمام کرنے سے اللہ تعالیٰ کا دھیان نصیب ہوتا ہے، ہر طرح کی مصیبتوں اور آفتوں سے حفاظت ہوتی ہے اور دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل ہوتی ہے، اس لیے ہمیں حضور ﷺ کی بتائی ہوئی دعاؤں کا خوب اہتمام کرنا چاہیے۔

ہدایت برائے استاذ

روزمرہ کے اعمال کی بہت سی دعائیں اور سنتیں طلبہ ابتدائی نصاب میں یاد کر چکے ہیں، گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی ان میں سے بعض دعاؤں کے فضائل ذکر کیے گئے ہیں، تاکہ ان دعاؤں کو پڑھتے وقت ان کی فضیلت کا استحضار رہے۔ سبق پڑھانے کے بعد طلبہ سے سوال کریں کہ اس دعا کو پڑھنے سے کیا فائدہ ہوگا مثلاً اس طرح سوال کریں کہ وضو کے بعد کی دعا پڑھنے سے کیا فائدہ ہوگا؟ نیز اس سال مزید چند دعائیں اور آداب ذکر کیے جارہے ہیں۔

دعاؤں کے ترجمے یاد کرانے کی کوشش کریں اور ان کی فضیلت بھی طلبہ کو ذہن نشین کرادیں۔ ہر عمل کے وقت اس عمل کی دعا پڑھنے اور آداب کے مطابق اس عمل کو کرنے کی ترغیب بھی دیتے رہیں اور اس کی نگرانی بھی کرتے رہیں۔

جن اعمال کی دعائیں اور سنتیں پچھلے سالوں میں آچکی ہیں، ان کا دور اس سال دیا گیا ہے۔

سبق ۱

گذشتہ سالوں کا دور

کھانے سے پہلے بسم اللہ کا فائدہ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ شیطان اس کے ساتھ کھانے میں، سونے میں اور رات گزارنے میں شریک نہ ہو، اُسے چاہیے کہ جب گھر میں داخل ہو تو سلام کرے اور کھانے کے وقت "بِسْمِ اللّٰهِ" کہے۔ [ترغیب:۳۲۰۰]

کھانے سے پہلے دعا پڑھنا بھول جائے تو

حضرت اُمیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کھاتا ہوا دیکھا، اس نے بِسْمِ اللّٰهِ (شروع میں) نہیں پڑھی تھی، جب آخری لقمے میں اس نے "بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ" پڑھ لیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان اس کے ساتھ کھانا کھاتا رہا، جب اس نے "بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھا تو شیطان نے جو کچھ کھایا تھا سب اُگل دیا۔ [ابوداؤد:۳۷۶۸، عن امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ]

بیت الخلا میں داخل ہونے کی دعا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ قضائے حاجت کے مقامات (شیاطین اور تکلیف دینے والی چیزوں کے) اڈے ہیں، لہٰذا جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے ان میں جانا چاہے تو اللہ کے حضور میں پہلے یہ عرض کرے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ - [ابن ماجہ:۲۹۶]

دستر خوان اٹھانے کی دعا

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے دستر خوان اُٹھایا جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ دعا) پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔ [ترمذی:۳۴۵۶]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہو، پاکیزہ ہو، بابرکت ہو، اے ہمارے رب! ہم اس کھانے کو ناکافی سمجھ کر اور بالکل رخصت کر کے اور اس سے بے نیازی اختیار کرتے ہوئے نہیں اٹھا رہے ہیں۔

وضو کے آداب

① اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا۔ [شامی: ۱/۳۴۳، کتاب الطہارہ، سنن الوضوء]

② پاک جگہ بیٹھ کر وضو کرنا۔ [شامی: ۱/۳۴۸، سنن الوضوء]

③ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھنا۔ [شامی: ۱/۳۴۷، سنن الوضوء]

④ ہر عضو کو دھوتے یا مسح کرتے وقت "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پڑھنا۔ [شامی: ۱/۳۴۳، کتاب الطہارہ، سنن الوضوء]

⑤ وضو کے دوران دنیوی باتیں نہ کرنا۔ [شامی: ۱/۳۴۳ کتاب الطہارۃ، سنن الوضوء]

⑥ دائیں ہاتھ سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔ [شامی: ۱/۳۰۶، سنن الوضوء]

⑦ بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ [شامی: ۱/۳۰۶، سنن الوضوء]

⑧ اعضائے وضو کو دھوتے وقت ہاتھ سے ملنا۔ [شامی: ۱/۳۴۷، سنن الوضوء]

⑨ منہ پر پانی زور سے نہ مارنا۔ [شامی: ۱/۳۵۷، کتاب الطہارۃ، سنن الوضوء]

غسل یا سونے کے لیے کپڑے اتارے تو یہ دعا پڑھے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنات کی نگاہوں اور انسان کے ستر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ مسلمان جب کپڑے اتارے تو یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ۔ [عمل الیوم واللیلۃ ابن السنی: ۲۷۳]

ترجمہ: اللہ کے نام سے (میں کپڑے اتارتا ہوں) جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

جب کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو یہ دعا پڑھے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی پسندیدہ چیز دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔ [ابن ماجہ: ۳۸۰۳]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کے فضل سے سب اچھے کام پورے ہوتے ہیں۔

جب کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو یہ دعا پڑھے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔ [ابن ماجہ:۳۸۰۳]

ترجمہ: ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے۔

افطار کرنے کی دعا

حضرت معاذ بن زہرہ رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔ [ابوداؤد:۲۳۵۸]

ترجمہ: اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔

افطار کے بعد کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کر لیتے تو یہ دعا پڑھتے:

ذَھَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ۔ [ابوداؤد، ۲۳۵۷]

ترجمہ: پیاس بجھ گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور ان شاء اللہ اجر ثابت ہو گا۔

مسجد کے آداب

① مسجد اللہ کا گھر ہے، دل سے اس کا احترام کرنا۔ [شعب الایمان:۲۹۴۳، عن عمرو بن میمون عن اصحاب الرسل]

② مسجد میں سلام کر کے داخل ہونا۔ [تفسیر قرطبی:۱۲/۲۷۷]

③ مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا۔ [بخاری:۴۴۴، عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ]

④ مسجد میں بدبودار چیزیں پیاز، لہسن، (سگریٹ، گٹکھا وغیرہ) کھا کر، بغیر منھ کو صاف کیے ہوئے نہ جانا، اس سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ [مسلم:۱۲۸۰، عن جابر رضی اللہ عنہ]

⑤ مسجد میں انگلیاں نہ چٹخانا۔ [شامی:۵/۱۸، فروع مشی الصلاۃ]

⑥ مسجد میں آواز بلند نہ کرنا، اگر لوگ نماز میں مشغول ہوں، تو تلاوت بھی آہستہ آواز میں کرنا۔ [ابن ماجہ:۷۵۰، عن واثلہ رضی اللہ عنہ]

⑦ کسی نمازی کے سامنے سے نہ گزرنا۔ [مسلم: ۱۱۵٦، عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ]

⑧ مسجد میں دنیا کی باتیں نہ کرنا۔ [فتاوی ھندیہ: ۵/۳۲۱، باب آداب المسجد]

⑨ گم ہونے والی چیز کا اعلان مسجد میں نہ کرنا۔ [مسلم: ۱۲۸۸، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

⑩ مسجد میں کوئی ایسا کام نہ کرنا جس سے مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہو، جیسے لڑائی، جھگڑا، خرید وفروخت، ناسمجھ بچوں کو مسجد لے جانا وغیرہ۔ [ابن ماجہ: ۷۵۰، عن واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ]

⑪ مسجد کی صفائی کا خیال رکھنا۔ [بخاری: ۴۵۸، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

صبح وشام کی دعائیں

① حضرت ابان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس دعا کو صبح وشام تین مرتبہ پڑھ لے، تو کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتی:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ [ترمذی: ۳۳۸۸]

ترجمہ: (میں نے) اللہ کے نام سے (صبح وشام کی) جس کے (پاک) نام کے ساتھ زمین وآسمان کی کوئی چیز بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔

اس حدیث کے راوی حضرت ابان رضی اللہ عنہ کو فالج ہو گیا تھا، ایک شخص جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت سنی تھی، ان کو حیرت سے دیکھنے لگا، کیونکہ اگر اس دعا کا واقعی وہی اثر ہے جو اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے تو خود ان کو فالج کیوں کر ہو گیا؟ حضرت ابان رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ کیا دیکھ رہے ہو؟ بلاشبہ حدیث تو وہی ہے جو میں نے آپ سے بیان کی، لیکن مجھے فالج اس وجہ سے ہو گیا کہ میں نے اس دن یہ دعا نہیں پڑھی تھی اور اللہ کی طرف سے جو ہونا تھا، ہو گیا۔

② حضرت ابوسلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مسجدِ حمص سے گزرا، لوگوں نے کہا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم ہے، تو میں اس آدمی کے پاس کھڑا ہو گیا اور میں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی کوئی ایسی حدیث سناؤ، جس کو آپ کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی بیان نہ کرتا ہو، اس آدمی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان بندہ صبح وشام (اس دعا کو) تین مرتبہ پڑھے، اللہ تعالیٰ نے اس بندے کے لیے

اپنے ذمے کرلیا ہے کہ قیامت کے دن اس کو ضرور خوش کردے گا۔

رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا۔ [مسند احمد: ۱۸۹۶۷ عن خادم النبی ﷺ]

ترجمہ : خوش ہوں میں اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین و مذہب مان کر اور محمد ﷺ کو نبی مان کر۔

وضو کی دعا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کا وضو (کامل) نہیں جس نے وضو کے وقت اللہ کا نام نہیں لیا (بِسْمِ اللّٰهِ نہیں پڑھی)۔ [ابن ماجہ: ۳۹۷ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

وضو کے بعد کی دعا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے خوب اچھی طرح وضو کیا، پھر وضو سے فارغ ہوکر پڑھا: أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ۔ اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہوجائے۔ [ترمذی: ۵۵]

جب سورج نکلے تو یہ دعا پڑھیں

جب سورج طلوع ہوتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوبِنَا۔ [مسلم: ۱۹۲۸ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس نے آج ہمیں معاف کردیا اور ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہمیں ہلاک نہیں کیا۔

مغرب کی اذان کے وقت کی دعا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے مغرب کی اذان کے وقت یہ دعا سکھائی:

اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا إِقْبَالُ لَيْلِكَ وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِيْ۔
[ابوداؤد:۵۳۰]

ترجمہ: اے اللہ! یہ تیری رات کے آنے، دن کے جانے اور تیرے موذنوں کی آوازوں (اذانوں) کا وقت ہے، پس تو مجھے معاف فرما۔

چھینکنے کے آداب

① چھینک آنے پر ہاتھ یا کپڑے سے چہرے کو ڈھانک لینا۔ [ترمذی:۲۷۴۵،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]
② چھینک کی آواز دبا لینا۔ [ترمذی:۲۷۴۵،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]
③ چھینک آنے پر "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہنا۔ [بخاری:۶۲۲۴،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]
④ سننے والے کا "يَرْحَمُكَ اللّٰهُ" کہہ کر چھینکنے والے کو دعا دینا۔ [بخاری:۶۲۲۴،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]
⑤ چھینکنے والا پھر یہ دعا "يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ" پڑھے۔ [بخاری:۶۲۲۴،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

نوٹ: اگر کسی کو زکام کی وجہ سے بار بار چھینک آئے تو سننے والے پر جواب میں ہر دفعہ "يَرْحَمُكَ اللّٰهُ" کہنا ضروری نہیں ہے۔ [مسلم:۷۴۸۱،عن سلمۃ بن اکوع رضی اللہ عنہ]

تھوکنے کے آداب

① قبلہ کی طرف منہ کر کے نہ تھوکنا۔ [ابوداؤد:۳۸۲۴،عن حذیفہ رضی اللہ عنہ]
② ایسی جگہوں پر نہ تھوکنا جہاں لوگوں کو تکلیف ہو۔ [فتاوی الازھر:۲/۳۸۵]

جب بارش ہو تو یہ دعا پڑھیں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب بارش ہوتی ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا نَافِعًا۔ [نسائی:۱۵۲۳]

ترجمہ: اے اللہ! اسے بابرکت بارش بنا دیجیے۔

جب بارش نہ برسے تو یہ دعا پڑھیں

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ عورتیں روتی ہوئی آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی:

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَّرِيْئًا مُّرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ۔
[ابوداؤد:۱۱۶۹]

ترجمہ: اے اللہ! ہم پر ایسی بھرپور بارش نازل فرما جو زمین کے لیے موافق اور سازگار ہو، (اے اللہ) جلد نازل فرما، دیر نہ ہو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دعا فرمانا تھا کہ) بس ان پر بادل چھا گئے۔

تیل لگانے کے آداب

① بائیں ہاتھ میں تیل لینا۔ [کنز العمال:۱۸۲۹۹، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

② داہنے ہاتھ کے ذریعے پہلے ابروؤں پر پھر آنکھوں پر اور پھر سر میں تیل ڈالنا۔ [کنز العمال:۱۸۲۹۹، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

③ سر میں تیل ڈالنے کی ابتدا پیشانی سے کرنا۔ [سبل الہدی والرشاد:۷/۳۴۷]

سفر سے لوٹنے کی دعا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر لوٹتے تو یہ دعا پڑھتے:

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ۔ [ترمذی:۳۴۴۰]

ترجمہ: (ہم سفر سے) لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، اپنے رب کی عبادت اور اس کی تعریف کرنے والے ہیں۔

منزل پر پہنچنے کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں ہوتے، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی گاؤں میں داخل ہونے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا (تین مرتبہ کہے) اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا إِلٰى أَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ أَهْلِهَا إِلَيْنَا۔ [المعجم الاوسط:۴۷۵۵]

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے لیے اس (بستی) میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! ہم کو اس کے پھل عطا فرما اور ہماری محبت شہر والوں کے دلوں میں اور شہر کے نیک لوگوں کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا فرما۔

| ۱ | پہلے مہینے میں | ۱۰ | دن پڑھائیں

اس سال کے اسباق

سبق ۲ گھر سے نکلتے وقت کی دعا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے گھر سے نکلتے وقت (یہ الفاظ) کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ۔

تو اس سے کہا جاتا ہے (فرشتے کہتے ہیں) تجھے پوری رہنمائی مل گئی، تیرے کام بنا دیے گئے، تیری حفاظت کا فیصلہ ہو گیا۔ اور شیطان مایوس و نامراد ہو کر اس سے دور ہو جاتا ہے تو دوسرا شیطان کہتا ہے، تو اس شخص پر کیسے قابو پا سکتا ہے جسے رہنمائی مل گئی ہو، جس کے کام بنا دیے گئے ہوں اور جس کی حفاظت کی گئی ہو۔ [ابوداؤد: ۵۰۹۵]

1	پہلے مہینے میں	۱۰	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۳ مصافحہ کرتے وقت کی دعا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں، اللہ کی تعریف کرتے ہیں اور اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں (یہ دعا پڑھتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔
[ابوداؤد: ۵۲۱۱]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ ۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اللہ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔

۲	دوسرے مہینے میں	۸	دن پڑھائیں

سبق ۴ جب کسی کو مصیبت میں دیکھے تو یہ دعا پڑھے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کو مصیبت میں دیکھے پھر یہ دعا پڑھے تو وہ شخص اس مصیبت میں مبتلا نہیں ہوگا، خواہ کوئی بھی مصیبت ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا۔ [ترمذی:۳۴۳۲]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھے اس بیماری سے عافیت دی، جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت و بزرگی عطا کی۔

نوٹ: یہ دعا اپنے دل میں یا ہلکی آواز سے پڑھے تاکہ مصیبت زدہ شخص کو تکلیف نہ ہو۔

۲ دوسرے مہینے میں ۱۲ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۵ جب کسی مسلمان کو ہنستا دیکھے تو یہ دعا دے

أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ۔

[بخاری:۳۲۹۴، عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ آپ کو ہنستا رکھے۔

۳ تیسرے مہینے میں ۴ دن پڑھائیں

سبق ۶ استنجاء کے آداب

(۱) سر ڈھانک کر اور جوتے یا چپل پہن کر جانا۔ [سنن کبری بیہقی:۴۶۵، عن حبیب بن صالح رحمۃ اللہ علیہ]

(۲) پہلے بایاں پاؤں اندر داخل کرنا۔ [بخاری:۴۲۶، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

(۳) داخل ہونے سے پہلے دعا پڑھنا۔ [معجم اوسط:۲۸۰۳، عن انس رضی اللہ عنہ]

④ بیٹھ کر پیشاب کرنا۔ [نسائی:۲۹، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

⑤ بیٹھنے کی حالت میں بائیں پیر پر ٹیک لگا کر بیٹھنا۔ [شامی: ۶۵/۳]

⑥ قبلے کی طرف نہ منہ کرنا نہ پیٹھ کرنا۔ [ابوداؤد:۸، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

⑦ استنجاء کے وقت نجاست کی طرف اور اپنے ستر کی طرف نہ دیکھنا۔ [شامی: ۶۵/۳]

⑧ لوگوں کے ٹھہرنے کی جگہ، راستے اور سایے میں پیشاب پاخانہ نہ کرنا۔ [ابوداؤد:۲۵، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

⑨ پیشاب پاخانہ کے لیے ایسی جگہ بیٹھنا جہاں کسی کی نظر نہ پڑے۔ [ابوداؤد:۲، عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما]

⑩ پیشاب پاخانہ کرتے وقت کسی سے بات نہ کرنا۔ [ابن ماجہ:۳۴۲، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

⑪ سوراخ یا بل میں پیشاب نہ کرنا۔ [ابوداؤد:۲۹، عن عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ]

⑫ پیشاب کی چھینٹوں سے بچنا۔ [دارقطنی:۷، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

⑬ پیشاب، پاخانے کے بعد پاکی اور صفائی کا خوب اہتمام کرنا۔ [ابوداؤد:۴۵، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

⑭ باہر نکلنے کے بعد دعا پڑھنا۔ [ابن ماجہ:۳۰۰، عن عائشہ رضی اللہ عنہا، ۳۰۱، عن انس رضی اللہ عنہ]

نوٹ: پیشاب کے بعد اطمینان حاصل کرلینا ضروری ہے، کہ پیشاب کے قطرات آنے بند ہوگئے ہیں۔

۳	۴	مہینے میں	۲۵	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۷ جب بازار میں جائے تو یہ دعا پڑھے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بازار میں جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

بِسْمِ اللهِ ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ

مَا فِيْهَا، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ

أَعُوذُبِكَ أَنْ أُصِيبَ فِيهَا يَمِينًا فَاجِرَةً أَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً۔

[مستدرک: ۱۹۷۷، عن بریدہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر (بازار میں داخل ہوتا ہوں) اے اللہ! میں آپ سے اس بازار کی بھلائی کا اور جو چیزیں اس میں ہیں ان کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اور اس کے شر سے اور جو چیزیں اس میں ہیں ان کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی جھوٹی قسم یا گھاٹے کے معاملے میں پڑ جاؤں۔

۴	۵ مہینے میں	۱۲ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۸ راستہ چلنے کے آداب

① نگاہیں نیچی رکھ کر چلنا۔ [بخاری: ۲۴۶۵، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

② سلام کرنا یا کوئی سلام کرے تو جواب دینا۔ [ابوداؤد: ۴۸۱۵، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

③ راستے میں کوئی تکلیف دینے والی چیز مثلاً اینٹ، پتھر، کانٹا وغیرہ ہو تو اس کو ہٹا دینا۔
[بخاری: ۲۴۶۵، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

④ بھٹکے ہوئے کو راستہ بتانا۔ [ابوداؤد: ۴۸۱۷، عن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ]

۵ پانچویں مہینے میں ۵ دن پڑھائیں

سبق ۹ جب کسی کو نیا کپڑا پہنے دیکھے تو یہ دعا دے

ابو نضرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نیا کپڑا پہنتے تو ان کو یہ دعا دی جاتی۔

تُبْلِيْ وَيُخْلِفُ اللّٰهُ۔ [ابوداؤد: ۴۰۲۰، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: پرانا ہو اور اللہ نیا دے۔

۵ پانچویں مہینے میں	۱۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

تعریف

درسِ حدیث حدیث شریف ترجمے اور مطلب کے ساتھ پڑھنے پڑھانے کو "درسِ حدیث" کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث بہترین کلام کتاب اللہ ہے، اور بہترین طریقہ محمد (ﷺ) کا طریقہ ہے۔ بدترین کام نئی نئی باتیں (بدعتیں) ہیں۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ [مسلم:۲۰۴۲، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما]

اللہ تعالیٰ نے سارے انسانوں کی ہدایت کے لیے قرآن نازل فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو یہی قرآن پڑھ کر سناتے اور اس کی تشریح وتفسیر بیان کرتے، جو بات بھی بولتے بالکل حق اور سچ فرماتے کیوں کہ سب اللہ کی طرف سے ہوتی۔ اپنی خواہش اور جی سے کچھ نہ فرماتے۔ جو بات ارشاد فرماتے اس پر عمل بھی کر کے بتاتے۔ آپ ﷺ کی ان ہی باتوں اور کاموں کو حدیث کہا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے جاں نثار صحابہ آپ کی باتیں بہت ادب اور دھیان سے سنتے، اس کو یاد رکھتے اس پر عمل کرتے اور دوسروں تک وہ باتیں پہنچاتے۔ اسی طرح صحابہ کے شاگردوں نے بھی کیا، صحابہ کے شاگردوں کے شاگردوں نے بھی ایسا ہی کیا اس طرح ہوتے ہوتے یہ علم کا خزانہ بالکل ہو بہو ہم تک پہنچا۔ اس لیے ہمیں یہ یقین کرنا چاہیے کہ ہم جو باتیں حدیث کے نام سے پڑھتے ہیں وہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کو بالکل اسی ادب اور احترام سے پڑھنا اور سننا چاہیے جیسے صحابہ پڑھتے اور سنتے تھے۔ اور اس میں بتائی ہوئی باتوں اور ہدایات پر عمل کرنا چاہیے تاکہ ہم حضور ﷺ کے اخلاق واوصاف کے

ساتھ آراستہ ہو جائیں اور آپ کی ناپسندیدہ چیزوں سے بچ جائیں۔ نیز حدیث پڑھ کر ہمیں دوسروں تک پہنچانا چاہیے، تاکہ ہم آپ کی دعا کے حق دار بن جائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے حدیث سننے اور اس کو یاد کرنے اور دوسروں تک پہنچانے والے کو دعا دی ہے؛ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: اللہ پاک اس شخص کو تروتازہ اور شاداب رکھے جس نے ہماری کوئی حدیث سنی، پھر ہو بہو دوسروں تک پہنچادی، کیوں کہ بہت سے لوگ جن تک حدیث پہنچائی جاتی ہے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔

[ترمذی: ۲۶۵۷، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

رسول اللہ ﷺ کی اسی دعا کی وجہ سے حدیث پڑھنے پڑھانے والے لوگوں کے چہرے دنیا ہی میں پر رونق ہو جاتے ہیں۔ ہمیں بھی حدیث پاک کا علم بہت ہی ادب کے ساتھ حاصل کرنا چاہیے، تاکہ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ ان برکتوں اور رحمتوں سے نوازے جو اس کے پیارے رسول کی حدیث پڑھنے پڑھانے والوں کو ملتی ہیں۔

ہدایت برائے استاذ

طلبہ میں حدیث فہمی کا ذوق پیدا کرنے کے لیے درس قرآن کے طرز پر رسول اللہ ﷺ کی چند احادیث مع ترجمہ وتشریح دی جارہی ہیں۔ طلبہ کو سب سے پہلے ان احادیث کے الفاظ صحیح اعراب وتلفظ کے ساتھ پڑھائیں؛ پھر ان کا لفظی ومحاوری ترجمہ یاد کرائیں، اس کے بعد حدیث کے تحت دی گئی تشریح وہدایات اچھی طرح ذہن نشیں کرادیں۔ ساتھ ہی ساتھ ہر سبق کے تحت دیے گئے سوالات کے جوابات از بر کرادیں نیز اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ طلبہ حدیث کے تحت دیے گئے پیغام کے مطابق اپنی زندگی بنائیں اور سنواریں کہ ان تمام کوششوں کا مقصد ہی قرآن وحدیث کے مطابق زندگی بنانا ہے۔

سبق ۱

گذشتہ سالوں کا دور

① وضو کا فائدہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ أُمَّتِيْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ

کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت قیامت کے دن (جب) بلائی جائے گی تو ان کے چہرے اور اعضا (ہاتھ پاؤں) وضو کے اثر سے (دھلنے کی وجہ سے) روشن اور چمک دار ہوں گے۔

آثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ۔ [بخاری:۱۳۶]

لہٰذا جو شخص تم میں سے اپنی روشنی کو بڑھانا چاہے، تو وہ ضرور ایسا کرے۔

② پیشاب میں بے احتیاطی عذاب قبر کا سبب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قَالَ: اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ فَإِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ۔ [دار قطنی: ۱/۱۲۸]

تم پیشاب سے بچو، اس لیے کہ عام طور پر قبر کا عذاب اسی سے ہوتا ہے۔

③ نماز چھوڑنے کا وبال

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قَالَ: مَنْ تَرَكَ صَلَاةً لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ۔ [معجم کبیر:۱۱۷۸۲]

جس شخص نے کوئی نماز چھوڑ دی تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا، اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوں گے۔

④ بحکم خداوندی بیماری سے شفا

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نقل کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ [مسلم:۵۸۷۱]

ہر بیماری کے لیے دوا ہے، پھر جب دوا بیماری کو پالیتی ہے تو بزرگ و بڑے اللہ کے حکم سے ٹھیک ہو جاتی ہے۔

⑤ صدقے کا فائدہ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيتَةَ السُّوءِ۔ [ترمذی:۶۶۴م]

بے شک صدقہ اللہ کے غصے کو ٹھنڈا کرتا ہے، اور بُری موت کو دور کرتا ہے۔

⑥ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: یقیناً اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

وَإِنَّمَا لِامْرِءٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

اور آدمی کے لیے وہ ہے جس کی اس نے نیت کی۔ چنانچہ جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے۔

وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

اور جس شخص کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لیے ہو یا عورت سے شادی کرنے کے لیے، تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔

⑦ نیکو کاروں کا انعام

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

قَالَ اللّٰهُ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ۔ [بخاری: ۷۴۹۸]

اللہ نے فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے (ایسی ایسی چیزیں) تیار کر رکھی ہیں، جن کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور کسی کان نے نہیں سنا اور کسی انسان کے دل پر ان کا خیال نہیں گذرا۔

⑧ جنتی کی صفات

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِي سُنَّةٍ وَأَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ [ترمذی: ۲۵۲۰]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے پاک (رزق) کھایا اور سنت پر عمل کیا اور لوگ اس کی زیادتیوں سے محفوظ رہے، تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

⑨ قسم کھانا تجارت میں بے برکتی کا سبب ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْحَلْفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرْكَةِ۔ [بخاری:۲۰۸۷]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قسم (شروع میں تو) سامان کو بڑھاتی ہے، (پھر) برکت کو ختم کر دیتی ہے۔

⑩ گناہوں کو مٹانے والے اور درجات کو بلند کرنے والے اعمال

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟

فرمایا: کیا میں ایسی چیز پر تمہاری رہنمائی نہ کروں کہ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا ہے اور درجے بلند کرتا ہے۔

قَالُوْا: بَلَى، يَا رَسُوْلَ اللهِ!

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول!

قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ۔ [مسلم:۲۵۱]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ناگواری کے باوجود کامل وضو کرنا اور مسجدوں تک قدموں کا زیادہ ہونا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی حقیقی رباط ہے۔

٦ چھٹے مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

اس سال کے اسباق

سبق ۲ سچا امانت دار تاجر

(۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْأَمِيْنُ مَعَ

النَّبِيِّيْنَ والصِّدِّيقِيْنَ والشُّهَدَاءِ۔ [ترمذی:۱۲۰۹]

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	قَالَ
حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے	وہ فرماتے ہیں کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	اَلتَّاجِرُ	الصَّدُوْقُ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا	تاجر	سچا

الْأَمِيْنُ	مَعَ	النَّبِيِّيْنَ	والصِّدِّيقِيْنَ	والشُّهَدَاءِ
امانت دار	ساتھ ہے	انبیاء کے	اور صدیقوں کے	اور شہیدوں کے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سچا، امانت دار تاجر انبیاء، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

تشریح: تجارت کے معنی خرید وفروخت اور لین دین کے ہیں، انسانوں کی زندگی کے لیے آپس میں خرید وفروخت کرنا ایک بنیادی ضرورت ہے، اسلام نے تجارت کے بارے میں

کچھ اہم باتیں بتائی ہیں جن کا اختیار کرنا ہر تاجر پر ضروری ہے، اگر تجارت کرتے وقت شریعت کا خیال رکھا جائے اور اسلامی احکام کے مطابق ہی تجارت کی جائے، تو ایسی تجارت کے ذریعے اجر وثواب کا بڑا ذخیرہ جمع کرسکتا ہے اور جنت کے بڑے بڑے درجے حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

شریعت نے تاجروں پر جو ذمے داریاں ڈالی ہے، ان میں بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ ناپ تول اور خریدنے بیچنے کے لیے ایک ہی طرح کا پیمانہ استعمال کرے، مناسب قیمت پر مال بیچے، حالات سے فائدہ اٹھا کر غیر مناسب قیمت وصول نہ کرے، اسی طرح زیادہ قسمیں اور جھوٹی قسمیں نہ کھائے۔

تجارت اور سوداگری بڑی آزمائش کی چیز ہے، تاجر کے سامنے بار بار ایسی صورتیں پیش آتی ہیں کہ اگر وہ خدا کے حکم کے مطابق سچائی اور ایمانداری کی پابندی کرے تو اس کو کچھ نقصان ہوتا ہوا نظر آتا ہے اور اگر جھوٹ، فریب و دھوکہ بازی اور چالاکی کے ساتھ فروخت کرے تو بظاہر کچھ زیادہ نفع حاصل ہوتا ہوا نظر آتا ہے، اب جو شخص اس ظاہری نفع کا لحاظ کیے بغیر اللہ کے حکم کے مطابق ہر حال میں سچائی اور ایمانداری کی پابندی کے ساتھ تجارت کرتا ہے، تو وہ اللہ رب العزت کے امتحان میں بڑا کامیاب ہے اور اس حدیث پاک میں ایسے تاجروں کو بشارت سنائی گئی ہے کہ قیامت کے دن وہ اللہ کے مقبول ترین بندوں یعنی نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اُن کی سچائی و دیانت داری کا صلہ اور بدلہ ہوگا۔

سوالات

(۱) حدیث پاک میں سچے اور امانت دار تاجر کی کیا فضیلت بیان کی گی ہے؟

(۲) تاجر کی بڑی ذمہ داریاں کیا کیا ہیں؟

۷ ساتویں مہینے میں ۱۶ دن پڑھائیں

سبق ۳ عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

(۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ۔ [بخاری: ۶۴۸۷]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ	
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ	حُجِبَتِ
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا	ڈھانک دی گئی ہے

النَّارُ	بِالشَّهَوَاتِ	وَ	حُجِبَتِ	الْجَنَّةُ	بِالْمَكَارِهِ
دوزخ	شہوتوں سے	اور	ڈھانک دی گئی ہے	جنت	مشقتوں سے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ شہوتوں سے ڈھانک دی گئی ہے۔ اور جنت مشقتوں سے ڈھانک دی گئی ہے۔

تشریح: اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم اور جنت میں لے جانے والی چیزوں کا تذکرہ فرمایا ہے، جہنم میں لے جانے والی چیز ناجائز خواہشات ہیں، انسان جب نفسانی خواہشات کا غلام بن جاتا ہے، من مانی زندگی گذارتا ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کو توڑتا ہے، جب جی میں آتا ہے نماز پڑھتا ہے اور جب جی میں آتا ہے نماز نہیں پڑھتا، جب طبیعت ہوتی ہے تو روزہ رکھ لیتا ہے اور جب طبیعت نہیں ہوتی تو روزہ نہیں رکھتا،

کھانے پینے اور کپڑے پہننے میں اللہ کے حکم کو چھوڑ کر اپنی مرضی کا مالک ہوتا ہے، روزی کمانے میں حلال وحرام کی تمیز نہیں کرتا۔ الغرض اللہ تعالیٰ کے احکام کے آگے اپنی من مانی زندگی کو ترجیح دیتا ہے، تو یہی چیز اسے جہنم میں لے جانے کا سبب بنتی ہے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو پہلے ہی سے متنبہ کر دیا کہ جہنم ناجائز خواہشات سے ڈھانک دی گئی ہے، جو بھی ان خواہشات میں اُلجھ کر زندگی گذارے گا تو اس کا انجام جہنم ہے، جو بہت برا ٹھکانا ہے۔

جنت میں لے جانے والی چیز مشقتوں کو برداشت کرنا ہے، انسان جب اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے حکموں پر چلتا ہے اور نفس پر بوجھ پڑنے کے باوجود اسے برداشت کرتا ہے، جیسے صبح نیند کا غلبہ ہوتا ہے پھر بھی وہ اللہ کے حکم کی اطاعت میں اپنی نیند کو قربان کر کے فجر کی نماز کے لیے اٹھ کھڑا ہوتا ہے، اسی طرح تنگدستی اور غربت سے وہ پریشان ہوتا ہے لیکن پھر بھی محض اللہ کے حکم کی وجہ سے سودی قرض (لون) اور حرام کمائی سے بچتا ہے، اسی طرح کھانے پینے اور لباس پہننے میں شریعت کے احکام کو ملحوظ رکھتا ہے۔ الغرض اللہ تعالیٰ کے حکموں کے آگے اپنا سر جھکا دیتا ہے تو یہی چیز اسے جنت کا مستحق بناتی ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت مشقتوں سے ڈھانک دی گئی ہے، جو شخص بھی خواہشات والی زندگی کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق زندگی گذارے گا تو اس کا ٹھکانہ جنت ہے، جو نہایت عیش وآرام کی جگہ ہے، لہٰذا ہمیں جنت کو حاصل کرنے کے لیے ساری پریشانیوں کو برداشت کرنا چاہیے اور دوزخ سے بچنے کے لیے ناجائز خواہشات کو چھوڑ دینا چاہیے۔

سوالات

① جہنم میں لے جانے والی چیزیں کیا ہیں؟

② جنت میں لے جانے والی چیزیں کیا ہیں؟

③ ہمیں جنت میں جانے اور جہنم سے بچنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

۷	۸	مہینے میں	۱۶	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

درس حدیث

سبق ۴

جنتی شخص

(۳) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكَلَ طَيِّباً وَعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ وَأَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ [ترمذی:۲۵۲۰]

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں
قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَنْ	أَكَلَ	طَيِّباً	وَعَمِلَ	فِيْ سُنَّةٍ
جس شخص نے	کھایا	پاک (رزق)	اور عمل کیا	سنت پر

وَأَمِنَ	النَّاسُ	بَوَائِقَهُ	دَخَلَ	الْجَنَّةَ
اور محفوظ رہے	لوگ	اس کی زیادتیوں سے	تو وہ داخل ہوگا	جنت میں

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے پاک (رزق) کھایا اور سنت پر عمل کیا اور لوگ اس کی زیادتیوں سے محفوظ رہے، تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

تشریح: اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے جنت میں داخل ہونے کی بشارت

سنائی ہے، جس میں تین باتیں ہوں ① پاک رزق کھانا، یعنی وہ پاک رزق کھاتا ہو، پاک رزق سے مراد وہ روزی ہے جو حرام نہ ہو اور جسے جائز طریقوں سے حاصل کیا گیا ہو، اس کے حاصل کرنے میں جھوٹ، دھوکہ دہی اور اس جیسے برے کاموں سے پرہیز کرتا ہو۔ ② سنت پر عمل کرنا، یعنی وہ اپنے ہر معاملے اور ہر کام میں سنت کے مطابق زندگی گذارتا ہو، اس کا لباس، کھانا، پینا اور سونا سب سنت کے مطابق ہو۔ ③ کسی کو تکلیف نہ دینا، یعنی لوگ اس کی زیادتیوں سے محفوظ رہتے ہو، اس کے کسی کام یا بات سے لوگوں کو تکلیف نہ پہنچتی ہو اور لوگ اس کی طرف سے بالکل مطمئن اور بے خوف رہتے ہوں۔

جس شخص میں یہ تینوں باتیں جمع ہوں گی وہ جنت میں جائے گا، لہٰذا ہمیں بھی ان تینوں باتوں پر عمل کرنا چاہیے۔ ہم ہمیشہ رزق حلال کمائیں، پاک صاف روزی کھائیں، سنت پر عمل کریں اور اس طرح زندگی گذاریں کہ لوگوں کو ہماری طرف سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

سوالات

① پاک رزق سے کیا مراد ہے؟ ② اس حدیث میں کن اعمال پر جنت کی بشارت دی گئی ہے؟

۸	۹	مہینے میں	۱۲	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۵ تکبیر اولیٰ کی فضیلت

④ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلٰى كُتِبَتْ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ۔ [ترمذی:۲۴۱]

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	قَالَ
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے	وہ فرماتے ہیں کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	مَنْ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا	جو شخص

صَلّٰى لِلّٰهِ	اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا	فِيْ جَمَاعَةٍ	يُدْرِكُ
اللہ کے لیے نماز پڑھے	چالیس دن	جماعت کے ساتھ	پالیتا ہو

التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلٰى	كُتِبَتْ	لَهٗ	بَرَاءَتَانِ
تکبیرِ اولیٰ	لکھ دیئے جاتے ہیں	اس کے لیے	دو (چیزوں سے) چھٹکارا

بَرَاءَةٌ	مِّنَ النَّارِ	وَ	بَرَاءَةٌ	مِّنَ النِّفَاقِ
ایک چھٹکارا	دوزخ کی آگ سے	اور	دوسرا چھٹکارا	نفاق سے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے چالیس دن باجماعت نماز اس طرح پڑھی کہ وہ تکبیرِ اولیٰ میں شریک رہا تو اس کے لیے دو پروانے لکھ دیے جاتے ہیں۔ ایک جہنم سے آزادی کا، دوسرا نفاق سے براءت کا۔

تشریح: اس حدیث پاک میں مکمل چالیس دن اخلاص کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ جو شخص چالیس دن پابندی اور اہتمام سے جماعت کے ساتھ نماز پڑھے اس طور پر کہ تکبیرِ اولیٰ بھی فوت نہ ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت پسندیدہ اور محبوب عمل ہے اور بندے کے ایمان واخلاص کی نشانی ہے۔ ایسے بندے کے لیے فیصلہ کر دیا جاتا ہے کہ اس کا دل نفاق سے پاک ہے، پھر اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کو منافقوں کے کاموں سے محفوظ رکھتا ہے، جیسے نماز میں ریاکاری اور سستی، جھوٹ بولنا اور وعدہ خلافی کرنا اور دغابازی کرنا وغیرہ وغیرہ۔ اور ایسے اعمال کی توفیق مرحمت فرماتا ہے جو اخلاص کے اعمال ہیں، اور آخرت میں اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے محفوظ رکھے گا۔

سوالات

① حدیث شریف میں کس عمل پر دو پروانوں کی خوش خبری سنائی گئی ہے؟

② چالیس دن جماعت سے نماز پڑھنے پر کیا خوش خبری سنائی گئی ہے؟

۹	۱۰ مہینے میں	۱۶ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۶ موت کو ہمیشہ یاد رکھو

⑤ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتَ۔

[مستدرک: ۷۹۰۹]

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں	
عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	قَالَ
رسول اللہ ﷺ سے	کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَكْثِرُوْا	ذِكْرَ	هَاذِمِ	اللَّذَّاتِ	الْمَوْتَ
بہت زیادہ کرو	یاد	توڑنے والی چیز کو	لذتوں کے	یعنی موت کو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لذتوں کو توڑنے والی چیز موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔

تشریح: اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے موت کو کثرت سے یاد کرنے کی ہدایت فرمائی ہے اور موت کو یاد کرنے کا فائدہ بتایا ہے کہ وہ لذتوں کو توڑنے والی ہے۔ انسان بسا اوقات

مال و جائیداد، اہل و عیال اور دنیا کے دوسرے مشاغل میں پڑ کر غفلت کا شکار ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور آخرت کو بھول جاتا ہے حالانکہ انسان کی پیدائش کا مقصد ہی اللہ تعالیٰ کی یاد و محبت ہے اور یہ دنیا اس کے لیے عارضی پڑاؤ کی جگہ ہے اور اس کا اصل مقام تو آخرت میں جنت ہے۔ اس لیے انسان کے پیشِ نظر ہمیشہ آخرت کی یاد ہونا چاہیے، دنیا کی لذتوں میں پڑ کر اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں ہونا چاہیے، اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے موت کو کثرت سے یاد کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے مسجد میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ لوگ آپس میں کسی بات پر ہنس رہے ہیں آپ ﷺ نے ان کو اس طرح ہنستے ہوئے دیکھ کر فرمایا: خبردار! تم پر کون سی غفلت طاری ہے کہ اس طرح بے فکری کے ساتھ ہنسنے میں مشغول ہو، بلاشبہ اگر تم لذتوں کو فنا کر دینے والی چیز کا اکثر ذکر کرتے رہو تو وہ تم کو اس چیز یعنی زیادہ ہنسنے اور غافل لوگوں کی طرح کلام و گفتگو سے باز رکھے جس کو میں دیکھ رہا ہوں اور وہ چیز موت ہے پس تم لذتوں کو فنا کر دینے والی چیز موت کو بہت یاد کیا کرو۔

لہٰذا موت سے غافل نہیں ہونا چاہیے کیونکہ جب موت کا وقت آجائے گا تو پھر ایک گھڑی کے لیے بھی مہلت نہیں ملے گی، بڑے سے بڑا بادشاہ اور پہلوان بھی ہمیں موت کے پنجے سے نہیں بچا سکتا اور نہ ہی مضبوط سے مضبوط قلعہ اور محل ہماری حفاظت کے لیے کام آسکتا ہے۔ موت کو یاد کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً قبرستان جا کر قبروں کی زیارت کرنا چاہیے اور مُردوں کے احوال سے عبرت حاصل کرنا چاہیے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ لوگو! قبروں کی زیارت کیا کرو، یہ موت کو یاد دلاتی ہے۔

سوالات

① قبر کیا آواز لگاتی ہے؟ ② حدیث میں کس شخص کو عاجز اور بے وقوف کہا گیا ہے؟

۱۰ دسویں مہینے میں ۱۶ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

تعریف

عقائد آدمی جن دینی باتوں پر دل سے یقین رکھتا ہے، ان کو 'عقائد' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ کو، اس کے فرشتوں کو، اس کی کتابوں کو، اس کے رسولوں کو اور قیامت کے دن کو حق جانو، حق مانو اور ہر اچھی بری تقدیر کو بھی حق جانو حق مانو۔ [مسلم:۱۰۲، عن عمر رضی اللہ عنہ]

اسلام میں عقائد کی بہت زیادہ اہمیت ہے، بلکہ دین کی بنیاد ہی عقائد پر رکھی گئی ہے، یہی وجہ ہے کہ جب بھی کسی قوم کے عقائد میں فساد اور بگاڑ پیدا ہوا تو ان کی اصلاح کے لیے اللہ تعالیٰ نے نبی اور رسول کو مبعوث فرمایا، سارے پیغمبروں نے اپنی قوم کو عقائد درست کرنے اور صحیح عقیدے پر مضبوطی کے ساتھ جمے رہنے کی دعوت دی، قرآن وحدیث میں عقائد کے متعلق باتیں انتہائی وضاحت کے ساتھ اور بڑے مؤثر انداز میں بیان کی گئی ہیں، جیسے اللہ کی وحدانیت اور اس کی ذات وصفات پر ایمان لانا، آسمانی کتابوں اور رسولوں کے برحق ہونے کا یقین رکھنا، آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے اور قرآن کے آخری آسمانی کتاب ہونے کا عقیدہ رکھنا اور فرشتوں اور آخرت کے دن پر ایمان لانا وغیرہ۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے ایمان والو! اللہ پر ایمان رکھو، اور اس کے رسولوں پر اور اس کی کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول پر اتاری ہے اور ہر اس کتاب پر جو اس نے پہلی اتاری تھی۔ اور جو شخص اللہ کا، اس کے فرشتوں کا، اس کی کتابوں کا، اس کے رسولوں کا اور یوم آخرت کا انکار کرے، تو وہ بھٹک کر گمراہی میں بہت دور جا پڑا۔ [سورۂ نساء:۱۳۶]

عقیدہ ایک ایسی بنیادی چیز ہے، جس میں ذرہ برابر بھی کمی وزیادتی کی گنجائش نہیں ہوتی اور تھوڑا سا تزلزل بھی بڑے خسارے اور نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ عقائد سے اعمال کا بھی بہت گہرا تعلق ہوتا ہے، بڑے سے بڑا عمل بھی اللہ کے یہاں عقائد کی درستگی کے بغیر قبول نہیں ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی آدمی اللہ کو نہ مانے، اس کے ساتھ کفر وشرک کرے، یا حضور ﷺ کو آخری نبی اور رسول تسلیم نہ کرے اور آپ ﷺ کے بعد کسی بھی طرح سے نبی آنے کا عقیدہ رکھے، تو پھر وہ شخص چاہے جتنا اچھا کام کرے، اللہ تعالیٰ کے یہاں بدلے کا مستحق نہیں ہوگا اور اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا۔

اس لیے ہمیں عقائد پر پوری مضبوطی کے ساتھ جمے رہنے اور ان کو اپنے دل میں بٹھا لینے کی ضرورت ہے، تاکہ ہمارا ایمان درست رہے، اللہ کے نزدیک ہمارا عمل قبول ہو اور پھر ہمیں اس کا بہترین بدلہ نصیب ہو۔

ہدایت برائے استاذ

اسلامی عقائد سے چند عقائد مضمون کی شکل دیے گئے ہیں، یہ تمام مضامین طلبہ کو خوب اچھی طرح سمجھا کر ذہن نشیں کرا دیں اور اس بات کی تاکید بھی کر دیں کہ ایک ایمان والے کو ان تمام باتوں پر دل سے پختہ یقین رکھنا ضروری ہے۔

سبق پڑھانے کے بعد نیچے دیے گئے سوالات طلبہ سے زبانی پوچھ لیں۔

سبق ۱ — اللہ تعالیٰ ہر چیز سنتا ہے

"سَمِیْعٌ" اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے، جس کے معنی ہے سننے والا، اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام عالم میں ساری مخلوقات کی الگ الگ آوازوں اور بولیوں کو ایک ہی وقت میں سنتا ہے، اس کے سننے میں نزدیک اور دور کا کوئی فرق نہیں، وہ اپنے تمام بندوں کی آوازوں کو سنتا ہے: چاہے کوئی چھوٹا ہو یا بڑا، امیر ہو یا غریب، مرد ہو یا عورت۔ قرآن میں ہے: یقیناً اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔ [سورۂ مجادلہ:۱]

اللہ تعالیٰ پریشان حال، مصیبت زدہ اور مظلوم کی آواز سنتا ہے، وہ دعا کرنے والے کی دعا کو بھی سنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے ساری آوازیں برابر ہیں چاہے وہ آہستہ ہوں یا زور سے، وہ انسان کی تمام سرگوشیوں (کان میں کہی جانے والی باتوں)، خفیہ تدبیروں اور پوشیدہ مشوروں کو سنتا ہے، وہ پرندوں کے چہچہانے اور پہاڑوں کے اندر کیڑوں کی جھنجھناہٹ کو سنتا ہے، وہ اندھیری رات میں چیونٹی کے چلنے کی آواز کو سنتا ہے، مخلوق کی طرح اللہ تعالیٰ کے کان نہیں ہیں، وہ سننے کے لیے کسی آلے کا محتاج نہیں ہے، اس کا سننا ہمارے سننے کی طرح نہیں ہے۔ قرآن میں ہے: کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے مانند نہیں اور وہی ہر بات سنتا اور سب کچھ دیکھتا ہے۔ [سورۂ شوریٰ:۱۱]

ہم اللہ تعالیٰ کے سننے کو اس کی شان کے مطابق مانتے اور اس پر ایمان لاتے ہیں۔

سوالات

① سمیع کے معنی بتائیے۔

② اللہ تعالیٰ کے نام "سمیع" کا مطلب بتائیے۔

③ کیا اللہ تعالیٰ کے مخلوق کی طرح کان ہیں؟

| ۱ | پہلے مہینے میں | ۵ | دن پڑھائیں

عقیدہ

سبق۲ عبادت

''عبادت'' کے معنی ہیں اطاعت کرنا اور عاجزی ظاہر کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا ہے ان کے کرنے اور جن چیزوں سے باز رہنے کا حکم دیا ہے ان سے باز رہنے کو ''عبادت'' کہتے ہیں۔ [تفسیر الشعراوی: ۳۸]

عبادت کرنے والے کو ''عابد'' کہتے ہیں اور جس کی عبادت کی جائے اسے ''معبود'' کہتے ہیں۔ ہم سب کا سچا اور حقیقی معبود ایک اللہ ہے، جس نے ہمیں اور ساری دنیا کو پیدا کیا اور ہم سب اسی کے بندے ہیں، اس نے ہمیں اپنی عبادت کرنے کا حکم دیا ہے۔ قرآن میں ہے: اے لوگو! تم اپنے اس پروردگار کی عبادت کرو جس نے تمھیں اور ان لوگوں کو پیدا کیا جو تم سے پہلے گزرے ہیں، تاکہ تم متقی بن جاؤ۔ [سورۂ بقرہ: ۲۱]

عبادت کا مقصد اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی خوشنودی حاصل کرنا اور اسے پہچاننا ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے سے قریب ہونے اور اپنی پہچان کا طریقہ یہ سکھایا ہے کہ بندہ اس کی عبادت کرے، اس کی برتری اور بڑائی کا اظہار کرے اور اپنی پستی اور عاجزی کا اس کے سامنے اقرار کرے، اس سے اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوگا، اللہ تعالیٰ سے تعلقات بڑھیں گے اور اس کی رضا و رحمت حاصل ہوگی۔

خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ عبادت کرنے سے خود بندے کا ہی فائدہ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے بہترین بدلہ عطا کریں گے، عبادت سے اللہ تعالیٰ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا اور نہ اس کی شان میں ذرہ برابر زیادتی ہوتی ہے، اگر سارے انسان اور سب اولین و آخرین اعلیٰ درجے کے متقی اور عبادت گزار ہو جائیں، تو اللہ تعالیٰ کی شان اور اس کی عظمت و کبریائی میں ذرہ برابر زیادتی نہ ہوگی اور اگر سب کے سب بدترین قسم کے نافرمان ہو جائیں، تو اللہ تعالیٰ کی شان اور اس کی عظمت و جلال میں ذرہ برابر کمی نہیں آئے گی۔

[مسلم: ۶۷۳۷، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

عقائد

اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بہت سے طریقے ہیں جیسے: نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا، قربانی کرنا، اعتکاف کرنا، قرآن مجید کی تلاوت کرنا، ذکر کرنا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کے دشمنوں سے لڑنا، نبی ﷺ کی سنتوں کی پیروی کرنا وغیرہ وغیرہ۔

[التوحید للناشئۃ والمبتدئین لعبد العزیز بن محمد: ۱/ ۳۳، شرح العقیدۃ الطحاویۃ لعبد اللہ: ۴/ ۸]

سوالات

① عبادت کسے کہتے ہیں؟ ② عبادت کا مقصد بیان کیجیے۔

③ عبادت کرنے میں کس کا فائدہ ہے اور کیا اللہ تعالیٰ کو عبادت کا کوئی فائدہ پہنچتا ہے؟

④ عبادت کے کچھ طریقے بتائیے۔

| ۱ | پہلے مہینے میں | ۱۰ | دن پڑھائیں

سبق ۳ اعمالِ صالحہ

''اعمالِ صالحہ'' کے معنی ہیں نیک کام۔ جو عبادتیں اور نیک کام اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں نے مخلوق کو سکھائے اور بتائے ہیں، وہ سب ''اعمالِ صالحہ'' کہلاتے ہیں۔

اعمالِ صالحہ سے ایمان میں زیادتی اور کمال پیدا ہوتا ہے، اگر اعمالِ صالحہ نہ ہوں تو ایمان ناقص رہتا ہے، نیک اعمال کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے، دل میں سکون واطمینان پیدا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھتا ہے، گناہ معاف ہوتے ہیں، نیک کام کرنے سے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیبی مددیں آتی ہیں اور آخرت میں بھی وہ نجات کا سبب بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جس شخص نے بھی مومن ہونے کی حالت میں نیک عمل کیا ہوگا چاہے وہ مرد ہو یا عورت، ہم اسے پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور ایسے لوگوں کو ان کے بہترین اعمال کے مطابق ان کا اجر ضرور عطا کریں گے۔ [سورۂ نحل: ۹۷]

اعمالِ صالحہ بے شمار ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد بنانا، مدرسہ قائم کرنا، علم دین پڑھنا پڑھانا، غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرنا، دین کی دعوت دینا، پیاسوں کو پانی پلانا وغیرہ۔

سوالات

① اعمالِ صالحہ کسے کہتے ہیں؟ ② اعمالِ صالحہ سے کیا کیا فائدہ ہوتا ہے؟

③ کچھ اعمالِ صالحہ بتائیے۔

۱ پہلے مہینے میں ۵ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۴ معصیت وگناہ

معصیت کے معنیٰ ہیں نافرمانی کرنا اور حکم نہ ماننا۔ جس کام میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی ہوتی ہو، اسے "معصیت" اور "گناہ" کہتے ہیں۔

گناہ کرنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں، اس سے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و محبت باقی نہیں رہتی، اللہ تعالیٰ سے وحشت اور دوری ہو جاتی ہے، گناہ کرنے سے نیک اعمال کرنے کی توفیق نہیں ہوتی، گناہ کرنے سے نعمتیں چھین لی جاتی ہیں اور انسان طرح طرح کی مصیبتوں اور پریشانیوں میں گرفتار ہو جاتا ہے، گناہ اور نافرمانی کرنے سے دنیا میں بھی نقصان اٹھانا پڑتا ہے اور آخرت میں بھی، گناہ اور نافرمانی کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے پچھلی قوموں کو ہلاک کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر الگ الگ قسم کا عذاب نازل ہوا، قرآن میں ہے: اور ہم نے تم سے پہلے (کئی) قوموں کو اس موقع پر ہلاک کیا جب انھوں نے ظلم کا ارتکاب کیا تھا، اور ان کے پیغمبر ان کے پاس روشن دلائل لے کر آئے تھے۔ ایسے مجرم لوگوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ [سورۂ یونس:۱۳]

معصیت اور گناہ بے شمار ہیں جیسے: جھوٹ بولنا، والدین کی نافرمانی کرنا، چوری کرنا وغیرہ۔

سوالات

① معصیت وگناہ کسے کہتے ہیں؟ ② گناہ کے نقصانات بتائیے۔

۲ دوسرے مہینے میں ۵ دن پڑھائیں

عقائد

سبق ۵ گناہِ کبیرہ اور صغیرہ

ہر ایسا کام جو اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی مرضی کے خلاف ہو، اس کو ''گناہ'' کہتے ہیں۔

گناہ دو طرح کے ہیں۔ (۱) گناہِ کبیرہ (۲) گناہِ صغیرہ

(۱) وہ گناہ جس کے بارے میں قرآن و حدیث میں حرمت وارد ہوئی ہو یا اس پر دنیا میں سزا مقرر کی گئی ہو یا آخرت میں عذاب کی وعید سنائی گئی ہو یا اس پر کسی طرح کی مذمت کی گئی ہو، تو اس کو ''گناہِ کبیرہ'' کہتے ہیں۔ [شرح العقیدۃ الطحاویۃ لابن ابی العز الحنفی: ۱/۳۶۹]

گناہِ کبیرہ بہت سارے ہیں ان میں سے کچھ ذکر کیے جاتے ہیں، جیسے غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، والدین کی نافرمانی کرنا، ظلم کرنا، ناحق قتل کرنا، نماز نہ پڑھنا، روزہ نہ رکھنا، استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا، زکوٰۃ نہ دینا، شراب پینا، زنا کرنا، چوری کرنا، جھوٹی گواہی دینا، دھوکہ دینا، گھروں اور کمروں میں جاندار کی تصویریں لگانا، نیز کسی جاندار کا فوٹو کھینچنا یا انسان کا فوٹو کھینچوانا، سود لینا اور دینا، یتیم کا مال ناحق کھانا، ناپ تول میں کمی کرنا، رشوت لینا، جادو کرنا، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو برا کہنا، کسی کا مال ناجائز طور پر غصب کرنا، امانت میں خیانت کرنا، امر بالمعروف (نیک باتوں کا حکم کرنے) اور نہی عن المنکر (بُری باتوں سے روکنے) کو چھوڑ دینا، مردوں کا ٹخنوں سے نیچے پائجامہ پہننا، لڑکیوں کو وراثت سے محروم کرنا وغیرہ۔

(۲) وہ گناہ جس کے بارے میں شریعت میں کوئی وعید نہ آئی ہو، تو اس کو ''گناہِ صغیرہ'' کہتے ہیں۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ: ۱/۳۶۹، لابن ابی العز الحنفی]

گناہِ صغیرہ بہت سارے ہیں، جیسے زکوٰۃ ردّی (گھٹیا) مال سے ادا کرنا، کھڑے کھڑے پیشاب کرنا، محض ہاتھ کے اشارے سے سلام کرنا، مسجد میں فضول باتیں کرنا، راستے میں نجاست ڈالنا وغیرہ۔

گناہِ کبیرہ و صغیرہ کے بارے میں ضروری عقائد:

(۱) گناہِ صغیرہ بار بار کرنے سے کبیرہ ہو جاتا ہے۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لعبداللہ بن عبدالرحمٰن: ۲/۵۲]

عقائد

(۲) گناہ صغیرہ نیک اعمال سے بھی معاف ہوجاتے ہیں۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لعبداللہ بن عبدالرحمن: ۷/۵۲]

(۳) اگر کسی شخص سے گناہ کبیرہ ہوجائے تو اللہ تعالیٰ سے سچی توبہ کرے، گناہ کبیرہ توبہ کرنے سے معاف ہوجاتے ہیں، اگر گناہ کبیرہ کے بعد توبہ نہیں کی تو اللہ تعالیٰ کی مشیّت (چاہت) پر موقوف ہے اگر چاہے تو معاف کردے اور اگر چاہے تو عذاب دے۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لعبداللہ بن عبدالرحمن: ۸/۵۲]

(۴) اللہ تعالیٰ گناہ صغیرہ پر سزا دے سکتا ہے اور گناہ کبیرہ کو اپنے فضل سے معاف کرسکتا ہے۔

[شرح العقائد النسفیۃ: ص ۱۱۳-۱۱۴م]

(۵) گناہ کبیرہ سے ایمان ختم نہیں ہوتا، البتہ اس کو گناہ نہ سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لعبداللہ بن عبدالرحمن: ۹/۴۲]

(۶) گناہِ کبیرہ کرنے والے ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیں گے؛ بلکہ وہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر یا حضور ﷺ کی شفاعت سے جنت میں جائیں گے۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لعبداللہ بن عبدالرحمن: ۵/۵۲؛ شرح العقائد النسفیۃ: ص ۱۱۴-۱۱۸م]

سوالات

(۱) گناہ کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟ (۲) گناہِ کبیرہ کسے کہتے ہیں؟

(۳) کچھ گناہ کبیرہ بتائیے۔ (۴) گناہِ صغیرہ کسے کہتے ہیں؟

(۵) گناہ صغیرہ و کبیرہ کے بارے میں کچھ ضروری عقائد بتائیے۔

۲ ۳ مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۶ کفر و شرک

کفر کے معنی ہیں نہ ماننا، اسلام میں جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے، ان میں سے کسی ایک کو بھی نہ ماننا ''کفر'' ہے۔ [شرح العقیدۃ الطحاویۃ لعبداللہ بن عبدالرحمن: ۱۶/۳۸]

جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات کو نہ ماننا یا اس کی صفات میں سے کسی صفت کا انکار کرنا، فرشتوں کا انکار کرنا، پچھلے انبیا علیہم السلام پر نازل ہونے والی کتابوں کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتابیں نہیں تھیں، قرآن مجید کا انکار کرنا یا اس کے کسی مضمون کا انکار کرنا، کسی نبی کو نہ ماننا، پیغمبروں کو جھوٹا کہنا اور ان کی طرف بُری باتوں کو منسوب کرنا، تقدیر کا انکار کرنا، آخرت کے دن، قیامت اور حشر و نشر کا انکار کرنا مثلاً یوں کہنا کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا یا اللہ تعالیٰ کو آسمان وزمین کے فنا کرنے کی قدرت نہیں ہے یا حساب نہ ہوگا یا دوزخ و جنت کا ذکر صرف لوگوں کو ڈرانے اور خوش کرنے کے لیے کیا گیا ہے، ورنہ حقیقت کچھ نہیں ہے یا جنت ودوزخ کے کسی ثواب وعذاب کا جو قرآن وحدیث سے قطعی طور پر ثابت ہے انکار کرنا یا اللہ تعالیٰ کے قطعی احکام میں سے کسی حکم کا انکار کرنا مثلاً نماز، روزہ یا زکوٰۃ وغیرہ کا انکار کرنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی کسی قطعی خبر کو جھٹلانا وغیرہ وغیرہ۔

شرک کے معنی ہیں شریک کرنا، اللہ کی ذات وصفات میں کسی دوسرے کو شریک کرنا ''شرک'' ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو بھی خدا ماننا جیسے عیسائی اللہ تعالیٰ کو خدا ماننے کے ساتھ ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور حضرت مریم علیہا السلام کو خدا کی بیوی مانتے ہیں، تو وہ تین خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہوئے، آتش پرست (آگ کی پوجا کرنے والے) دو خدا مانتے ہیں: ایک بھلائی کا پیدا کرنے والا، دوسرا برائی کا پیدا کرنے والا، جس کی وجہ سے وہ مشرک ہوئے اور بت پرست چاند، سورج، آگ، پانی، درخت، پتھر جیسی بہت سی چیزوں کو خدا مان کر مشرک ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک کے معنی یہ ہیں کہ جو صفات اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں، ان کو کسی دوسرے کے لیے ماننا جیسے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو روزی دینے والا اور اولاد دینے والا سمجھنا، کسی نبی اور ولی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ ان کو خدا کی طرح غیب کی تمام

باتوں کا علم ہے، اللہ تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کو عبادت کا مستحق سمجھنا اور اس کے لیے عبادت کا کوئی فعل کرنا جیسے کسی قبر پر یا کسی بزرگ کے سامنے سجدہ کرنا، کسی پیغمبر اور ولی کے نام کا روزہ رکھنا اور ان کے نام پر جانور ذبح کرنا وغیرہ وغیرہ۔

سوالات

① کفر کسے کہتے ہیں؟ ② قیامت کا انکار کرنا کیسا ہے؟

③ شرک کسے کہتے ہیں؟ ④ صفات میں شرک کا مطلب بتائیے۔

۳ تیسرے مہینے میں 15 دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۷ کفر و شرک کا معاف نہ ہونا

انسان کو پیدا کرنے کا مقصد اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کو پہچاننا ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا، تاکہ وہ لوگوں کو توحید کی دعوت دے کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر و شرک کرنے سے باز رکھیں، اس لیے کہ گناہوں میں کفر و شرک سب سے بڑے اور سخت گناہ ہیں، وہ انسان کے عقیدے اور تمام اعمال کو تباہ کر دیتے ہیں، کفر و شرک توبہ کے بغیر ہرگز معاف نہیں ہوتے، بغیر توبہ کے کفر و شرک کی حالت میں مرنے والا ہمیشہ ہمیش کے لیے دوزخ میں رہے گا، اس کی کوئی شفاعت نہیں کرے گا، ان کے علاوہ باقی تمام گناہ چاہے صغیرہ ہوں یا کبیرہ، ان کو اللہ تعالیٰ بغیر توبہ کے بھی معاف فرما دے گا، چاہے عذاب دے کر معاف کرے یا بغیر عذاب دیے اپنی رحمت سے بخش دے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے شرک کے بارے میں فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرے گا اور اس کے علاوہ جس گناہ کو جس کے لیے چاہے گا معاف کر دے گا“۔ [سورۂ نساء:۱۱۶]

اور کفر کے بارے میں فرمایا کہ: جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا، وہی لوگ جہنم والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ [سورۂ بقرہ:۳۹]

سوالات

① سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ ② کیا کفر و شرک بغیر توبہ کے معاف ہو سکتے ہیں؟

③ کیا کفر و شرک پر مرنے والا کبھی دوزخ سے نکل سکتا ہے؟

۴ چوتھے مہینے میں ۵ دن پڑھائیں

سبق ۸ وحی

اللہ تعالیٰ کا وہ کلام جو اس کے کسی نبی پر نازل ہو، اسے "وحی" کہتے ہیں۔

وحی صرف انبیا علیہم السلام پر آتی ہے، نبی کے علاوہ کسی اور پر وحی نہیں آسکتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دو طرح کی وحی نازل ہوئی ہے:

① قرآن کی صورت میں جس کے الفاظ اور معانی دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئے ہیں، اس وحی کو "وحیِ مَتلُو" (تلاوت کی جانے والی وحی) کہتے ہیں۔ [الاتقان:۱/۱۲۶]

② حدیث شریف کی صورت میں جس میں عام طور پر وحی کے ذریعے صرف مضامین حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیے گیے اور ان مضامین کو بیان کرنے کے لیے الفاظ کا انتخاب خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، اس وحی کو "وحیِ غیر مَتلُو" کہتے ہیں۔ [الاتقان:۱/۱۲۶]

وحی نازل ہونے کے طریقے

قرآن و حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے کے جو طریقے بتائے گئے ہیں، ان میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں:

① حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لے کر آتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گھنٹی کے مانند ایک آواز معلوم ہوتی۔ [الاتقان:۱/۱۲۷]

② حضرت جبرئیل علیہ السلام دل میں کوئی بات ڈال دیتے۔ [الاتقان:۱/۱۲۷]

③ حضرت جبرئیل علیہ السلام آدمی کی صورت میں آکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا پیغام پہنچا دیتے۔ عموماً حضرت جبرئیل علیہ السلام مشہور صحابی حضرت دِحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں تشریف لایا کرتے تھے۔ [الاتقان:۱/۱۲۷]

④ حضرت جبرئیل علیہ السلام اپنی اصلی صورت میں آکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا پیغام پہنچا دیتے۔
[فتح الباری:۱۹/۳۵۱]

⑤ اللہ تعالیٰ نے بیداری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام فرمایا، جیسا کہ معراج میں ہوا۔
[الاتقان:۱/۱۲۸]

⑥ اللہ تعالیٰ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام فرماتے۔ [الاتقان:۱/۱۲۸]

⑦ حضرت جبرئیل علیہ السلام خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام فرماتے۔ [الاتقان:۱/۱۲۸]

سوالات

① وحی کسے کہتے ہیں؟ ② وحی کی کتنی قسمیں ہیں؟ ③ وحی نازل ہونے کے طریقے بتائیے۔
④ حضرت جبرئیل علیہ السلام عموماً کس صحابی کی صورت میں تشریف لاتے تھے؟

۴ چوتھے مہینے میں ۱۵ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۹ معجزہ

اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں سے کبھی عادت کے خلاف ایسی باتیں ظاہر کرا دیتا ہے، جن پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو قدرت نہیں ہوتی، دوسرے لوگ اس کے کرنے سے عاجز ہوتے ہیں، ایسی باتوں کو "معجزہ" کہتے ہیں۔ [شرح العقائد النسفیۃ:۱۳۴م]

پیغمبروں سے عادت کے خلاف ایسی باتیں ظاہر کرانے کا مقصد لوگوں کو یہ سمجھانا ہوتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پیغمبر اور اس کے مخصوص بندے ہیں، پیغمبروں کے معجزات حق ہیں، ان پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سے پیغمبروں کو ان کی رسالت کی تائید کے لیے مختلف قسم کے معجزے عطا فرمائے، بعض پیغمبروں کے چند مشہور معجزے درج ذیل ہیں:

① حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا (لاٹھی) کا سانپ بن جانا، بغل میں ہاتھ ڈالنے سے اس کا آفتاب کی طرح روشن اور چمکدار ہو جانا، عصا کو سمندر پر مارنے سے بارہ راستے بن جانا وغیرہ وغیرہ۔ [سورۂ طٰہٰ:۱۸-۲۲، روح المعانی:۱۱/۱۸۱]

② حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کرنا، مادرزاد (پیدائشی) اندھوں کو بینا (دیکھنے والا) کر دینا، کوڑھیوں کو اچھا کر دینا وغیرہ۔ [سورۂ آل عمران:۴۹]

③ حضرت داوٗد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہے کا نرم ہو جانا، ان کی سُریلی آواز سے پرندوں، جانوروں اور پانی وغیرہ کا ٹھہر جانا۔ [سورۂ سبا:۱۰]

④ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بے شمار معجزات عطا کیے گئے، جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے دو آدمیوں کا کھانا سینکڑوں آدمیوں کے لیے کافی ہو جانا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی کا اُبلنا، درختوں اور پتھروں کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنا، کنکریوں کا کلمہ پڑھنا وغیرہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے دو معجزے معروف و مشہور ہیں:

① **معراج:** اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیداری کی حالت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ مکہ معظّمہ سے بیت المقدس تک اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وہاں تک تشریف لے گئے، اسی رات میں جنت اور دوزخ کی سیر کی اور پھر اپنے مقام پر واپس آ گئے، اسی کو ''معراج'' کہتے ہیں۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لابن ابی العز:۱/۲۲۳، مسلم:۴۲۹، عن انس رضی اللہ عنہ]

② **شقِ قمر:** ایک رات کفارِ مکہ نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہمیں کوئی معجزہ دکھائیے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلی سے چاند کی طرف اشارہ کیا، جس سے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے، سب حاضرین نے دو ٹکڑے دیکھ لیے، پھر وہ دونوں ٹکڑے آپس میں مل گئے اور چاند جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا، اسی کو ''شقِ قمر'' کا معجزہ کہتے ہیں۔ [بخاری:۳۸۶۸، عن انس رضی اللہ عنہ]

سوالات

① معجزہ کسے کہتے ہیں؟ ② حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مشہور معجزہ کیا تھا؟

③ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کچھ معجزے بتائیے۔

④ حضرت داوٗد علیہ السلام کو کون سے معجزے دیے گئے تھے؟

⑤ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چند معجزات بیان کیجیے۔

۵ پانچویں مہینے میں ۱۵ دن پڑھائیں

سبق ۱۰ کرامت

اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی عزت بڑھانے کے لیے کبھی کبھی ان کے ذریعے ایسی باتیں ظاہر کرا دیتا ہے جو عادت کے خلاف اور مشکل ہوتی ہیں، جیسے پانی پر چلنا، ہوا میں اڑنا وغیرہ جنھیں عام لوگ نہیں کر سکتے، ان باتوں کو ''کرامت'' کہتے ہیں۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لصالح بن عبدالعزیز: ۱/۶۷۰]

کرامت کے بارے میں چند ضروری عقائد:

① نیک بندوں اور اولیاء اللہ سے کرامتوں کا ظاہر ہونا حق ہے۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لعبداللہ: ۱/۹۲]

② ولی سے کرامت کا ظہور اللہ کے احکام کی پابندی اور حضور ﷺ کی مکمل طور پر اتباع اور پیروی کی برکت سے ہوتا ہے۔ [شرح العقیدۃ الطحاویۃ لصالح بن عبدالعزیز: ۱/۶۷۳]

③ ولی چاہے خدا کا کتنا ہی پیارا ہو جائے مگر جب تک ہوش وحواس باقی ہوں وہ شریعت کا پابند ہے، نماز، روزہ اور کوئی عبادت اس سے معاف نہیں ہو جاتی اور گناہ کی باتیں اس کے لیے درست نہیں ہوتیں۔ [شرح العقیدۃ الطحاویۃ لعبداللہ: ۱۰/۴۹]

④ ایسا شخص جو شریعت کے خلاف کام کرے جیسے نماز نہ پڑھے یا داڑھی منڈائے وغیرہ وہ ہرگز ولی نہیں ہو سکتا، چاہے اس سے کتنی ہی باتیں عادت کے خلاف ظاہر ہوتی ہوں، چاہے وہ ہوا میں اڑنے لگے، پانی پر چلنے لگے اور طرح طرح کے عجیب کام کرے، عادت کے خلاف ایسی باتیں یا تو جادو ہے یا شیطانی حرکتیں ہیں۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لصالح بن عبدالعزیز: ۱/۶۷۳]

ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اولیاء اللہ سے کرامتوں کا ظاہر ہونا حق ہے اور اس پر ہمارا ایمان ہے۔

سوالات

① کرامت کسے کہتے ہیں؟ ② ولی سے کرامت کا ظہور کیسے ہوتا ہے؟

③ جو شخص شریعت کا پابند نہ ہو وہ ولی ہو سکتا ہے؟

۵	پانچویں مہینے میں	۵	دن پڑھائیں	تاریخ		دستخط معلم		دستخط والدین

عقائد

تعریف

مسائل دین کی وہ باتیں جن میں عمل کا طریقہ یا اس کا صحیح اور غلط ہونا بتایا جائے، ان کو "مسائل" کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ علم کو (آخری زمانے میں) اس طرح نہیں اٹھائیں گے کہ لوگوں کے دل ودماغ سے اسے پورے طور پر نکال لیں، بلکہ علم کو اس طرح اٹھائیں گے کہ علماء کو ایک ایک کر کے اٹھاتے رہیں گے، یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا، تو لوگ علماء کے بجائے جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے، ان سے مسئلے پوچھے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے، نتیجہ یہ ہوگا کہ خود تو گمراہ تھے ہی دوسروں کو بھی گمراہ کردیں گے۔ [بخاری: ۱۰۰، عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما]

ہم مسلمان ہیں، ہمارے اوپر فرض ہے کہ ہم اللہ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق زندگی گذاریں اور اللہ کی نافرمانی کرنے سے بچیں، اس راستے پر چلیں جو سیدھا ہے اور جنت تک لے جانے والا ہے اور ان راستوں پر نہ چلیں جو گمراہی اور جہنم تک لے جانے والے ہیں۔ جنت وجہنم کے راستے کی پہچان ہمیں دینی علوم سیکھنے سے ہوگی، صحیح اور غلط میں فرق دینی مسائل کے پڑھنے سے پتہ چلے گا۔

لہٰذا دینی مسائل کا سیکھنا ہماری سب سے بڑی ضرورت اور افضل ترین عبادت ہے۔ پاکی ناپاکی، نماز روزہ، زکوۃ حج، تجارت اور خرید وفروخت وغیرہ ایسے مسائل ہیں جن سے ہر مسلمان کو واسطہ پڑتا رہتا ہے، اس لیے ان کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر ضروری ہے اور ان سے غفلت برتنا بڑی محرومی کی بات ہے۔ جو شخص دینی علوم سے واقف نہیں ہوتا، شیطان اسے

مسائل

بہت جلد گمراہ کر لیتا ہے، اور جو شخص دینی علوم سے واقف ہوتا ہے، حلال وحرام اور جائز و ناجائز باتوں کو اچھی طرح جانتا ہے شیطان ایسے شخص کو گمراہ نہیں کر پاتا۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ایک فقیہ (مسائل کا جاننے والا) شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔

[ترمذی: ۲۶۸۱، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

اس لیے ہمیں دینی مسائل کا زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرنا چاہیے، تاکہ ہم شیطانی فریب سے بچ سکیں اور سیدھے راستے پر قائم رہ سکیں۔

ہدایت برائے استاذ

مسائل کے اسباق طلبہ کو پڑھانے سے پہلے خوب مطالعہ کر کے اچھی طرح سمجھ لیں اور ان مسائل کی مزید تفصیل کے لیے فقہ کی معتبر کتابوں کا بھی مطالعہ کر لیں تو بڑا فائدہ ہوگا اور طلبہ کو مسائل سمجھانے اور مطمئن کرنے میں آسانی ہوگی۔

تمام مسائل طلبہ کو اچھی طرح سمجھا کر ذہن نشین کرا دیں اور ان ہی مسائل کو مختلف انداز سے الٹ پلٹ کر سوالات کرتے رہیں۔

مسائل

سبق ۱ ① نجاست کا بیان

نجاست کے معنی ناپاکی اور گندگی ہے۔ ایسی ناپاکی جو آنکھوں سے نظر آتی ہے اور اس سے انسان فطری طور پر نفرت کرتا ہے، اسے ''نجاست حقیقیہ'' کہتے ہیں جیسے پیشاب پاخانہ۔

نجاست حقیقیہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) نجاستِ غلیظہ۔ (۲) نجاست خفیفہ۔

نجاست غلیظہ: وہ نجاست جس کا حکم سخت ہے۔ درج ذیل چیزیں نجاست غلیظہ ہیں:

① انسان کے جسم سے نکلنے والی وہ تمام چیزیں جن سے وضو یا غسل واجب ہوتا ہے، جیسے پیشاب، پاخانہ، خون، پیپ، منہ بھر کے قے، ودی، مذی، منی، حیض، نفاس اور استحاضہ کا خون، دودھ پیتے بچے کا پیشاب بھی نجاست غلیظہ ہے۔

[بدائع الصنائع: ۱/۶۰، فصل فی الطہارۃ الحقیقیۃ]

② حرام جانور (کتا، بلی، گدھا، شیر، ہاتھی وغیرہ) کا پیشاب، پاخانہ، خون، پیپ، دودھ، پسینہ اور لعاب نجاست غلیظہ ہیں۔ البتہ بلی اور گدھے کا لعاب اور پسینہ پاک ہے۔

[بدائع الصنائع: ۱/۶۱، فصل فی الطہارۃ الحقیقیۃ]

③ سُوّر اور اس کے تمام اجزاء بال ہڈی وغیرہ نجاست غلیظہ ہیں۔ (خواہ اسے اچھی غذا کھلا کر پالا گیا ہو)۔ [بدائع الصنائع: ۱/۶۳، فی الطہارۃ الحقیقیۃ]

④ حلال جانور (گائے، بکری، گھوڑا وغیرہ) کا پاخانہ، خون اور پیپ نجاست غلیظہ ہیں۔

[بدائع الصنائع: ۱/۶۲، فصل فی الطہارۃ الحقیقیۃ]

⑤ وہ مردار جس میں بہتا ہوا خون ہو جیسے مردار بکری، مرا ہوا کبوتر وغیرہ نجاست غلیظہ ہیں۔

[بدائع الصنائع: ۱/۶۳، فصل فی الطہارۃ الحقیقیۃ]

⑥ شراب کی تمام قسمیں نجاست غلیظہ ہیں۔ [بدائع الصنائع: ۶۶/۱، فصل فی الطہارۃ الحقیقیۃ]

⑦ مرغی اور بطخ کی بیٹ نجاست غلیظہ ہیں۔ [بدائع الصنائع: ۶۲/۱، فصل فی الطہارۃ الحقیقیۃ]

⑧ جس پانی سے نجاست غلیظہ دھوئی گئی وہ پانی بھی ناپاک ہے، نجاست غلیظہ ہے۔

[بدائع الصنائع: ۶۶/۱، فصل فی الطہارۃ الحقیقیۃ]

نجاست خفیفہ: وہ نجاست جس کا حکم ہلکا ہے۔ وہ یہ ہیں:

① حلال جانور (گائے، بکری وغیرہ) کا پیشاب۔

[بدائع الصنائع: ۸۱/۱، فصل فی بیان المقدار الذی یصیر بہ المحل نجسا]

② حرام پرندے (کوّا، چیل، گدھ وغیرہ) کی بیٹ۔ [شامی: ۲۸۳/۲، باب الانجاس]

سوالات

① کونسی چیزیں نجاست غلیظہ ہیں؟ ② کونسی چیزیں نجاست خفیفہ ہیں؟

③ مرغی اور بطخ کی بیٹ کونسی نجاست ہے؟

۶ چھٹے مہینے میں ۱۵ دن پڑھائیں

② نجاست غلیظہ کا حکم

نجاست غلیظہ کپڑے یا بدن پر لگ جائے، تو اس کی دو صورتیں ہیں: ① اگر وہ پتلی ہے جیسے پیشاب تو ہتھیلی کے گہراؤ کی چوڑائی کے برابر معاف ہے، اور ہتھیلی کی وسعت معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ چلو میں پانی بھر کر ہتھیلی کو پھیلا دیا جائے، جتنی جگہ میں پانی ٹھہرا رہے اتنی وسعت مراد ہے۔ یہ تقریباً ایک درہم اور ہندوستانی روپے کے ایک بڑے سکے کے برابر ہے۔

۱ء۱۷/ انچ

اس کو دھوئے بغیر نماز پڑھ لے، تو نماز ہو جائے گی، لیکن نہ دھونا اور اسی طرح نماز پڑھتے رہنا مکروہ ہے۔ اور اگر درہم سے زیادہ ہو، تو معاف نہیں ہے، اس کو دھوئے بغیر نماز نہ ہوگی۔ ② اگر نجاست غلیظہ گاڑھی ہے جیسے گوبر تو

وزن میں ۴۷ء۴،۳۲ گرام معاف ہے، دھوئے بغیر نماز درست ہو جائے گی اور اگر اس سے زیادہ لگ جائے، تو بغیر دھوئے نماز درست نہیں ہوگی۔ [شامی: ۲/۲۶۷-۲۷۲، باب الانجاس]

نجاست خفیفہ کا حکم

نجاست خفیفہ کپڑے یا بدن پر لگ جائے، تو جس حصے میں لگی ہے، اس کے چوتھائی سے کم ہو، تو معاف ہے، اور اگر پورا چوتھائی یا اس سے زیادہ ہو، تو معاف نہیں ہے۔ جیسے اگر آستین میں لگی ہے، تو آستین کی چوتھائی سے کم ہو، اسی طرح اگر نجاست خفیفہ ہاتھ پر لگی ہے، تو ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہو، تو معاف ہے۔ [شامی: ۲/۲۸۷، باب الانجاس]

تنبیہ: نجاست غلیظہ یا خفیفہ ذرا سی بھی پانی میں گر جائے تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔
[شامی: ۲/۴۹۶، باب الانجاس]

سوالات

① نجاست غلیظہ کتنی معاف ہے؟ ② نجاست خفیفہ کتنی معاف ہے؟

٦ چھٹے مہینے میں ٥ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

③ نجاست کے متفرق مسائل

① مرغی اور بطخ کے علاوہ تمام حلال پرندے (کبوتر، چڑیا وغیرہ) کی بیٹ پاک ہے۔
[بدائع الصنائع: ۱/۶۲، فصل فی الطہارۃ الحقیقیۃ]

② تمام حلال جانور اور حلال پرندے اور تمام انسانوں کا لعاب اور ان کا جھوٹا پاک ہے، چاہے وہ انسان کافر ہو یا مسلمان، پاک ہو یا ناپاک۔
[بدائع الصنائع: ۱/۶۲، فصل فی الطہارۃ الحقیقیۃ]

③ جس مردار میں بہتا ہوا خون نہ ہو وہ ناپاک نہیں ہے، جیسے مچھر، کھٹمل، مکھی، کیڑے وغیرہ، اسی طرح ان کا خون اور مچھلی کا خون بھی ناپاک نہیں ہے۔
[بدائع الصنائع: ۱/۶۲، فصل فی الطہارۃ الحقیقیۃ]

مسائل

④ مردار کے جن اجزاء میں خون نہیں پایا جاتا وہ پاک ہیں جیسے ہڈی، سینگ، دانت، بال وغیرہ۔ [بدائع الصنائع: ۱/۶۳، فصل فی الطہارۃ الحقیقیۃ]

⑤ حالت جنابت اور حالت حیض میں نکلنے والا پسینہ بھی پاک ہے۔ اگر پسینہ کپڑے یا بستر میں لگ جائے تو یہ ناپاک نہ ہوں گے۔ [الفتاوی الھندیۃ: ۱/۲۴، کتاب الطہارۃ]

سوالات

① کبوتر کی بیٹ پاک ہے یا ناپاک؟ ② کافر کا جھوٹا کیسا ہے؟

③ حالت جنابت میں نکلنے والے پسینے کا کیا حکم ہے؟

۷ ساتویں مہینے میں ۵ دن پڑھائیں

سبق ۲

ناپاک چیز کو پاک کرنے کے طریقے

نجاست حقیقیہ کی دو صورتیں ہیں: ایک صورت یہ ہے کہ نجاست سوکھنے کے بعد بھی دکھائی دے، اسے ''نجاست مرئیہ'' کہتے ہیں۔ جیسے: گوبر، خون وغیرہ۔

دوسری صورت یہ ہے کہ نجاست سوکھنے کے بعد دکھائی نہ دے، اسے ''نجاست غیر مرئیہ'' کہتے ہیں۔ جیسے پیشاب، پیپ وغیرہ۔ ان دونوں صورتوں کے اعتبار سے پاکی کے طریقے میں فرق ہوگا۔ [شامی: ۳/۱۱، باب الانجاس]

① بدن، کپڑے، برتن، قالین وغیرہ کسی بھی چیز پر نجاست مرئیہ لگ جائے، تو اسے اس طرح دھونا ضروری ہے کہ نجاست کا اثر ختم ہوجائے، چاہے ایک مرتبہ دھونا پڑے یا اس سے زائد مرتبہ، جب نجاست زائل ہوجائے وہ چیز پاک ہوجائے گی۔

[شامی: ۳/۸، باب الانجاس]

(۲) کپڑے، چادر وغیرہ ایسی چیزیں جو نچوڑی جاسکیں ان پر نجاست غیر مرئیہ لگ جائے، تو انھیں تین مرتبہ دھونا اور ہر مرتبہ اچھی طرح نچوڑنا ضروری ہے، ورنہ یہ چیزیں پاک نہ ہوں گی۔ [شامی: ۱۹/۳، باب الانجاس]

(۳) دری، قالین، گدا وغیرہ ایسی چیزیں جو نچوڑی نہ جاسکیں، ان پر نجاست غیر مرئیہ لگ جائے تو انھیں تین مرتبہ دھویا جائے اور ہر مرتبہ اتنی دیر چھوڑ دیا جائے کہ پانی کے قطرات ٹپکنا بند ہو جائیں، تین مرتبہ ایسا کرنے سے یہ چیزیں پاک ہو جائیں گی۔ (پانی سکھانے کے لیے وائپر اور صفائی مشین سے مدد لی جاسکتی ہے)۔
[شامی: ۱۹/۳، باب الانجاس]

(۴) ناپاک کپڑے، چادر، قالین وغیرہ کو پاک کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ انھیں زمین پر رکھا جائے اور رگڑ کر دھویا جائے اور دھوتے وقت ان پر اتنا پانی بہایا جائے جتنا تین مرتبہ دھونے میں استعمال ہوتا ہے، یا جاری پانی یا نل کے نیچے خوب دھویا جائے۔ اس صورت میں کپڑے وغیرہ کو نچوڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ [شامی: ۱۹/۳، باب الانجاس]

(۵) شیشہ، اسٹیل، پلاسٹک، چینی کے برتن اور ان جیسی چیزیں جو پانی کو جذب نہیں کرتیں، انھیں دھو کر بھی پاک کیا جاسکتا ہے اور نجاست پونچھ کر بھی پاک کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اگر یہ چیزیں کھردری ہوں یا ان پر ابھرے ہوئے نقوش ہوں تو یہ چیزیں صرف نجاست کے پونچھ لینے سے پاک نہ ہوں گی، بلکہ انھیں دھونا ضروری ہوگا۔
[شامی: ۴۴۵/۲، باب الانجاس]

(۶) زمین پر پیشاب، شراب وغیرہ گر جائے تو زمین محض سوکھنے اور نجاست کا اثر ختم ہونے سے پاک ہو جائے گی۔ اسی طرح اینٹ، پتھر اور ٹائلس وغیرہ جو عمارت یا زمین میں لگے ہوئے ہوں وہ بھی سوکھنے اور نجاست کا اثر جاتے رہنے سے پاک ہو جائیں گے۔
[شامی: ۴۴۵/۲، باب الانجاس]

مسئلہ: موجودہ دور میں رائج دھلائی (واشنگ) مشینوں میں کپڑے دھونا درست ہے۔ مشین

مسائل

میں کپڑے ڈالنے کے بعد تین مرتبہ پانی بہائیں اور مشین کے سکھانے والے حصے (Spindry) کے ذریعہ تین مرتبہ نچوڑیں، کپڑے پاک ہوجائیں گے یا کپڑوں کی دھلائی کے بعد اوپر سے پانی کھولدیں اور نیچے سے پانی چھوڑدیں جب تین گنا پانی بہ جائے تو کپڑے پاک ہوجائیں گے۔ مشین سے نکال کر الگ سے پاک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

[شامی:۳/۱۹، باب الانجاس، کتاب المسائل:۱/۱۰۷]

تنبیہ: پاک کپڑے ناپاک کپڑوں میں بھگانے سے ناپاک ہوجاتے ہیں، اس لیے بہتر یہ ہے کہ ناپاک کپڑوں کو علاحدہ بھگایا جائے اور علاحدہ دھویا جائے۔

مسئلہ: چٹائی چادر وغیرہ کے ایک حصے پر نجاست لگی ہوئی ہو، تو اس کے دوسرے حصے پر جہاں نجاست نہ ہو نماز پڑھنا درست ہے۔ [البحر الرائق:۱/۲۸۲، باب شروط الصلاۃ]

مسئلہ: اگر کسی نے مرغی ذبح کر کے اس کی غلاظت نکالے بغیر کھولتے ہوئے گرم پانی میں اتنی دیر رکھا کہ پانی کی گرمی کا اثر اندرونی حصہ تک پہنچ گیا، تو مرغی کا گوشت ناپاک ہوجائے گا، اس لیے کہ پیٹ کی نجاست کا اثر گوشت میں سرایت کرجاتا ہے۔ البتہ اگر گرم پانی میں ڈال کر فوراً نکال لیا اور پانی کی حرارت کا اثر صرف چمڑی تک رہا تو مرغی کا گوشت ناپاک نہ ہوگا۔ لیکن عام طور پر اس کا تعیین کرنا مشکل ہوتا ہے، اس لیے بہتر یہ ہے کہ مرغی کو اس کے پَر نکالنے کے لیے گرم پانی میں نہ ڈالیں بلکہ کھال کے ساتھ پَر نکال دیں، یا غلاظت نکال کر اور خون دھوکر گرم پانی میں ڈالیں۔ [البحر الرائق:۱/۲۵۲، باب الانجاس]

سوالات

① کپڑے پر نجاست مرئیہ لگ جائے تو اسے کیسے دھوئیں؟

② دری اور قالین کو پاک کرنے کا طریقہ بتائیے۔

③ کیا شیشہ اور اسٹیل کے برتن پونچھنے سے پاک ہوجائیں گے؟

④ ناپاک زمین کب پاک ہوگی؟

⑤ مرغی کو اس کے پَر نکالنے کے لیے گرم پانی میں ڈالنا کیسا ہے؟

۷	۸	مہینے میں	۲۰	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

مسائل

سبق ۳

مقتدی کے احکام

مقتدی تین طرح کے ہوتے ہیں : ① مُدرِک۔ ② لاحق۔ ③ مسبوق۔

① مُدرِک : وہ مقتدی جو پہلی رکعت سے آخری رکعت تک امام کے ساتھ نماز میں شریک رہے۔ (اس کی کوئی رکعت نہ چھوٹے۔) [شامی : ۳۴۴/۲، باب الامامۃ]

② لاحق : وہ مقتدی جس کی کوئی رکعت جماعت میں شامل ہونے کے بعد چھوٹ جائے۔ مثلاً کسی شخص نے جماعت میں شامل ہوکر امام کے ساتھ عشا کی دو رکعت ادا کی، پھر قعدۂ اولیٰ میں بیٹھے بیٹھے نیند لگ گئی اور اتنی دیر سویا رہا کہ امام نے ایک یا دو رکعتیں پڑھ لیں۔
[شامی : ۳۴۴/۲، باب الامامۃ]

لاحق کا حکم : لاحق کی جو رکعت کسی عذر مثلاً سو جانے کی وجہ سے چھوٹ گئی، جس وقت آنکھ کھلے پہلے اپنی چھوٹی ہوئی رکعت بغیر قرات کے اس طرح ادا کرے جس طرح امام کے پیچھے ادا کی جاتی ہے۔ چھوٹی ہوئی رکعت ادا کرنے کے بعد امام نے سلام نہ پھیرا ہو تو اس کے ساتھ شامل ہوکر نماز مکمل کرلے اور اگر امام سلام پھیر چکا ہو تو اپنی بقیہ نماز بغیر قرات کے تنہا ادا کرلے۔ [شامی: ۳۴۴/۲، باب الامامۃ]

③ مسبوق : وہ مقتدی جو شروع کی ایک یا اس سے زائد رکعتوں کے بعد جماعت میں امام کے ساتھ شریک ہو۔ [شامی: ۳۵۰/۲، باب الامامۃ]

مسبوق کا حکم : مسبوق امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں اس طرح ادا کرے گویا اس نے ابھی تنہا نماز شروع کی۔ لہٰذا وہ منفرد کی طرح ثنا، تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور سورہ پڑھے، لیکن قعدہ ان رکعتوں کے حساب سے کرے جو امام کے ساتھ پڑھ چکا ہے۔
[شامی: ۳۵۰/۲، باب الامامۃ]

مسائل

مسبوق کو عام طور پر چار شکلیں پیش آتی ہیں:

① ایک رکعت چھوٹ جائے تو مسبوق امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہوکر ثنا، تعوذ، تسمیہ، فاتحہ اور سورۃ پڑھے، پھر رکوع سجدہ کر کے قعدہ کرے اور اس میں تشہد، درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔ [شامی: ۴/ ۳۵۰، باب الامامۃ]

② ظہر، عصر، عشا یا فجر کی دو رکعتیں چھوٹ جائے تو یہ دو رکعتیں اس طرح ادا کرے جس طرح صرف دو رکعت تنہا ادا کی جاتی ہے۔ لہٰذا پہلی رکعت میں ثنا، تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھے اور رکوع سجدہ کر کے کھڑا ہو جائے، پھر دوسری رکعت میں تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھے اور رکوع، سجدہ کر کے قعدہ اخیرہ کرے اور سلام پھیر دے۔

[البحر الرائق: ۱/ ۴۰۲، باب الحدث فی الصلاۃ]

③ ظہر، عصر یا عشا کی تین رکعتیں چھوٹ جائے تو انھیں اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں ثنا، تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھے، پھر رکوع سجدہ کر کے قعدے میں بیٹھ جائے اور تشہد پڑھ کر دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے، سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورۃ ملا کر رکعت مکمل کرے، پھر تیسری رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھے اور رکعت مکمل کر کے قعدۂ اخیرہ کرے اور سلام سے نماز مکمل کرے۔

[البحر الرائق: ۱/ ۴۰۲، باب الحدث فی الصلاۃ]

④ مغرب کی دو رکعتیں چھوٹ جائے تو دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورۃ ملائے، بہتر یہ ہے کہ ان کے درمیان قعدہ کرے، لیکن اگر قعدہ نہ بھی کیا تو نماز درست ہو جائے گی۔ [البحر الرائق: ۱/ ۴۰۲، باب الحدث فی الصلاۃ]

سوالات

① لاحق کا حکم بتائیے۔ ② مسبوق کسے کہتے ہیں؟

③ مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں کس طرح ادا کرے گا؟

۸ آٹھویں مہینے میں ۱۵ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

مسائل

سبق ۴ **متفرق مسائل**

① مقتدی امام سے پہلے کوئی رکن ادا نہ کرے، بلکہ امام کے ساتھ ساتھ ادا کرے یا فوراً بعد ادا کرے، تسبیحات اور مسنون دعاؤں کے مکمل ہونے سے پہلے امام رکن سے اٹھ جائے تو مقتدی بھی اٹھ جائے، اور اگر تشہد مکمل ہونے سے پہلے امام اٹھ جائے تو مقتدی تشہد مکمل کر کے اٹھے۔ [شامی: ۴۶۶/۲، واجبات الصلاۃ]

② مقتدی کی نماز امام کی نماز کے تابع ہے۔ امام کی نماز کسی وجہ سے فاسد ہو جائے تو مقتدی کی بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔ [محیط برہانی: ۹۶/۲، الفصل بین الاذان والاقامۃ]

③ اگر امام کے پیچھے مقتدی سے واجب چھوٹ جائے تو نماز کا اعادہ لازم نہیں، البتہ نماز مکروہ ہوگی۔ [شامی: ۴۶۸/۲، واجبات الصلاۃ]

④ اگر امام کے پیچھے مقتدی نے مفسداتِ نماز میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا تو مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ [شامی: ۴۶۸/۲، واجبات الصلاۃ]

⑤ اگر امام کے پیچھے مقتدی سے کوئی رکن چھوٹ جائے تو نماز ہی میں فوراً ادا کر لے اور اگلے رکن میں امام کے ساتھ شریک ہو جائے۔ مثلاً امام وتر کی تیسری رکعت میں قنوت بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا، مقتدیوں میں سے بعض کو پتہ نہ چل سکا وہ قنوت پڑھنے لگے، جب امام نے تسمیع کہی تو انھیں علم ہوا، اب انھیں رکوع کر کے امام کے ساتھ سجدے میں شامل ہو جانا چاہیے۔ لیکن اگر رکوع کیے بغیر سجدے میں چلے گئے تو رکن چھوٹ جانے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ [شامی: ۴۶۸/۲، واجبات الصلاۃ]

⑥ اگر کوئی شخص جماعت کھڑی ہونے کے بعد مسجد پہنچے تو وہ رکعت چھوٹ جانے کے اندیشہ سے ہرگز نہ دوڑے، اطمینان سے چلے اور جس رکن میں امام کو پائے اسی میں شامل ہو جائے، سجدے میں پہنچے تو سجدے میں شامل ہو جائے، قیام کا انتظار نہ

مسائل

کرے۔ اگر کوئی شخص اس وقت پہنچا جب امام رکوع میں تھا، تو کھڑے ہو کر اطمینان سے تکبیر تحریمہ کہے، پھر رکوع میں امام کے ساتھ شامل ہو جائے، جلد بازی نہ کرے اس، لیے کہ اگر اس نے جلد بازی میں جھکتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہی تو نماز ہی صحیح نہ ہو گی۔

[شامی: ۲۹۵/۲، فصل فی تالیف الصلاۃ]

⑦ مسبوق امام کے آخری قعدے میں ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے تشہد پڑھے اور تشہد مکمل ہو جانے کے بعد خاموش رہے، درود شریف اور دعائے ماثورہ نہ پڑھے۔

[شامی: ۸۳/۲، ۹۰، فصل فی تالیف الصلاۃ]

⑧ اگر مسبوق نے بھول کر امام کے بالکل ساتھ ساتھ ایک سلام پھیرا تو مسبوق کے ذمے سجدۂ سہو نہیں ہے اور اگر امام کے بعد سلام پھیرا (جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے) تو اس پر اپنی نماز کے اخیر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہو جائے گا، خواہ ایک طرف سلام پھیرا ہو یا دونوں طرف پھیر دیا ہو۔ [شامی: ۳۵۸/۲، باب الامامۃ]

⑨ امام سجدۂ سہو کرے تو مسبوق بھی امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے لیکن سجدۂ سہو کے سلام میں امام کی اتباع نہ کرے۔ اگر مسبوق نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا جب کہ اسے اپنا مسبوق ہونا یاد تھا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ [شامی: ۳۶۲/۵، باب سجود السہو]

⑩ مسبوق سے اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کے ادا کرنے میں سہو ہو جائے تو اخیر میں سجدۂ سہو کر لے۔ [شامی: ۳۵۲/۲، باب الامامۃ]

سوالات

① امام کے پیچھے کوئی رکن چھوٹ جائے تو مقتدی کیا کرے؟

② کیا مسبوق امام کے آخری قعدے میں درود شریف پڑھے گا؟

③ مسبوق نے سجدۂ سہو کے سلام میں امام کی اتباع کی تو کیا حکم ہوگا؟

۹ نویں مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں

مسائل

سبق ۵ روزے کے مفسدات

وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

(۱) کسی نے زبردستی روزے دار کے منہ میں کوئی چیز ڈال دی اور وہ حلق سے نیچے اتر گئی۔
[شامی: ۷، ۴۱۵، باب مایفسد الصوم]

(۲) روزہ یاد تھا اور کلی کرتے وقت بلا قصد و ارادہ حلق میں پانی چلا گیا۔
[شامی: ۷، ۴۱۵، باب مایفسد الصوم]

(۳) قے آئی تو اسے جان بوجھ کر نگل لیا۔ [شامی: ۷/۴۶۱، باب مایفسد الصوم]

(۴) منہ بھر کے جان بوجھ کر قے کر دی۔ [شامی: ۷/۴۶۱، باب مایفسد الصوم]

(۵) کنکر، کاغذ، ربر گٹھلی یا اس جیسی چیز نگل لینا۔ [شامی: ۷/۴۲۴، باب مایفسد الصوم]

(۶) دانتوں میں چنے کے برابر پھنسی ہوئی چیز کو نگل لینا۔ [شامی: ۷/۴۶۶، باب مایفسد الصوم]

(۷) دانتوں میں چنے سے کم کوئی چیز پھنسی ہوئی تھی، اسے منہ سے نکالا، پھر کھالیا۔
[شامی: ۷/۴۶۶، باب مایفسد الصوم]

(۸) کان، ناک میں تیل یا دوا ڈالنا۔ [شامی: ۷/۴۲۱، باب مایفسد الصوم]

(۹) ناک کے ذریعے کسی چیز کو اس طرح اندر لینا کہ وہ چیز دماغ یا پیٹ تک پہنچ جائے، جیسے چھینکنی یا نسوار وغیرہ کو ناک سے چڑھانا۔ [شامی: ۷/۴۲۱، باب مایفسد الصوم]

(۱۰) دوا کو بھاپ کی شکل میں منہ یا ناک سے کھینچنا، خواہ مشین کے ذریعے ہو، جیسے انہیلر یا گیس پمپ کا استعمال کرنا یا بھپارا لینا۔ [شامی: ۷/۴۲۱، باب مایفسد الصوم]

(۱۱) پیشاب یا پاخانے کے راستے سے دوا ڈالنا۔ [شامی: ۷/۴۲۱، باب مایفسد الصوم]

(۱۲) صبح صادق کے بعد یہ خیال کر کے کہ ابھی وقت باقی ہے، سحری کھالی، پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی، تو روزہ نہیں ہوگا۔ [شامی: ۷/۴۳۹، باب مایفسد الصوم]

مسائل

⑬ ابر یا غبار کی وجہ سے سورج کا غروب ہونا معلوم نہ ہو سکا اور یہ خیال کر کے کہ سورج غروب ہو چکا ہے افطار کر لیا، پھر معلوم ہوا کہ ابھی دن باقی ہے تو روزہ نہیں ہوگا۔

[شامی: ۷/۴۳۹، باب مایفسد الصوم]

سوالات

① کیا جان بوجھ کر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

② کیا ربر کھانے سے روزہ ٹوٹے گا؟

③ کیا انہیلر یا گیس پمپ استعمال کرنے سے روزہ ٹوٹے گا؟

④ روزے کی حالت میں کان میں دوا ڈالنا کیسا ہے؟

⑤ روزے کی حالت میں دانت میں پھنسی ہوئی چیز کھانے کا حکم بتایئے۔

۹ نویں مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۶ کفارہ کب واجب ہوتا ہے؟

قضا کے ساتھ کفارہ تین باتوں کے پائے جانے سے واجب ہوتا ہے:

① رمضان کا مہینہ ہو۔ ② روزہ رکھنے کے بعد بغیر عذر کے روزہ توڑ دے۔ ③ روزہ یاد ہوتے ہوئے ہمبستری کر لی یا ایسی چیز کھا لی یا پی لی جو عام طور پر لوگ کھاتے پیتے ہیں۔ (اگر ایسی چیز کھا لی جس کو عام طور پر لوگ نہیں کھاتے ہیں، جیسے کنکر، مٹی، کاغذ وغیرہ، تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ مگر کفارہ واجب نہ ہوگا)۔

[شامی: ۷/۴۴۸؛۴۴۹، باب مایفسد الصوم]

مسئلہ: کسی نے بھول کر کوئی چیز کھا لی، پھر یہ سمجھتے ہوئے کہ روزہ ٹوٹ چکا ہے، کھانا پینا شروع کر دیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا، لیکن کفارہ واجب نہیں ہوگا۔

[شامی: ۷/۴۱۸، باب مایفسد الصوم]

روزے کا کفارہ: ① ایک غلام آزاد کرنا۔ ② اگر یہ نہ ہو سکے، تو دو مہینے کے لگاتار روزے رکھنا۔ ③ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا۔ یا ہر

مسائل

مسکین کو صدقۂ فطر کے بقدر غلہ (پونے دو کلو گیہوں) یا اس کی قیمت دینا۔
[شامی: ۷/۷ ۴۵، باب ما یفسد الصوم]

تنبیہ: رمضان شریف میں اگر کسی کا روزہ ٹوٹ جائے، تو شام تک کھانے پینے سے رُکے رہنا واجب ہے، اسی طرح اگر مسافر دن میں اپنے گھر آجائے یا نابالغ لڑکا بالغ ہو جائے یا عذر والی عورت کا عذر ختم ہو جائے، تو ان لوگوں کو بھی شام تک روزے داروں کی طرح کھانے پینے سے رکے رہنا واجب ہے۔ [بدائع الصنائع: ۲/ ۱۰۲، حکم الصوم المؤقت]

سوالات

① کفارہ کب واجب ہوتا ہے؟ ② کیا کاغذ کھانے سے کفارہ واجب ہوگا؟
③ روزے کا کفارہ کیا ہے؟

| ۱۰ | دسویں مہینے میں | ۵ | دن پڑھائیں |

سبق ۷ وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

① بھولے سے کچھ کھا پی لینا۔ [شامی: ۷/ ۳۹۰، باب ما یفسد الصوم]
② بھولے سے ہمبستری کر لینا۔ [شامی: ۷/ ۳۹۰، باب ما یفسد الصوم]
③ نیند میں احتلام کا ہونا۔ [شامی: ۷/ ۳۹۶، باب ما یفسد الصوم]
④ سر یا بدن پر تیل یا کوئی مرہم وغیرہ لگانا۔ [شامی: ۷/ ۳۹۵، باب ما یفسد الصوم]
⑤ سرمہ لگانا، اگرچہ اس کا اثر حلق میں محسوس ہو۔ [شامی: ۷/ ۳۹۵، باب ما یفسد الصوم]
⑥ خوشبو لگانا یا سونگھنا۔ [شامی: ۷/ ۴۲۷، باب ما یفسد الصوم]
⑦ مسواک کرنا۔ [شامی: ۷/ ۴۸۱، باب ما یفسد الصوم]
⑧ اپنا تھوک یا بلغم نگل لینا۔ [شامی: ۷/ ۴۱۳، باب ما یفسد الصوم]
⑨ چنے سے کم کوئی چیز دانت میں پھنسی ہوئی تھی، اسے منہ سے نکالے بغیر نگل لینا۔
[شامی: ۷/ ۳۹۸، باب ما یفسد الصوم]

(۱۰) مکھی، دھواں، غبار یا آٹا اڑ کر حلق میں بغیر ارادے کے چلا جانا۔
[شامی: ۷/۳۹۴، باب مایفسد الصوم]

(۱۱) خود بخود قے ہونا، خواہ منہ بھر کر ہو۔ [شامی: ۷/۴۱۶، باب مایفسد الصوم]

(۱۲) قے کا خود بخود حلق میں لوٹ جانا۔ [شامی: ۷/۴۱۶، باب مایفسد الصوم]

(۱۳) بدن سے خون نکلوانا۔ [شامی: ۷/۳۹۷، باب مایفسد الصوم، احسن الفتاوی: ۴/۴۲۵]

(۱۴) گلوکوز چڑھانا۔ [فتح القدیر: ۲/۳۳۰، باب مایوجب القضاء، کتاب الفتاوی: ۳/۳۹۱]

(۱۵) انجکشن لینا۔ [شامی: ۷/۳۹۵، باب مایفسد الصوم، احسن الفتاوی: ۴/۴۲۲]

سوالات

(۱) روزے میں بدن پر مرہم لگانا کیسا ہے؟

(۲) آٹا اڑ کر حلق میں چلا جائے تو کیا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

(۳) کیا قے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ (۴) روزے کی حالت میں گلوکوز چڑھانا کیسا ہے؟

۱۰ دسویں مہینے میں ۲ دن پڑھائیں

سبق ۸ کن صورتوں میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے

(۱) **مرض :** مریض کو اپنی جان کی ہلاکت یا کسی عضو کے بے کار ہو جانے یا کسی اور نئے مرض کے پیدا ہو جانے یا مرض کے بڑھ جانے یا دیر سے صحت یاب ہونے کا خوف ہو۔
[شامی: ۷/۴۸۸، فصل فی العوارض المبیحۃ]

(۲) **سفر :** شرعی مسافر کے لیے حالت سفر میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے، لیکن روزہ رکھ کر سفر کی وجہ سے توڑنا جائز نہیں ہے۔ شرعی سفر کی مقدار ۷۸ رکلومیٹر ہے۔
[شامی: ۷/۴۸۸، فصل فی العوارض المبیحۃ]

(۳) **حمل :** حاملہ عورت کو اپنی یا اپنے بچے کی جان پر نقصان یا ہلاکت کا خوف ہو۔
[شامی: ۷/۴۸۸، فصل فی العوارض المبیحۃ]

④ **رضاعت** : دودھ پلانے والی عورت کو اپنے اوپر یا اپنے بچے پر نقصان یا ہلاکت کا خوف ہو۔ [شامی: ۴۸۸/۷، فصل فی العوارض المبیحۃ]

⑤ **بھوک پیاس** : ایسی سخت بھوک یا پیاس کا لگنا جس سے ہلاکت کا خوف ہو۔ [شامی: ۴۸۸/۷، فصل فی العوارض المبیحۃ]

⑥ **بڑھاپا اور ضعف** : ایسا بوڑھا جو بڑھاپے اور ضعف (کمزوری) کی وجہ سے روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو۔ [شامی: ۴۸۹/۷، فصل فی العوارض المبیحۃ]

اعذار دو قسم کے ہیں : ① دائمی ② عارضی۔

دائمی : وہ عذر جو موت تک باقی رہے، جیسے شیخ فانی (بہت زیادہ بوڑھا) اور ایسا مریض جس کے صحت یاب ہونے کی امید نہ ہو۔ ان دونوں پر اپنی زندگی میں روزہ رکھنے کے عوض میں فدیہ دینا واجب ہے۔ اور اگر زندگی میں فدیہ ادا نہیں کیا، تو موت کے وقت وصیت کرنا واجب ہے۔ [شامی: ۶/۸، ۷، فصل فی العوارض المبیحۃ]

عارضی : وہ اعذار جو ختم ہو جایا کرتے ہیں، جیسے مرض، سفر، حمل وغیرہ، ایسے عذر کے ختم ہونے کے بعد ان روزوں کی قضا واجب ہے، فدیہ دینا کافی نہ ہوگا اور اگر وقت ملنے کے باوجود روزے قضا نہیں کیے یہاں تک کہ موت کا وقت آ پہنچا، تو اب فدیے کی وصیت کرنا واجب ہے۔ اگر ایسے عذر کے ختم ہونے سے پہلے موت آ گئی تو فدیہ کی وصیت واجب نہیں ہوگی۔ [شامی: ۴۹۷/۷، فصل فی العوارض المبیحۃ]

فدیہ : ایک روزے کا فدیہ یہ ہے کہ صدقۂ فطر کے بقدر غلہ (پونے دو کلو گیہوں) یا اس کی قیمت فقیر کو دے دے۔ [شامی: ۶/۸، فصل فی العوارض المبیحۃ]

سوالات

① کن صورتوں میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے؟ ② فدیہ کب واجب ہوتا ہے؟

③ روزے کا فدیہ کیا ہے؟

۱۰ دسویں مہینے میں ۹ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

تعریف

نماز ایک خاص انداز میں اللہ کے سامنے اپنی بندگی کا اظہار کرنے کو ''نماز'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو نماز کے وقت سو جائے یا غفلت کی وجہ سے اسے چھوڑ دے (اس کی تلافی کی کیا صورت ہے)۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب بھی اسے نماز یاد آجائے، وہ نماز پڑھ لے۔

[نسائی: ۶۱۴، عن انس رضی اللہ عنہ]

ہر نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا فرض ہے، بلا عذر وقت کا خیال نہ رکھنا بہت بڑا گناہ ہے، اس لیے اس بارے میں کبھی بھی لاپرواہی نہ کریں، اور اگر کبھی غفلت ہو جائے تو اسے جلد از جلد پڑھنے کی کوشش کریں۔

فرض اور واجب نمازوں کے علاوہ کچھ نمازیں سنن و نوافل بھی ہیں، ان کی ادائیگی کا بھی خوب اہتمام کرنا چاہیے، کیوں کہ یہ نمازیں آخرت میں بہت کام آئیں گی، اللہ تعالیٰ سے قرب اور درجات کی بلندی کا ذریعہ بنیں گی، اور اگر فرائض میں کسی طرح کی کوئی کمی رہ جائے، تو ان ہی نمازوں سے اس کمی کی تلافی کی جائے گی۔

نفل نمازوں میں ''اوابین'' کی نماز بھی ہے، جو مغرب کے بعد پڑھی جاتی ہے، احادیث میں اس نماز کے پڑھنے والوں کو''اوّابین'' کہا گیا ہے، اوّابین کا معنی ہے اللہ تعالیٰ سے لو لگانے والے اور خوب معافی مانگنے والے۔ یہ صفت اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے، ایسے بندوں کی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تعریف فرمائی ہے۔

ہدایت برائے استاذ

نماز کے عنوان کے تحت قضا نماز اور اوابین کی نماز دی گئی ہیں، طلبہ کے دل و دماغ میں نماز قضا کرنے کی قباحت بٹھائیں اور قضا ہو جانے پر اسے جلد پڑھنے کی ترغیب دیں، نیز اس بات کی فکر کریں کہ سارے طلبہ صاحب ترتیب بن جائیں اور اگر بلوغ کے بعد کسی طالب علم کے ذمے بہت سی نمازیں ہوں تو اس سے ساری نمازوں کی تعداد معلوم کر کے چارٹ بھی بنا دیں اور روزانہ اس کا معاینہ کریں کہ ''قضا نماز ادا کر رہا ہے یا نہیں'' اور قضا کرنے پر نشان لگواتے رہیں اور اوابین کی فضیلت بتا کر طلبہ میں شوق پیدا کریں اور وقتاً فوقتاً کارگذاری لیتے رہیں کہ اس کا اہتمام کر رہے ہیں یا نہیں اگر اہتمام میں کمی محسوس ہو تو پیار ومحبت سے اہتمام کی تاکید کریں۔

سبق ۱ قضا نماز

کسی بھی عبادت کو اس کے مقررہ وقت کے ختم ہونے کے بعد ادا کرنے کو ''قضا'' کہتے ہیں جیسے فجر کی نماز سورج طلوع ہونے کے بعد ادا کی جائے تو یہ نماز قضا کہلائے گی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک نماز ایمان والوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔
[سورۂ نساء:۱۰۳]

اس لیے ہر فرض نماز کو اُس کے مقررہ وقت ہی میں ادا کرنا ضروری ہے، بغیر کسی مجبوری کے نماز قضا کرنا گناہِ کبیرہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص دو نمازوں کو بغیر کسی عذر کے ایک وقت میں پڑھے وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر پہنچ گیا۔
[ترمذی:۱۸۸، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جس شخص کی ایک بھی نماز چھوٹ گئی، وہ ایسا ہے جیسا کہ اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو۔ [مسند احمد:۲۳۶۴۲، عن نوفل رضی اللہ عنہ]

لہٰذا جہاں تک ہو سکے نمازوں کو قضا کرنے سے بچنا چاہیے، لیکن پھر بھی اگر کوئی نماز قضا ہو جائے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے، توبہ کرے اور آئندہ نماز کو قضا نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے اور اس نماز کی جلد از جلد قضا کر لے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو کسی نماز کو بھول جائے یا نماز کے وقت سو تا رہ جائے تو اس کی تلافی یہی ہے کہ جب یاد آ جائے نماز پڑھ لے۔
[مسلم:۱۶۰۰، عن انس رضی اللہ عنہ]

فرض اور وتر نمازوں کی قضا کرنا لازم ہے۔ قضا نماز کے لیے کوئی وقت متعین نہیں ہے۔ تین مکروہ اوقات (طلوعِ آفتاب، زوالِ آفتاب اور غروبِ آفتاب) کے علاوہ کسی بھی وقت قضا نماز پڑھ سکتے ہیں۔ [شامی:۵/۳۱۲، باب قضاء الفوائت]

سوالات

① قضا نماز کسے کہتے ہیں؟ ② نماز چھوڑنا کیسا ہے؟

③ وتر کی قضا لازم ہے یا نہیں؟ ④ قضا نماز کس وقت میں پڑھی جا سکتی ہے؟

۶	۷	مہینے میں	۳۰	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

نماز

سبق ۲

قضا نماز پڑھنے کا طریقہ

قضا نماز پڑھنے کا طریقہ وہی ہے جو ادا نماز پڑھنے کا ہے، صرف نیت کا تھوڑا سا فرق ہے کہ جو نماز قضا ہوگئی ہو اس کا وقت اور دن متعین کر کے نیت کرے کہ میں فلاں دن کی فلاں وقت کی نماز پڑھ رہا ہوں، مثلاً اس طرح نیت کرے کہ میں گذشتہ کل کی یا اتوار کے دن کی فجر کی نماز قضا کرتا ہوں۔ نیت کرنے کے بعد جس طرح ادا نماز پڑھی جاتی ہے اسی طرح قضا نماز بھی پڑھے۔ [شامی:۵/۳۴۴، باب قضاء الفوائت]

مسئلہ : اگر کسی کے ذمے بہت سی نمازیں قضا ہوں اور اسے دن یاد نہ ہوں تو اس طرح نیت کرے کہ میرے ذمے جس قدر فجر کی نمازیں باقی ہیں ان میں سے پہلی فجر کی نماز پڑھتا ہوں یا ان میں سے آخری فجر کی نماز پڑھتا ہوں۔ جب بھی قضا نماز پڑھے اسی طرح نیت کرے۔ [شامی:۵/۳۴۴، باب قضاء الفوائت]

مسئلہ : اگر کسی بے نمازی نے توبہ کر لی اور نماز پابندی سے پڑھنے لگا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کی جتنی نمازیں قضا ہوئی ہیں ان کا اندازہ لگا کر لکھ لے اور روزانہ کچھ نہ کچھ قضا نمازیں وقت نکال کر پڑھتا رہے، توبہ کرنے سے گناہ تو معاف ہو جاتے ہیں لیکن اس نے جو نمازیں چھوڑ دی تھیں وہ معاف نہیں ہوں گی، ان کی قضا لازم ہے۔ قضا نمازوں کو ادا کرنے کی آسان صورت یہ ہے کہ ہر فرض نماز سے پہلے یا بعد میں ایک دو وقت کی قضا نماز پڑھ لے۔ [البحر الرائق:۲/۸۶، باب قضاء الفوائت]

مسئلہ : اگر کسی شخص کی بالغ ہونے کے بعد نماز قضا نہ ہوئی ہو یا قضا ہوئی ہو لیکن اس نے بعد میں پڑھ لی ہو، اب اس کے ذمہ ایک بھی نماز نہ ہو، تو اسے شریعت میں ''صاحبِ ترتیب''

نماز

کہتے ہیں۔ایسے شخص کے لیے ضروری ہے کہ جب کبھی کوئی نماز قضا ہو پہلے قضا نماز پڑھے، پھرادا نماز پڑھے۔لیکن جو آدمی صاحب ترتیب نہ ہواس کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ پہلے قضا نماز پڑھے، پھرادا نماز پڑھے۔البتہ بہتر یہی ہے کہ اگلی نماز سے پہلے پہلے قضا پڑھ لے، ٹال مٹول اور سستی نہ کرے۔ [شامی:۲/۵،۳۱۷، ۳۱۸، باب قضاء الفوائت]

سوالات

① قضا نماز پڑھنے کا طریقہ بتائیے۔ ② قضا نماز کی نیت کیسے کریں گے؟

③ کیا توبہ کرنے کے بعد نماز قضا کرنے کی ضرورت نہیں رہتی؟

④ صاحب ترتیب کسے کہتے ہیں؟

۷ | ۸ | ۹ مہینے میں ۵۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۳ اوّابین کی نماز

نفل نمازوں میں ایک ''اوابین کی نماز'' ہے، یہ مغرب کے بعد دو دو رکعت کر کے چھ رکعت پڑھی جاتی ہے۔احادیث میں اس نماز کی بڑی فضیلت آئی ہے:

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ان کے درمیان کوئی فضول بات نہ کرے، تو اس کو بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملے گا۔ [ترمذی:۴۳۵]

② حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک فرشتے ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں جو مغرب اور عشا کے درمیان نماز پڑھتے ہیں اور یہ اوابین کی نماز ہے۔

[کنز العمال:۲۱۸۴۹]

سوالات

① اوابین کی نماز کب پڑھی جاتی ہے۔ ② اوابین کی فضیلت بتائیے۔

۱۰ دسویں مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

نماز

تعریف

سیرت صحابہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی حالاتِ زندگی کو "سیرت صحابہ" کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

قرآن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۚ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ۚ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٢٢﴾ [سورۂ مجادلہ: ۲۲]

ترجمہ: اللہ ان سے راضی ہو گیا ہے، اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے ہیں۔ یہ اللہ کا گروہ ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ کا گروہ ہی فلاح پانے والا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے لیے منتخب اور پسند فرمایا تھا۔ ان ہی کے ذریعے پوری دنیا میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین پھیلا۔ صحابہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک صحبت میں رہ کر مکمل دین سیکھا اور اس پر پھر پورا پورا عمل کیا اور اس کو پھیلانے کے لیے جان، مال کی قربانی دی، بچوں کو یتیم کیا، بیویوں کو بیوہ کیا، وطن اور گھر کو خیر باد کہا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہو گئے اور انھیں اپنی رضا مندی کا پروانہ عطا فرمایا۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صحابہ کی تعریف فرمائی اور ان کے زمانے کو بہترین زمانہ بتایا۔ کیوں کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بہت ہی عمدہ صفات کے حامل اور اعلیٰ اخلاق و کردار کے پیکر تھے اسی لیے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی کے نقشِ قدم پر چلنا چاہے تو اسے چاہیے کہ ان لوگوں کے نقشِ قدم پر چلے جو دنیا سے جا چکے کیوں کہ زندہ آدمی پر فتنہ سے بچنے کا اطمینان نہیں کیا جا سکتا۔ (جو لوگ دنیا سے جا چکے) وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں، وہ اس امت کے سب سے بہترین لوگ ہیں۔ انتہائی نرم دل، ٹھوس اور گہرا علم رکھنے والے، بے انتہا سادہ و بے تکلف، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی صحبت کے لیے اور اپنے دین کو قائم کرنے کے لیے ان کو منتخب و پسند فرمایا تھا، لہٰذا تم ان کے مقام و مرتبہ کو پہچانو اور ان کے نقشِ قدم پر چلو اور ان کے اخلاق و کردار اور سیرت و صفات کو جہاں تک ہو سکے مضبوطی سے تھامے رہو، کیونکہ وہ سیدھے راستے پر گامزن تھے۔

[مشکاۃ المصابیح: ۱۹۳]

صحابہ کا مقام ومرتبہ بہت ہی بلند ہے، وقت کا سب سے بڑا ولی بھی ایک ادنیٰ صحابی کے بھی مقام تک نہیں پہونچ سکتا۔ تمام صحابہ میں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا مقام سب سے اعلیٰ ہے۔ اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ نیز خلفائے راشدین کا شمار ان دس صحابہ میں بھی ہوتا ہے جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا ہی میں جنت کی خوشخبری دے دی تھی، اس کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفائے راشدین کے الگ الگ فضائل ومناقب بھی بیان کیے ہیں۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرح بالکل سادہ زندگی گذاری اور اللہ کی مخلوق کے ساتھ بے پناہ شفقت کا برتاؤ کیا۔ اللہ کی عبادت اور اس کے بندوں کی خدمت کے لیے بے مثال قربانیاں دیں اور اعلیٰ کارنامے انجام دیے اور پوری دنیا میں اسلام کے پیغام کو عام کیا، حق کا بول بالا کیا اور اللہ کی زمین پر توحید کا پرچم بلند کیا۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت خاص طور سے خلفائے راشدین کی سیرت ہماری تاریخ کا روشن باب ہے، ہمیں اسے ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے اور اس کا مذاکرہ کرتے رہنا چاہیے، اس سے ہماری ایمانی قوت بڑھے گی اور اسلامی غیرت میں اضافہ ہوگا۔ جس کی وجہ سے دین وشریعت پر چلنا ہمارے لیے آسان ہوگا اور دین کی حفاظت اور اس کے پیغام کو عام کرنے کے لیے قربانی دینے کا جذبہ پیدا ہوگا۔

ہدایت برائے استاذ

الحمدللہ گذشتہ سال کے نصاب میں طلبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ زندگی کے بارے میں اسباق پڑھ چکے ہیں، اس سال اس سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بقیہ عشرۂ مبشرہ کی زندگی اور ان کے کارنامے قدرے تفصیل کے ساتھ دیے جارہے ہیں۔

طلبہ کو یہ اسباق اچھی طرح ذہن نشین کرادیں تاکہ طلبہ اسباق میں دیئے گئے کارناموں اور صحابہ کے اوصاف کو اپنی زندگی میں پیدا کریں اور دنیا وآخرت کی بھلائیاں حاصل کرسکیں، ساتھ ہی ساتھ اسباق کے نیچے دیئے گئے سوالات کے جوابات بھی اچھی طرح یاد کرادیں۔

سبق ۱ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مکہ کے مشہور خاندان ''قریش'' کے بڑے گھرانے ''بنو اُمیہ'' میں پیدا ہوئے، آپ کا نام ''عثمان'' کنیت ''ابو عبداللہ'' اور لقب ''ذُوالنُّورَین'' تھا، والد کا نام ''عفان'' اور والدہ کا نام ''اَرویٰ'' تھا۔ آپ نے بچپن ہی میں لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا، بڑے ہو کر تجارت شروع کی، اس میں بڑی برکت ہوئی، تھوڑے ہی دنوں میں مکہ کے بڑے مالداروں میں شمار ہونے لگے، مالداروں میں عموماً جو بُرائیاں ہوتی ہیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان سے پاک تھے، انھوں نے نہ کبھی شراب پی اور نہ بتوں کی پوجا کی، وہ بڑے نرم دل اور سخی تھے، غریبوں کے دکھ درد کو اچھی طرح سمجھتے اور اپنے پیسوں سے ان کی مدد کرتے، ان کی سخاوت کی وجہ سے لوگ انھیں ''غنی'' کہتے تھے، وہ صفائی پسند تھے، ہمیشہ صاف ستھرے کپڑے پہنتے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بہت ہی شرمیلے اور باحیا تھے، بے شرمی کی باتوں اور بے حیائی کے کاموں کو بالکل پسند نہ کرتے، اچھے لوگوں سے میل جول رکھتے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ان کی خوب بنتی تھی، ان ہی کے دعوت دینے سے آپ نے اسلام قبول کیا۔

آپ کا اپنی قوم میں بڑا مقام و مرتبہ تھا، لوگ آپ کو عزت و محبت کی نگاہ سے دیکھتے، لیکن اسلام لانے کے بعد آپ کے خاندان والوں نے آپ کو ستانا اور تنگ کرنا شروع کر دیا، آپ کو رسی سے مضبوط باندھ دیا جاتا مگر آپ سب کچھ سہتے اور برداشت کرتے، آپ اسلام لانے والے چوتھے شخص تھے، آپ سے پہلے تین شخص اسلام لا چکے تھے، جب آپ کو اسلام کی دولت ملی اس وقت آپ کی عمر چونتیس سال تھی۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا آپ کے نکاح میں تھیں، جب ان کا انتقال ہو گیا، تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دوسری بیٹی حضرت اِم کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح بھی آپ سے کر دیا، اس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں آپ کے نکاح میں آئیں، اسی لیے آپ کو ''ذوالنورین'' (دو نور والا) کہا جاتا ہے۔

سیرت

سوالات

① حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مکہ کے کس خاندان میں پیدا ہوئے؟

② حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کیسے آدمی تھے؟

③ کس کی دعوت سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا؟

۱	پہلے مہینے میں	۵	دن پڑھائیں

سبق ۲ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سخاوت

حضرت عثمان صلی اللہ علیہ وسلم نہایت سخی تھے، سخاوت کی وجہ سے کافی شہرت حاصل تھی، آپ محتاجوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرتے، اسلام اور مسلمانوں کا مالی تعاون کرتے، آپ کی سخاوت اور دریادلی کا اندازہ آنے والے واقعات سے ہوتا ہے۔

جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو میٹھے پانی کی بہت قلّت تھی، میٹھے پانی کا صرف ایک کنواں تھا جس کا نام ''رُومَہ'' تھا اور وہ بھی ایک یہودی کے قبضے میں تھا، وہ اس کا پانی جس قیمت میں چاہتا تھا بیچتا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اس کنویں کو خرید کر اللہ کی راہ میں وقف کردے اس کو جنت ملے گی''۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اس کنویں کو خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیں، بہت کوشش کے بعد وہ یہودی کنویں کا آدھا حق بیچنے پر راضی ہوا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بارہ ہزار درہم میں آدھا کنواں خریدا اور یہ شرط مقرر ہوئی کہ اس کنویں میں ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی باری ہوگی اور دوسرے دن اس یہودی کی باری ہوگی۔ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی باری ہوتی تھی، تو سارے مسلمان اس قدر پانی بھر کر رکھ لیتے تھے کہ دو دن تک کے لیے کافی ہوتا، یہودی نے جب دیکھا کہ اس کی آمدنی بند ہوگئی، تو وہ کنویں کا بقیہ حق بھی بیچنے کے لیے راضی ہوگیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا، مسلمانوں کو اس کنویں سے خوب فائدہ ہوا۔

ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں سخت قحط پڑا، لوگ بہت

پریشان تھے، ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''آج شام تک اللہ تعالیٰ تمہاری پریشانی دور کر دے گا۔'' اس دن صبح سویرے ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ایک ہزار تجارتی اونٹ گیہوں اور غلوں سے لدے ہوئے آئے، مدینہ منورہ کے تاجر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس خریداری کے لیے پہنچے، آپ نے پوچھا کہ تم لوگ خریداری پر کتنا نفع دو گے؟ تاجروں نے کہا کہ جو مال آپ نے دس روپے میں خریدا ہے، اس کی قیمت ہم بارہ روپے دیں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اس سے بھی زیادہ ملتا ہے۔ تاجروں نے کہا کہ ہم پندرہ روپے دیں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس سے بھی زیادہ مل رہا ہے۔ ایک روپیہ مال کی قیمت دس روپیہ مل رہی ہے، کیا تم اتنا دے سکتے ہو؟ تاجروں نے انکار کر دیا، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے یہ سب غلہ اونٹوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں مدینہ منورہ کے فقرا کو دے دیا۔

سوالات

① کنواں خریدنے کا واقعہ بیان کیجیے۔

② قحط کے زمانے میں فقراء کو غلہ دینے کا واقعہ بیان کیجیے۔

| ۱ | پہلے مہینے میں | ۵ | دن پڑھائیں

سبق ۳ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خلیفہ بننا

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فیروز نامی ایک شخص نے خنجر سے زخمی کر دیا اور آپ کے بچنے کی کوئی امید باقی نہ رہی، تو لوگوں نے آپ سے کہا آپ کسی شخص کو اپنی جگہ خلیفہ بنا دیں، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ۶ لوگوں کا نام ذکر فرمایا ① حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ② حضرت علی رضی اللہ عنہ ③ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ④ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ⑤ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ⑥ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ۔ پھر فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جنتی ہونے کی بشارت دی ہے، لہٰذا یہ لوگ مشورہ کر کے تین دن کے اندر اندر اپنے میں سے کسی ایک کو خلیفہ مقرر کر لیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد یہ ۶؍صحابہ رضی اللہ عنہم ایک گھر میں جمع ہوئے، تاکہ آئندہ کے لیے مسلمانوں کا خلیفہ منتخب کریں۔ ان میں سے ایک بڑے صحابی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خلیفہ کے انتخاب کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ چھ کی تعداد کو کم کر دیا جائے، جس کی صورت یہ ہے کہ ہم میں سے جو شخص جسے زیادہ اہل سمجھتا ہو اس کا نام پیش کر دے، اس تجویز پر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا نام پیش کیا۔ اب تین صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو خلیفہ بنانا تھا، ان میں سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بھی اپنا نام واپس لے لیا، اب صرف دو صحابی رہ گئے (۱) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ، ان دونوں میں سے کسی ایک کو خلیفہ مقرر کرنا تھا، چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان دونوں صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب کرنے کے لیے مدینہ منورہ میں گھوم پھر کر لوگوں سے خوب مشورہ کیا اور یہ رائے مشورہ ۳؍دن تک چلتا رہا، بالآخر انھوں نے تمام مسلمانوں کی رائے سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کر لیا اور محرم کی تیسری تاریخ ۲۴ھ کو مسجدِ نبوی میں لوگوں نے آپ سے بیعت کی، اس طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ بنے۔

سوالات

(۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلافت کے لیے کن چھ لوگوں کا نام بتایا تھا؟

(۲) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کس سنہ ہجری میں خلیفہ منتخب ہوئے؟

(۳) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے خلیفہ منتخب کرنے کے لیے مدینہ منورہ میں گھوم پھر کر کیا کیا؟

| ۱ | پہلے مہینے میں | ۴ | دن پڑھائیں

سبق ۴ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کارنامے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں بہت سے کارنامے انجام دیے، آپ کے زمانے میں بڑے بڑے ملک فتح ہوئے، ''غزنی'' اور ''کابل'' بھی فتح ہوا، پچھم کی طرف

تاریخ

ایک بڑا ملک ''تیونس'' بھی اسلامی حکومت کے تحت آ گیا، وہ علاقے جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فتح ہو چکے تھے ان میں سے بعض علاقے والوں نے پھر سے بغاوت کر دی تھی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دوبارہ انھیں فتح کیا، آپ کے زمانے میں سمندری لڑائیوں کے لیے بحری بیڑہ بھی بنایا گیا، وہ بہت کامیابی کے ساتھ سمندری ڈاکوؤں کا مقابلہ کرتا رہا، اسی بیڑے کے سپاہیوں نے ''قبرص'' کا جزیرہ بھی عیسائیوں سے لیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رعایا کے آرام کے لیے مختلف ملکوں میں کنویں اور پانی کے چشمے بنوائے، جس سے زراعت میں اضافہ ہوا، مسجدِ نبوی میں عبادت گزاروں، اعتکاف کرنے والوں، مسافروں اور مسکینوں کے لیے عام دسترخوان بچھوایا، مدینہ منورہ کی طرف آنے والے مختلف راستوں پر مسافروں کے لیے سرائیں اور چوکیاں بنوائیں، کوفہ بصرہ میں مہمان خانے تعمیر کروائے، جنت البقیع کی توسیع کے لیے ایک باغ خرید کر اس کو قبرستان میں شامل کیا، مسجدِ حرام اور مسجد نبوی کی توسیع کرائی، محکمۂ افتاو قضا کو ترقی دی، فوجی نظام کو ترقی دینے کے لیے کئی شہروں میں فوجی مراکز اور چھاؤنیاں قائم کیں، فوجیوں کی تنخواہوں میں اضافہ کیا، گھوڑوں اور اونٹوں کی پرورش کے لیے کشادہ چراگاہیں بنوائیں۔ ان کے علاوہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اور بھی بہت سارے کارنامے ہیں۔

سوالات

(۱) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کچھ کارنامے بتایئے۔

۱ پہلے مہینے میں ۳ دن پڑھائیں

سبق ۵ مسجدِ نبوی کی توسیع

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجدِ نبوی کچی اینٹوں سے بنی ہوئی تھی، جس کی چھت کھجور کی ٹہنیوں اور ستون کھجور کے تنوں کے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں ضرورت کی وجہ سے مسجدِ نبوی پہلے سے زیادہ بڑی بنوائی، البتہ مسجد جیسی پہلے کچی اینٹ اور کھجور کی ٹہنیوں

سے بنی ہوئی تھی ویسی ہی بنائی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب یہ توسیع بھی ناکافی ثابت ہوئی، تو آپ نے ۲۴ھ میں اس سے بھی بڑی اور مضبوط بنانے کا ارادہ فرمایا لیکن مسجدِ نبوی کے اردگرد لوگوں کے مکانات تھے، انھیں مسجدِ نبوی کے پاس رہنے کا شرف حاصل تھا، اس وجہ سے بھاری معاوضہ دینے پر بھی وہ مکانات دینے کے لیے راضی نہ ہوئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو راضی کرنے کے لیے مختلف تدبیریں کیں، لیکن وہ کسی طرح راضی نہ ہوئے، یہاں تک کہ پانچ سال اس میں گذر گئے بالآخر ۲۹ھ میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کرنے کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن ایک نہایت مؤثر تقریر کی اور نمازیوں کی کثرت اور مسجد کی تنگی کی طرف توجہ دلائی، اس تقریر کا اثر یہ ہوا کہ لوگوں نے خوشی سے اپنے مکانات دیدیے، پھر آپ نے نہایت اہتمام کے ساتھ تعمیر کا کام شروع کیا اور اس کو پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط بنادیا، اس کی دیواریں منقش پتھروں اور چونے سے بنائیں، ستون پتھروں کے بنائے، چھت ساگوان کی لکڑی کی بنائی، بالآخر دس مہینوں کی مدت میں مسجدِ نبوی کی توسیع کا کام پورا ہوا۔

سوالات

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد نبوی کس چیز سے بنی ہوئی تھی؟

(۲) مسجد نبوی کے اردگرد رہنے والے اپنے مکانات دینے کے لیے کب راضی ہوئے؟

(۳) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کن چیزوں سے مسجد نبوی کی تعمیر کروائی؟

دستخط والدین	دستخط معلم	تاریخ	پہلے مہینے میں ۳ دن پڑھائیں ۱

سبق ۶ قرآنِ کریم کی خدمت

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ایک اہم کارنامہ تمام مسلمانوں کو ایک مصحف پر متحد کرنا ہے۔ یہ بات پہلے معلوم ہوچکی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں پورا قرآن کتابی شکل میں جمع ہو چکا تھا، لیکن اس کی اشاعت نہ ہوئی تھی بلکہ وہ حضرت ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ تھا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں ان کے پاس رہا، انھوں نے اپنی وفات سے پہلے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیج دیا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانے میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نسخہ منگوا کر اس کی اشاعت فرمائی، جس کی وجہ یہ ہوئی کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے قرآنِ کریم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف قرأتوں کے مطابق سیکھا تھا، اس لیے ہر صحابی اپنی سیکھی ہوئی قرأت کے مطابق لوگوں کو پڑھاتا، اس طرح قرأتوں کا یہ اختلاف دور دراز ممالک تک پہنچ گیا، جب تک لوگ اس حقیقت سے واقف تھے کہ قرآن کریم سات حرفوں میں نازل ہوا ہے یعنی اس کے بعض الفاظ کو کئی طریقے سے پڑھا جا سکتا ہے، اس وقت تک اس اختلاف سے کوئی خرابی پیدا نہ ہوئی، لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اسلامی سلطنت دور دور تک پھیل گئی اور بہت سے عجمی لوگ مسلمان ہوئے اور ان میں پوری طرح یہ بات مشہور نہ ہو سکی کہ قرآنِ کریم سات حرفوں پر نازل ہوا ہے، تو اس وقت لوگوں میں جھگڑے پیش آنے لگے، بعض لوگ اپنی قرأت کو صحیح اور دوسرے کی قرأت کو غلط سمجھنے لگے، چنانچہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ایک جہاد میں شریک ہوئے جس میں شام، مصر، عراق، وغیرہ، مختلف ملکوں کی فوجیں جمع تھیں، جن میں زیادہ تر نو مسلم اور عجمی تھے، جن کی مادری زبان عربی نہ تھی، تو انھوں نے دیکھا کہ شام والوں کی قرأت عراق والوں سے الگ ہے، اسی طرح بصرہ والوں کی قرأت کوفہ والوں سے مختلف ہے اور ہر ایک اپنی قرأت کو صحیح اور دوسرے کی قرأت کو غلط سمجھتا ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ اختلاف دیکھا، تو مدینہ منورہ آ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سارا واقعہ سنایا اور کہا "امیر المومنین! اگر جلد اس کی اصلاح کی فکر نہ ہوئی، تو مسلمان عیسائیوں اور یہودیوں کی طرح قرآنِ کریم میں شدید اختلاف پیدا کر دیں گے" چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کے مشورے سے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے وہ نسخہ منگایا جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تیار کیا گیا تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چار صحابۂ کرام کی ایک جماعت بنائی جنھوں نے مصحفِ صدیقی سے نقل کر کے سات نسخے تیار کیے جس میں بہت سی چیزوں کا لحاظ رکھا۔

(۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جو نسخہ تیار ہوا تھا، اس میں ہر سورت الگ الگ صحیفے پر لکھی ہوئی تھی، ان حضرات نے تمام سورتوں کو ترتیب کے ساتھ ایک ہی مصحف میں لکھ دیا۔

(۲) قرآنِ کریم کی آیتیں اس طرح لکھیں کہ اس میں تمام مشہور قرأتیں سما جائیں، اس لیے ان پر نقطے اور حرکتیں نہیں لگائیں۔

(۳) قرآنِ کریم کو قریش کی زبان کے مطابق لکھا، اس لیے کہ قریش ہی کی زبان میں قرآن نازل ہوا۔

(۴) دوسرے مصاحف (قرآنی نسخے) جو تمام ممالک اسلامیہ میں لوگ اپنی قرأت کے مطابق پڑھتے تھے، انھیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے معدوم کر دیے۔

پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سات نسخوں کو بڑے بڑے ملکوں میں بھیجا اور لوگوں کو تاکید کی کہ اسی کے مطابق قرآن پڑھا اور لکھا جائے، اس طرح آپ نے تمام مسلمانوں کو ایک مصحف پر متحد کر دیا۔

سوالات

(۱) پورا قرآن کریم کتابی شکل میں کب جمع ہو چکا تھا؟

(۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے نومسلم عجمی افراد میں قرآن پڑھنے کا کیا اختلاف دیکھا؟

(۳) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصحف تیار کرانے میں کن چیزوں کا لحاظ رکھا؟

(۴) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سات نسخوں کو کہاں بھیجا اور لوگوں کو کیا تاکید کی؟

| ۲ | دوسرے مہینے میں | ۱۲ | دن پڑھائیں |

سبق ۷ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بننے کے بعد ۶ رسال تک مسلمان برابر ترقی کرتے رہے اور اسلامی سلطنت کی حدیں بڑھتی رہیں لیکن آپ کی خلافت کے آخری ۶ رسال اچھے نہ

گذرے، منافقوں کے فتنہ پھیلانے کی وجہ سے مسلمان اندرونی وآپسی اختلاف کا شکار ہو گئے، ان تمام فتنوں کو پھیلانے میں عبداللہ بن سبا نامی یہودی نے اہم کردار ادا کیا، اسے اسلام اور مسلمانوں سے بغض وعداوت تھی، اسلامی حکومت اسے ایک آنکھ نہ بھاتی تھی، اس لیے وہ ظاہری طور پر مسلمان بن کر لوگوں میں چل پھر کر لوگوں کے دلوں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے نفرت پیدا کرتا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بنائے جانے پر سب کو ابھارتا۔

اس طریقے سے اس نے مسلمانوں میں پھوٹ ڈال دی اور اس مقصد کے لیے اس نے کوفہ، بصرہ، دمشق اور مصر کا سفر کیا، اسے اپنے مقصد میں سب سے زیادہ کامیابی مصر میں ملی اور ایک بڑی جماعت اس کی ہم خیال بن گئی، اس نے مصر وغیرہ کے علاقوں کے بہت سے اپنے ہم خیالوں کو مدینہ منورہ بھیجا تا کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ناحق قتل کر دے اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے، ان میں اکثر منافقین تھے، انھوں نے سیدھے سادے مسلمانوں کو بھی بہکا کر اپنے ساتھ کر لیا، یہ لوگ اس وقت مدینہ منورہ پہنچے، جب اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم حج کے لیے مکہ مکرمہ گئے ہوئے تھے، انھوں نے مدینہ منورہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کو گھیر لیا اور کھانا پانی اندر جانے سے روک دیا، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ہمیں ان سے لڑنے کی اجازت دیں، مگر آپ نے فرمایا ''میں کسی حالت میں ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان پر ہاتھ اٹھانے کی اجازت نہیں دوں گا، سب لوگوں کو خدا کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ وہ میری وجہ سے آپس میں خون نہ بہائیں اور اپنی تلواروں کو میان میں رکھیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے گھر کی چھت پر چڑھ کر ان باغیوں کو بار بار سمجھانے کی کوشش کی اور ان کے سامنے پر اثر تقریریں کیں مگر ان لوگوں پر کوئی اثر نہ ہوا، آخر کار اٹھارہ ذی الحجہ ۳۵ھ میں جمعہ کے دن قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔ آپ تقریباً ۱۲ رسال مسلمانوں کے خلیفہ رہے۔

سوالات

(۱) عبداللہ بن سبا کون تھا اور اس نے کیا سازش کی؟

(۲) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ بیان کرو؟

(۳) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کتنے سال رہی؟

| ۲ | دوسرے مہینے میں | ۴ | دن پڑھائیں

سبق ۸ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ زندگی

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بچپن ہی سے بہت نیک، سچے اور پاکباز تھے، شروع ہی سے لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا، آپ عرب کے سب سے بڑے تاجر تھے، خدا نے سب کچھ دے رکھا تھا، سیکڑوں نوکر چاکر تھے لیکن ہمیشہ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتے تھے، اپنے خاندان والوں کے ساتھ حسن سلوک کرتے، غریبوں اور محتاجوں کی ہر طرح مدد کرتے، اسلام لانے کے بعد آپ کے خاندان والوں نے آپ کو بہت ستایا، جب ان کا ظلم وستم برداشت سے باہر ہوگیا، تو آپ اپنی بیوی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر ۵ نبوی میں ملک حبش کو ہجرت کر گئے، اس ملک میں چند سال رہ کر مکہ مکرمہ واپس آگئے، کچھ دنوں بعد اپنے اہل وعیال کے ساتھ مدینہ منورہ ہجرت کر گئے۔

جنگِ بدر کے علاوہ آپ تمام غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے، جنگِ بدر کے موقع پر حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بہت بیمار تھیں، ان کی تیمارداری کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ ہی میں رہنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ تم کو جنگِ بدر میں شرکت کا ثواب ملے گا، چنانچہ بدر کے مالِ غنیمت سے ان کو بھی حصہ ملا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شرم وحیا میں تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے بڑھے ہوئے تھے، آپ میں اس درجہ شرم وحیا تھی کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کا لحاظ رکھتے تھے۔

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تشریف

فرماتھے، پنڈلی مبارک کھلی ہوئی تھی، اسی حالت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پنڈلی مبارک پر کپڑا برابر کر دیا، لوگوں نے وجہ پوچھی، تو فرمایا: ''عثمان سے تو فرشتے بھی شرماتے ہیں''۔ اسی کے ساتھ آپ کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کا خوف رہتا، سامنے سے جنازہ گزرتا ہوا دیکھتے، تو کھڑے ہو جاتے اور بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکل آتے، قبروں کے پاس سے گزرتے، تو اس قدر روتے کہ داڑھی تر ہو جاتی، آپ دن کے وقت خلافت کے کام میں مصروف رہتے اور رات کا اکثر حصہ عبادت و ریاضت میں بسر فرماتے، کبھی کبھی رات بھر جاگتے اور ایک ہی رکعت میں پورا قرآنِ کریم ختم کر دیتے تھے، آپ کثرت سے روزے رکھتے، ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کرتے، آپ نہایت ہی نرم دل تھے، سخت بات کا جواب ہمیشہ نرمی سے دیتے، مصیبتوں اور تکلیفوں پر صبر کرتے۔ بے شک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک باکمال، کامیاب اور عظیم خلیفہ تھے۔

سوالات

(۱) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ زندگی بیان کرو؟

(۲) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کتنی ہجرتیں کیں؟

(۳) جنازہ دیکھ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کیا حال ہوتا؟

۲ دوسرے مہینے میں ۴ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ مکہ کے مشہور خاندان ''قریش'' کے ایک بڑے گھرانے ''بنو ہاشم'' میں پیدا ہوئے، آپ کا نام ''علی'' کنیت ''ابوالحسن'' اور لقب ''مُرتضیٰ'' تھا، والد کا نام ابوطالب اور والدہ کا نام فاطمہ تھا، ابوطالب کی مالی حالت اچھی نہ تھی، اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چچا کا بوجھ ہلکا کرنے کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی پرورش میں لے لیا، بچپن ہی سے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بے حد محبت تھی، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نبی ہونے کا اعلان کیا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا نبی مان لیا اور مسلمان ہو گئے، اُس وقت عمر

تقریباً دس سال تھی، بچوں میں سب سے پہلے آپ ہی نے اسلام قبول کیا، آپ شروع ہی سے اسلام کی تبلیغ کرنے میں حضور ﷺ کے ساتھ شریک رہے، جو لوگ حق کی تلاش اور اسلام کی طلب میں مکہ مکرمہ آیا کرتے تھے، آپ خاص طور سے ان کی مدد اور رہنمائی کرتے اور انھیں حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچایا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ حضور ﷺ نے اپنے خاندان والوں کو جمع کر کے اسلام کی دعوت دینے کا ارادہ فرمایا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ ہی سب کو جمع کیا، پھر آپ ﷺ نے اسلام کی دعوت دی اور دریافت فرمایا: ''کون میرا ساتھ دے گا؟'' اس موقع پر کوئی بھی ساتھ دینے کے لیے تیار نہیں ہوا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا ''میں آپ کا ساتھ دوں گا'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس بات پر لوگوں کو بڑا تعجب ہوا۔ سچی بات یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس چھوٹی سی عمر میں جو کچھ کہا عمر بھر اس کو نبھایا اور بڑے بڑے کٹھن موقعوں پر حضور ﷺ کا ساتھ دیا۔

سوالات

(۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پرورش کس نے کی؟
(۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ حق کی تلاش میں مکہ مکرمہ آنے والوں کے ساتھ کیا کرتے تھے؟
(۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کس بات پر لوگوں کو بڑا تعجب ہوا؟

۳ تیسرے مہینے میں ۳ دن پڑھائیں

سبق ۱۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہجرت اور امانتوں کی ادائیگی

حضور ﷺ مکہ بھر میں صادق اور امین کے لقب سے مشہور تھے، لوگ اپنی امانتیں آپ ﷺ کے پاس رکھتے۔ ہجرت کے موقع پر قریشِ مکہ نے آپ ﷺ کو رات کے وقت قتل کر دینے کی سازش کی، آپ ﷺ کو اس سازش کا علم ہو گیا، آپ ﷺ کے پاس مکے کے لوگوں کی امانتیں رکھی ہوئی تھیں، آپ ﷺ کو اپنی جان کے ساتھ ساتھ لوگوں کی

سیرت

امانتوں کی حفاظت کا بھی احساس تھا، اس لیے وہ امانتیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کیں اور اس رات اپنے بستر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سونے کو کہا اور اللہ کے حکم سے مدینہ منورہ ہجرت کر گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاتے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی کہ وہ مکہ والوں کو ان کی امانتیں لوٹا کر مدینہ منورہ آ جائیں، اس رات حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر بے خوف وخطر گہری نیند سو گئے، یہ معمولی کام نہ تھا، آپ کو معلوم تھا کہ کفار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کا منصوبہ بنا چکے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ رات کے اندھیرے میں آئیں اور بغیر دیکھے تلوار کا وار کر کے ختم کر دیں مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ بہادری اور جاں نثاری کے ساتھ بستر پر لیٹ گئے، قریشِ مکہ نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، تو انھیں سخت مایوسی ہوئی، وہ غصے میں واپس لوٹ گئے بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی امانتیں لوٹائیں اور مدینہ منورہ ہجرت کر گئے۔

سوالات

(۱) ہجرت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امانتیں کن کے سپرد کی اور کیا ہدایت دی؟

(۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہجرت کب کی؟

۳ تیسرے مہینے میں ۳ دن پڑھائیں

سبق ۱۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خلیفہ بننا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے تین دن بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ ہمیں اجازت دیجیے کہ ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لیں، آپ نے بہت انکار کیا لیکن جب بڑے بڑے مہاجرین اور انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم نے اصرار کیا، تو آپ نے منظور فرما لیا اور ۲۱ رذی الحجہ ۳۵ھ میں پیر کے دن مسجدِ نبوی میں سب مسلمانوں نے آپ کے ہاتھوں پر بیعت کی اور آپ کو مسلمانوں کا خلیفہ منتخب کر لیا گیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ تقریباً پانچ سال خلیفہ رہے، لیکن فتنوں اور خانہ جنگیوں میں گھرے

رہے، خلافت کے زمانے میں آپ کو ایک دن بھی اطمینان اور سکون سے حکومت کرنے کا موقع نہیں ملا، منافق لوگ اور اسلام کے دشمنوں نے اسلام کو ختم کرنے کی سازشیں تیز کر دیں، مسلمانوں کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکا دیا، نتیجتاً جنگِ جمل اور جنگِ صفین جیسی دو بڑی اور خطرناک جنگیں واقع ہو گئیں اور اس سے مسلمانوں کا بڑا نقصان ہوا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان فتنوں کو ختم کرنے کے لیے بڑی کوششیں کیں اور آپ ایک دن کے لیے بھی کمزور اور مایوس نہیں ہوئے، ان مسائل میں گھرے ہونے کے باوجود آپ نے نہ تو کسی سے دب کر کوئی کام کیا اور نہ عدل و انصاف کے خلاف کوئی بات کی، ایک بار حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت عقیل رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور اپنی ضرورت کے لیے کچھ روپے مانگے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کو جواب دیا کہ بیت المال میں جو کچھ ہے اللہ کا ہے اور وہ اللہ کے مستحق بندوں کے لیے ہے، میں اللہ کی امانت میں خیانت نہیں کر سکتا، میرے پاس اپنا مال کچھ بھی نہیں ہے جس سے دوں، یہ کہہ کر خالی ہاتھ بھائی کو واپس کر دیا۔

سوالات

(۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ کب خلیفہ منتخب ہوئے؟

(۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت کا حال بیان کیجیے؟

(۳) حضرت عقیل رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کیوں آئے اور آپ نے ان کو کیا جواب دیا؟

۳ تیسرے مہینے میں ۴ دن پڑھائیں

سبق ۱۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انصاف

حضرت علی رضی اللہ عنہ نہایت منصف مزاج اور با اخلاق انسان تھے، ان کے اخلاق اور انصاف کی مثالیں تاریخ کی کتابوں میں بھری پڑی ہیں، اپنی خلافت کے زمانے میں ایک مرتبہ آپ بازار تشریف لے گئے، تو ایک یہودی کو دیکھا کہ زِرہ بیچ رہا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس زرہ کو پہچان لیا اور فرمایا کہ یہ تو میری زرہ ہے، چلو میرے اور تمہارے درمیان

مسلمانوں کا قاضی فیصلہ کرے گا، دونوں حضرت ''شُرَیح'' کے پاس پہنچے، قاضی نے گواہ طلب کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور اپنے آزاد کردہ غلام قُنبر کو گواہ میں پیش کیا، ان دونوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں گواہی دی، قاضی شریح نے کہا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی دوسرا گواہ لائیے، اس لیے کہ باپ کے حق میں بیٹے کی گواہی درست نہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ دوسرا گواہ پیش نہ کر سکے، لہٰذا قاضی شریح نے اس یہودی کے حق میں فیصلہ فرمایا، یہ منظر دیکھ کر وہ یہودی بڑا متاثر ہوا کہ مسلمانوں کا خلیفہ میرے ساتھ قاضی کے پاس آیا اور فیصلہ اس کے خلاف ہوا، پھر بھی وہ راضی رہا، اس کے بعد وہ یہودی مسلمان ہو گیا۔

سوالات

(۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور یہودی کے درمیان کیا واقعہ پیش آیا؟

(۲) مسلمانوں کے قاضی کا کیا نام تھا؟

(۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دو گواہ کون تھے؟

۳ تیسرے مہینے میں ۳ دن پڑھائیں

سبق ۱۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کرنے کی صلاحیت

حضرت علی رضی اللہ عنہ صاحب الرائے اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ صحیح فیصلہ کرنے والے تھے، کوئی جھگڑا آ پڑتا، تو ایسا فیصلہ کرتے کہ لوگ دنگ رہ جاتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حق کا فیصلہ کرنے کی سب سے زیادہ صلاحیت علی میں ہے''۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ضرورت کے وقت قضا (فیصلہ کرنے) کی ذمہ داری ان ہی کے سپرد فرماتے تھے، چنانچہ جب اہل یمن نے اسلام قبول کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں کے منصبِ قضا کے لیے آپ ہی کو منتخب فرمایا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! وہاں نئے نئے مقدمات پیش آئیں گے اور مجھے تجربہ اور علم نہیں ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینے پر ہاتھ رکھ کر دعا دی کہ ''اے اللہ! ان کی زبان کو حق و صداقت پر قائم رکھ اور ان کے دل کو ہدایت سے منور کر دے''۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کی اس دعا کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کبھی کوئی دقت نہیں آئی، یمن میں بہت سے مقدمات پیش آئے، آپ نے آسانی سے ان مقدمات کا فیصلہ کیا، مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب کوئی مشکل معاملہ پیش آتا، تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مشورہ کرتے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ ہم لوگوں میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے کی صلاحیت حضرت علی رضی اللہ عنہ میں ہے۔

سوالات

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سینے پر ہاتھ رکھ کر کیا دعا دی اور اس کا کیا اثر ہوا؟

(۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا فرمایا؟

۳ تیسرے مہینے میں ۳ دن پڑھائیں

سبق ۱۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور بڑی کش مکش اور اختلافات کا تھا، ہر طرف سے مخالفین کا سامنا تھا، منافقین اور خوارج دن بدن مسلمانوں میں اختلاف و انتشار پیدا کرنے کی نئی نئی تدبیریں اپناتے، لیکن آپ نے اپنے بلند اخلاق اور ہمت و مہارت کے ساتھ حالات کا مقابلہ کیا اور اپنی ذمہ داری بخوبی انجام دی، یہی بات آپ کے دشمنوں اور حاسدوں سے برداشت نہ ہوسکی چنانچہ خوارج میں سے عبدالرحمٰن ابن ملجم نامی ایک شخص آپ کو قتل کرنے کے ارادے سے کوفہ پہنچا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ فجر کی نماز کے لیے بہت سویرے مسجد میں تشریف لے جاتے اور راستے میں لوگوں کو بیدار کرتے ہوئے جاتے تھے، ایک دن ابن ملجم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گذرگاہ پر چھپ کر بیٹھ گیا، جیسے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز کے لیے نکلے، راستے ہی میں اس بدبخت نے آپ کے سر کے اگلے حصے پر زہر میں بجھی ہوئی تلوار سے شدید وار کیا، جس کی وجہ سے آپ کی داڑھی مبارک خون سے تر ہوگئی، آپ نے اسے پکڑنے کا حکم دیا اور حضرت جعدہ بن ہُبیرہ رضی اللہ عنہ کو اپنی جگہ نماز پڑھانے کا حکم دیا، نماز کے بعد ابن ملجم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا، آپ نے فرمایا کہ اس

کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اگر میں شہید ہو جاؤں، تو اسے قتل کر دینا اور اگر میں زندہ رہا تو مجھے کیا کرنا ہے میں جانتا ہوں۔

تلوار زہر سے آلودہ تھی، اس لیے بہت جلد پورے جسم میں زہر پھیل گیا، چنانچہ ۲۱ رمضان ۴۰ھ میں جمعہ کے دن آپ کا انتقال ہو گیا، جنازہ کی نماز آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے پڑھائی، آپ کی عمر ۶۳ سال ہوئی اور کل ۴ سال ۹ ماہ تک مسلمانوں کے خلیفہ رہے۔

سوالات

(۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ بتاؤ۔

(۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

(۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ کتنے سالوں تک خلیفہ رہے؟

۳ تیسرے مہینے میں ۴ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ زندگی

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بچپن ہی میں لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا، تقریر و خطابت میں انھیں خداداد ملکہ حاصل تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نہایت سخی تھے، کبھی کوئی سائل ان کے دروازے سے مایوس نہ لوٹتا، وہ خود بھوکے رہ جاتے لیکن کسی بھوکے کو اپنے دروازے سے خالی نہ جانے دیتے، بڑی سادہ زندگی گزارتے، کپڑا پھٹ جاتا تو خود سی لیتے، جوتی پھٹ جاتی تو خود اس کو ٹھیک کر لیتے، آپ ہمیشہ مزدوری کرتے، گھر کا چھوٹے سے چھوٹا کام آپ خود ہی کر لیا کرتے، گھر میں پانی خود ہی بھرتے، سودا سلف خود ہی لاتے، آپ کی بیوی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے ہاتھ سے چکی پیستیں، گھر کا کام کاج کرتیں اور سادہ رہتیں۔ خلیفہ ہونے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیشتر وقت خلافت کے کاموں میں صرف ہوتا، وہ نماز میں لوگوں کی امامت کرتے، انھیں دین کی باتیں سمجھاتے، بازاروں کا گشت لگاتے اور خرید و فروخت کرنے والوں کی نگرانی کرتے، خلافت کے زمانے میں بھی آپ کی سادگی میں کوئی فرق نہ

آیا، مسلمانوں کا خلیفہ ایک معمولی آدمی کی طرح زندگی بسر کرتا تھا، بازار سے کوئی چیز لانی ہوتی، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بڑے احتیاط سے کام لیتے، ایسے دکان دار کو تلاش کرتے، جو انھیں پہچانتا نہ ہو اور اسی سے سودا لیتے، انھیں یہ پسند نہ تھا کہ کوئی دکان دار ان کے امیر المومنین ہونے کی وجہ سے سودے میں انھیں رعایت دے، ایک دفعہ کپڑا خریدنے نکلے، ساتھ میں ان کا غلام "قُنبر" تھا، انھوں نے دو موٹی چادریں خریدیں، پھر قنبر سے کہنے لگے "ان میں سے جو تمھیں پسند ہے لے لو" ایک چادر اس نے لی اور دوسری حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اوڑھ لی۔ خلیفہ کا اپنے غلام کے ساتھ یہ حسن سلوک دیکھ کر لوگ حیرت زدہ رہ گئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں بیت المال کی ذمے داری کو بڑی امانت کے ساتھ نبھایا، بیت المال میں جتنا مال آتا سب تقسیم کر دیتے، وہ تقسیم میں اپنے کسی رشتے دار یا عزیز کو کبھی فوقیت نہ دیتے، ایک مرتبہ بیت المال کا سارا خزانہ تقسیم کر کے وہاں جھاڑو دیا اور دو رکعت نمازِ شکر ادا فرمائی۔

سوال

(۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ زندگی بیان کرو۔

۴ چوتھے مہینے میں ۵ دن پڑھائیں

سبق ۱۶ عَشَرہ مُبَشَّرہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دنیا ہی میں جنت کی بشارت دے دی تھی، لیکن دس صحابی ایسے ہیں جن کو ایک ہی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی خوش خبری سنائی، ان کو "عشرہ مبشرہ" کہتے ہیں یعنی دس آدمی جن کو جنت کی خوش خبری دی گئی۔ اس بشارت کے باوجود ان کی عملی زندگی میں کوئی فرق نہیں آیا، جیسے پہلے اللہ کی رضا کے کام کرتے تھے ویسے ہی آخری سانس تک کرتے رہے، انجام سے باخبر ہونے کے باوجود اللہ کے خوف سے ہمیشہ ڈرتے رہتے، راتوں کو رو رو کر اللہ سے دعائیں مانگتے۔ عشرہ مبشرہ میں چار نام تو خلفائے راشدین کے ہیں، جن کے حالات پہلے ذکر کیے گئے، بقیہ چھ کے حالات ذکر کیے جاتے ہیں۔

سوالات

(۱) عشرہ مبشرہ کسے کہتے ہیں؟

(۲) کیا جنت کی خوشخبری پانے کے بعد ان کی زندگی میں کچھ فرق آیا؟

۴ چوتھے مہینے میں ۲ دن پڑھائیں

سبق ۱۷ حضرت زبیر بن عوّام رضی اللہ عنہ

آپ کا نام ''زبیر'' اور کنیت ''ابوعبداللہ'' تھی، والد کا نام ''عوّام'' اور والدہ کا نام ''صفیہ'' تھا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں، اس طرح حضرت زبیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی تھے، آپ ۱۶ رسال کی عمر میں اسلام لائے، اسلام لاتے ہی انھیں طرح طرح کی تکلیفیں پہنچائی گئیں، اور تو اور خود ان کے حقیقی چچا انھیں مارتے پیٹتے، چٹائی میں باندھ کر دھواں پہنچاتے جس سے دم گھٹنے لگتا، لیکن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے کہ ''اب میں اسلام نہیں چھوڑ سکتا''۔ پہلے حبش کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ منورہ چلے آئے۔ آپ بہت نیک اور متقی تھے، اللہ تعالیٰ کے خوف سے ہر وقت کانپتے رہتے، آخرت کا حال سنتے تو لرز جاتے، ذرا ذرا سی بات سے عبرت حاصل کرتے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بڑے سخی تھے، اللہ تعالیٰ نے خوب مال و دولت دے رکھا تھا، لیکن انتہائی سادہ زندگی گذارتے، کھانا بہت معمولی کھاتے اور زیادہ سے زیادہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے۔ آپ کی امانت داری مشہور تھی، لوگ مرتے وقت اپنے بال بچے اور مال و دولت آپ کے سپرد کر جاتے اور آپ بڑی خوشی سے ان کی حفاظت فرمایا کرتے۔ ۳۶ھ میں جنگِ جمل کے موقع پر ایک بدبخت ''عَمرو بن جُرمُوز'' نے ظہر کی نماز میں سجدے کی حالت میں آپ کو شہید کر دیا۔

سوالات

(۱) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا رشتہ تھا؟

(۲) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کب اور کس طرح شہید ہوئے؟

۴ چوتھے مہینے میں ۴ دن پڑھائیں

سبق ۱۸ حضرت زبیر بن عوّام رضی اللہ عنہ کی بہادری

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بچپن ہی سے بڑے بہادر اور نڈر تھے، ہر وقت اسلام پر اپنی جان نچھاور کرنے کو تیار رہتے، بڑی بڑی لڑائیوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے، جنگ بدر میں بڑی بہادری سے لڑے، جس طرف بڑھتے، کافر ڈر کر بھاگتے۔ اُحد کی لڑائی میں جب مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تیر برسائے، تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ خود بدن پر تیر روکتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تیر نہ آنے دیتے۔ خیبر کی جنگ میں جب یہودیوں کا مشہور سردار "مَرحَب" قتل ہوا اور اس کا بھائی "یاسر" میدان میں آیا اور مقابلے کے لیے آواز لگائی، تو مسلمانوں کی فوج سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مقابلے کے لیے نکلے۔ "یاسر" بڑے ڈیل ڈول کا ہٹا کٹا نوجوان تھا، اسے دیکھ کر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا گھبرا گئیں، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "گھبراؤ نہیں، زبیر اسے مارے گا"۔ ذرا دیر نہ لگی کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کافر کو مار گرایا۔ مصر پر جب حملہ ہوا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دس ہزار فوج اور چار اسر بھیجے اور لکھا کہ ہر افسر ایک ہزار سواروں کے برابر ہے، ان چار افسروں میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی تھے، سات مہینے تک یہ جنگ جاری رہی لیکن کوئی فیصلہ نہیں ہوا، ایک دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "آج میں اسلام پر نثار ہوتا ہوں" یہ کہتے ہوئے تلوار لے کر قلعے کی فصیل پر چڑھ گئے اور جان خطرے میں ڈالتے ہوئے قلعہ کا دروازہ کھول لیا، مسلمان اندر گھس آئے اور قلعہ فتح کر لیا۔

سوالات

(۱) خیبر کی جنگ میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کس کا مقابلہ کیا؟

(۲) مصر کی جنگ میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کیا کارنامہ انجام دیا؟

۴ چوتھے مہینے میں ۴ دن پڑھائیں

سیرت

سبق ۱۹ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ

آپ کا نام ''طلحہ'' اور کنیت ''ابو محمد'' تھی، والد کا نام ''عبیداللہ'' اور والدہ کا نام ''صَعبہ'' رضی اللہ عنہا تھا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بالکل شروع ہی میں اسلام لا چکے تھے، انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی محبت تھی، غزوۂ بدر کے علاوہ تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے، غزوۂ اُحد میں جب کافروں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا، تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی جان پر کھیل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت فرمائی، تیروں کی بوچھار ہتھیلی پر روکی، تلوار کے وار اپنے جسم پر لیے اور کافروں پر حملہ کر کے انھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کر دیا، ایک کافر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تلوار سے وار کیا، تو آپ نے اپنی انگلیوں پر روکا، جس سے تین انگلیاں کٹ گئیں، جب کافروں کا زور کم ہوا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی پیٹھ پر بٹھا کر ایک پہاڑی پر پہنچا دیا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حملے سے محفوظ ہو جائیں، ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شہید کو چلتا پھرتا دیکھنا چاہتا ہے وہ طلحہ بن عبیداللہ کو دیکھے۔''

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بڑے سخی اور فیاض تھے، ایک مرتبہ سات لاکھ درہم میں اپنی جائداد بیچی اور سب کی سب رقم غریبوں میں بانٹ دی، ہمیشہ غریبوں کا خیال رکھتے، لڑکیوں اور بیواؤں کی شادی کراتے، قرض داروں کا قرضہ اپنے پاس سے ادا کرتے اور ہر طرح اللہ کی مخلوق کی مدد کرتے، روزانہ کی آمدنی ہزار روپے سے زائد تھی، پھر بھی انتہائی سادہ رہتے۔

۳۶ھ میں مروان نامی ایک شخص نے جنگِ جمل کے موقع پر آپ کو تیر مار کر شہید کر دیا۔

سوالات

(۱) جنگِ بدر میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کیا کردار ادا کیا؟

(۲) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کتنی رقم غریبوں میں بانٹی؟

۴ چوتھے مہینے میں ۵ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۲۰ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

آپ کا نام ''عبدالرحمٰن'' والد کا نام ''عوف'' اور والدہ کا نام ''شِفا'' تھا۔ آپ نے شروع زمانے میں ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دعوت پر اسلام قبول کیا، اس وقت آپ کی عمر ۳۰ رسال تھی، اسلام لانے سے پہلے بھی آپ ہر برائی سے دور رہتے، بہت نیک اور پاکیزہ انسان تھے، حبش اور مدینہ دونوں طرف ہجرت فرمائی، آپ تمام اسلامی لڑائیوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ غزوۂ اُحد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لیے بڑے زخم کھائے، پاؤں پر ایک ایسا زخم آیا کہ آخر وقت تک لنگڑا کر چلتے۔ ایک بار گھر سے کھانا آیا، گوشت روٹی دیکھ کر رونے لگے اور فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بال بچوں کو عمر بھر جَو کی روٹی بھی پیٹ بھر نہیں ملی اور ہم اس حال میں ہیں'' پھر دیر تک روتے رہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہر وقت خدا سے ڈرتے رہتے، نماز نہایت خشوع و خضوع سے پڑھتے، ظہر کی نماز سے پہلے دیر تک نفل پڑھتے، اکثر روزے سے رہتے، آپ نہایت سچے، دیانت دار اور نیکوکار تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشورے میں ہر وقت شریک رہتے اور بڑی نیک نیتی کے ساتھ مشورہ دیتے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا معاملہ بھی آپ ہی کی دانائی سے آسانی کے ساتھ طے ہوا، آپ کا انتقال ۷۵ رسال کی عمر میں ۳۱ھ میں ہوا۔

سوالات

(۱) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کتنی عمر میں اسلام قبول کیا؟

(۲) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کیسے تھے؟

۵ پانچویں مہینے میں ۴ دن پڑھائیں

سبق ۲۱ حضرت سعد بن ابی وقّاص رضی اللہ عنہ

آپ کا نام ''سعد'' کنیت ''ابواسحاق'' تھی، والد کا نام ''مالک'' کنیت ''اَبُو وَقّاص'' تھی

سیرت

اور والدہ کا نام ''حمنہ'' تھا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ رشتے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں تھے،۱۹ رسال کی عمر میں اسلام لائے، ماں نے آپ کے مسلمان ہونے کی خبر سنی، تو کہا: تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین کو چھوڑ دو، ورنہ میں مرتے دم تک نہ کچھ کھاؤں گی اور نہ پانی کا گھونٹ حلق سے نیچے اتاروں گی، چنانچہ کئی دن بغیر کچھ کھائے پیئے گذار دیئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو ماں سے بڑی محبت تھی لیکن اس سے کہیں زیادہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت تھی، جب آپ نے اپنی ماں کی یہ حالت دیکھی، تو فرمایا کہ ''اگر تمہارے جسم میں ہزار جانیں بھی ہوں اور وہ ایک ایک کر کے ختم ہو جائے، تب بھی میں اپنے اس دین کو نہیں چھوڑوں گا''۔ ماں نے جب دیکھا کہ آپ کسی حال میں دین کو چھوڑنے والے نہیں تو کھانا پینا شروع کر دیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ دینِ اسلام پر جمے رہے، اسلام کے خاطر مکہ کے کافروں کے ظلم وستم بھی سہے، جب ہجرت کا حکم ہوا، تو مدینہ منورہ ہجرت فرمائی، تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ غزوۂ اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکش سے تیر نکال کر دیتے جاتے اور فرماتے: اے سعد! میرے ماں باپ تجھ پر قربان! تیر چلا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے کسی اور کے لیے یہ مبارک کلمہ نہیں سنا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بڑے بڑے ملک فتح کیے، قادسیہ، بابل، اور ایران کی فتح کا سہرا آپ ہی کے سر جاتا ہے، اس کے باوجود آپ شان وشوکت سے انتہائی دور رہتے، اپنی بکریاں اور اونٹ خود ہی چراتے، ایک مرتبہ ان کے صاحبزادے نے کہا: آپ تو جنگل جنگل بکریاں چرائیں اور لوگ حکومت کریں! آپ بہت خفا ہوئے اور ان کے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا: ''اللہ بے نیاز ہے اور بے نیاز بندوں ہی سے محبت کرتا ہے''۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بڑے ذی علم تھے، اسی کے ساتھ ان میں شرافت، دیانت، امانت اور بہادری جیسے بلند اوصاف تھے، آپ نے لمبی عمر پائی، جب موت کا وقت قریب آیا، تو اپنا اونی جبہ منگوایا اور وصیت کی کہ مجھے اس جبے میں کفنانا، کیوں کہ میں نے جنگِ بدر میں یہ جبہ پہنا تھا، میری دلی خواہش ہے

کہ اس جبہ میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں، آپ نے ۵۵ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔

سوالات

(۱) حضرت سعد رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتے میں کیا تھے؟

(۲) غزوۂ احد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کیا فرمایا؟

(۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کون سے ملک فتح کیے؟

(۴) موت کے وقت انھوں نے کیا وصیت کی؟

۵ پانچویں مہینے میں ۶ دن پڑھائیں

سبق ۲۲ حضرت ابوعبیدہ بن جرّاح رضی اللہ عنہ

آپ کا نام "عامر" کنیت "ابوعبیدہ" اور لقب "اَمِیْنُ الْاُمَّۃ" تھا، والد کا نام "عبداللہ" اور والدہ کا نام "اُمَیْمَہ" تھا، دادا کا نام جراح تھا ان ہی کی طرف نسبت کرتے ہوئے ابن جراح کہا جاتا ہے، آپ شروع ہی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دعوت دینے پر اسلام لے آئے تھے، کفارِ مکہ کے ظلم وستم کی وجہ سے دو مرتبہ ہجرت کر کے حبشہ تشریف لے گئے، پھر آخری دفعہ سب کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ آپ تمام غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ غزوۂ بدر میں آپ کے والد عبداللہ بھی کافروں کے ساتھ لڑنے آئے اور تاک تاک کر بیٹے پر تیر چلاتے رہے آخر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے بھی جوش میں آ کر ایسی تلوار ماری کہ کام تمام کر دیا۔

غزوۂ اُحد کے دن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک میں خَود (لوہے کی ٹوپی) کی دو کڑیاں داخل ہو گئی تھیں، تو اسے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ہی اپنے دانتوں سے پکڑ کر کھینچا تھا، جس کی وجہ سے ان کے سامنے کے دو دانت ٹوٹ گئے تھے۔ اہل نجران کی تعلیم کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بھیجا اور لوگوں سے فرمایا: "یہ امت کے امین ہیں، تمھیں تعلیم

بھی دیں گے اور تمہارے جھگڑوں کو بھی چکائیں گے''۔ مختلف قبائل میں آپ کی کوششوں سے اسلام پھیلا۔ ملکِ شام کے فتح کرنے میں آپ نے بڑے بڑے کارنامے انجام دیئے، اس کے باوجود غربت کی زندگی گذاری، گھر میں ضرورت کا سامان بھی مشکل ہی سے تھا، ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے ملاقات کی، تو دیکھا کہ اونٹ کے کجاوے کی چادر پر لیٹے ہوئے ہیں اور گھوڑے کو دانہ کھلانے والے تھیلے کو تکیہ بنایا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: ''آپ نے اپنے ساتھیوں کی طرح مکان اور سامان کیوں نہیں بنایا''؟ اس پر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''قبر تک پہنچنے کے لیے یہ سامان کافی ہے''۔ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چار سو دینار اور چار ہزار درہم انعام میں بھیجے، انھوں نے اسی وقت سب فوج میں تقسیم کر دیئے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے جابیہ مقام پر ''طاعونِ عمواس'' میں مبتلا ہو کر ۵۸ رسال کی عمر میں ۱۸ھ میں انتقال فرمایا۔

سوالات

(۱) حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا لقب کیا ہے؟

(۲) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے غزوۂ احد میں کیا کام کیا؟

(۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو کس حالت میں دیکھا اور ان کی کیا گفتگو ہوئی؟

۵ پانچویں مہینے میں ۴ دن پڑھائیں

سبق ۲۳ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

آپ کا نام ''سعید'' والد کا نام ''زید'' اور والدہ کا نام ''فاطمہ'' تھا۔ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے، ان ہی دونوں کی ہمت اور دین پر مضبوط جمے رہنے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اسلام کی دولت نصیب ہوئی، آپ نے تمام مسلمانوں کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی، آپ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں لگے رہتے، لوگوں سے بہت کم ملتے جلتے، لیکن جب اللہ کے راستے میں قربانی دینے کا وقت آتا، تو سب سے آگے

رہتے، ہر لڑائی میں جی جان سے شریک ہوتے اور بڑی بہادری سے لڑتے۔ آپ بدر کے علاوہ تمام جنگوں میں حضور ﷺ کے ساتھ شریک رہے، بدر کے موقع پر حضور ﷺ نے آپ کو ایک کام سے بھیج دیا تھا، جس کی وجہ سے جنگِ بدر میں شریک نہ ہو سکے لیکن حضور ﷺ نے مالِ غنیمت میں ان کا بھی حصہ لگایا اور فرمایا: ''اللہ نے چاہا تو تمھیں بھی بدر میں شرکت کرنے والوں جیسا ثواب ملے گا''۔

ایک مرتبہ ایک عورت نے جس کی زمین حضرت سعید رضی اللہ عنہ کی جاگیر سے ملی ہوئی تھی، عدالت میں آکر یہ شکایت کی کہ ''سعید نے میری کچھ زمین دبالی ہے۔'' جب حضرت سعید رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ہوئی تو بڑی تکلیف ہوئی اور انھوں نے عدالت میں حاکم کے سامنے کہا: ''کیا میں اس عورت کی زمین دبا سکتا ہوں؟ جب کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص کسی کی ایک بالشت زمین بھی ظلم وزبردستی سے دبائے گا، تو قیامت میں ایسی سات زمینوں کا طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈالا جائے گا''۔ اس حدیث کو سننے کے بعد حاکم نے ان کو بری کر دیا مگر انھوں نے دکھے دل سے فرمایا: ''اے اللہ! تو جانتا ہے کہ وہ عورت جھوٹی ہے، تو اس کو اندھا کر دے اور اس کی زمین کو اس کی قبر بنا دے'' اور ایسا ہی ہوا، وہ اندھی ہوگئی اور ایک دن وہ گڑھے میں گر پڑی اور وہ گڑھا اس کی قبر بن گیا۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا انتقال ۵۰ھ میں یا اس کے کچھ بعد ہوا، اس وقت ان کی عمر ۷۰ سال سے بھی زیادہ تھی۔

سوالات

(۱) حضرت سعید رضی اللہ عنہ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا رشتہ تھا؟

(۲) حضرت سعید رضی اللہ عنہ بدر کی جنگ میں کیوں شریک نہ ہو سکے؟

(۳) زمین کے تعلق سے عورت کے ساتھ کیا معاملہ ہوا واقعہ بتاؤ؟

۵ پانچویں مہینے میں ٦ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

تعریف

آسان دین اللہ تعالیٰ کے حکم اور نبی ﷺ کے طریقے پر زندگی گذارنے کو ''دین'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

قرآن اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ [سورۂ مائدہ:۳]

ترجمہ: آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمھارے لیے اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کے لیے) پسند کرلیا۔

اسلام مکمل نظام زندگی کا نام ہے۔ اس میں جہاں دل و جان سے ایک اللہ کی وحدانیت رسول کی رسالت اور یوم آخرت پر ایمان لانے کا حکم ہے، وہیں پنج وقتہ نمازوں کے اہتمام، رمضان کے روزوں کی پابندی، زکوٰۃ کی ادائیگی اور حج کرنے کا مطالبہ ہے۔ ساتھ ہی ساتھ تجارتی لین دین میں امانت داری وسچائی اختیار کرنے کا حکم اور دھوکہ دینے اور جھوٹ بولنے سے اجتناب کی تعلیم ہے نیز اپنے اخلاق و کردار کو سنوارنے کی بھی تلقین وہدایت دی گئی ہے۔ اسی لیے دین کے مشہور پانچ شعبے قرار دیے گئے ہیں:

① **ایمانیات:** اس سے مراد وہ چیزیں ہیں جن پر ایک مسلمان کو دل سے پکا یقین رکھنا ضروری ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اقرار کرنا۔

آسان دین

(۲) **عبادات:** اس سے مراد وہ نیک اعمال ہیں جو اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیے جاتے ہیں: جیسے نماز، روزہ، زکوۃ، حج، قرآن کی تلاوت، دین کا علم حاصل کرنا وغیرہ۔

(۳) **معاملات:** اس سے مراد خرید وفروخت، تجارت و بزنس، آپسی لین دین اور وراثت وغیرہ کو احکام شریعت کے مطابق انجام دینا ہے۔ جیسے ناپ تول میں کمی نہ کرنا، امانت میں خیانت نہ کرنا، مال وراثت تمام حق داروں میں تقسیم کرنا وغیرہ۔

(۴) **معاشرت:** اس سے مراد یہ ہے کہ جن لوگوں کے درمیان ہم رہتے ہیں، ان کے ساتھ کیسا سلوک اور کیسا برتاؤ کرنا چاہیے اور ہمارے اوپر ان کے کیا حقوق وفرائض ہیں۔ جیسے ماں باپ کی فرماں برداری کرنا، پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، کسی کو تکلیف نہ پہنچانا وغیرہ۔

(۵) **اخلاقیات:** اس سے مراد اچھے اخلاق اور اچھی عادتیں ہیں، جن کا ہر ایک انسان کے اندر ہونا ضروری ہے۔ جیسے: سچائی، امانت داری، وعدہ پورا کرنا، بغض وحسد اور غیبت سے بچنا وغیرہ۔

کامل ومکمل مسلمان وہی ہے جس کی پوری زندگی شریعت کے مطابق گذرے اور جن کے ایمان وعقائد، عبادت وبندگی، تجارت ولین دین، آپسی تعلقات، اخلاق وعادات سب کچھ احکام شریعت کے موافق ہو، اگر کوئی انسان دین کے کسی شعبے میں اسلامی احکام پر عمل نہیں کرتا ہے، تو وہ کامل مومن نہیں ہوسکتا۔ مثلاً ایک شخص ہے، جس کا عقیدہ تو درست ہے، عبادتیں بھی خوب کرتا ہے، مگر لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے، وعدہ خلافی کرتا ہے، دوسروں کو تکلیف پہنچاتا ہے، اس کے اخلاق وکردار گندے ہیں، تو ایسا شخص اللہ کے نزدیک پسندیدہ اور کامل مسلمان نہیں ہوسکتا؛ بلکہ قیامت کے دن اس کی یہ عبادتیں بھی کچھ کام نہ دیں گی اور وہ اپنی

بدکرداریوں کی بنیاد پر عذاب الٰہی میں گرفتار ہو جائے گا، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو پورے طور پر اسلام کے تابع کر دیں اور اپنی زندگی اس کے مطابق گذاریں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً [سورۂ بقرہ:۲۰۸]

ترجمہ: اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔

ہدایت برائے استاذ

آسان دین کے مضمون سے ہمارا منشا بچوں کی ذہنی تربیت اور پورے دین کے مطابق اپنی زندگی گذارنے کا پابند بنانا ہے۔ لہٰذا آسان دین کے عنوان کے تحت دین کے مختلف شعبوں سے متعلق الگ الگ عناوین کے تحت مضامین دیے جا رہے ہیں۔ ویسے تو دین کے مشہور شعبے پانچ ہیں:

(۱) ایمانیات (۲) عبادات (۳) معاملات (۴) معاشرت (۵) اخلاقیات۔

لیکن چوں کہ ایمانیات اور عبادات وغیرہ سے متعلق بہت سی باتیں طلبہ درسِ حدیث اور عقائد، مسائل وغیرہ دیگر عناوین کے تحت پڑھ ہی رہے ہیں، اس وجہ سے اس عنوان کے تحت زیادہ تر معاملات، معاشرت اور اخلاقیات سے متعلق مضامین دیے گئے ہیں، تا کہ طلبہ کی سماجی اور اخلاقی زندگی بھی شریعت وسنت کے سانچے میں ڈھل جائے۔ آسان دین کے اسباق خود پڑھ کر یا طلبہ سے پڑھوا کر اچھی طرح سمجھا دیں اور ان مضامین میں دی گئی ہدایات کے مطابق زندگی گذارنے کی ترغیب دیں۔

سبق ۱ عفوودرگذر

اخلاقی تعلیمات میں ''عفوودرگذر'' کی بڑی اہمیت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچ جائے، تو اس کو برداشت کرلیا جائے اور اس کے بدلہ لینے اور سزا دینے کی پوری قوت رکھنے کے باوجود غلطی کرنے والے کو نظر انداز کر کے معاف کردیا جائے۔ قرآنِ کریم اور احادیثِ شریفہ میں عفوودرگذر کرنے کی بہت ترغیب دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''اور ایمان والوں کو چاہیے کہ (جس سے ان کے حق میں کوئی زیادتی اور قصور ہوگیا ہو، اس کو) وہ معاف کردیا کریں اور نظر انداز کردیں۔ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف کر دے، اور اللہ بخشنے والا اور بہت مہربان ہے۔'' [سورۂ نور:۲۲]

اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو بندہ یہ چاہتا ہے اور اس کی تمنا یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ مہربانی کا برتاؤ کرے، اس کی مغفرت فرمائے، تو اس کو چاہیے کہ اپنے قصور واروں کے ساتھ رحم دلی کا معاملہ کرے اور ان کی غلطیوں کو معاف کردیا کرے، تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ بخشش و رحمت اور لطف و کرم کا معاملہ کرے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری امت کو رحم دلی، عفوودرگذر اور لطف و احسان کا معاملہ کرنے کی تعلیم دی ہے، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عقبہ بن عامر! اس سے جوڑو جو تم سے توڑے، اسکو دو جو تمہیں محروم کرے اور اسے معاف کردو جو تم پر ظلم و زیادتی کرے۔

[مسند احمد: ۱۷۴۵۲، عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ]

خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم عفوودرگذر کی صفت کے ساتھ اس قدر متصف تھے کہ دنیا میں اس کی مثال نہیں ملتی، کفار و مشرکین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنی سخت تکلیفیں دیں، وہ لوگ جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کرسکتے تھے سب کر گذرے، مگر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پر غلبہ حاصل

ہوا، تو سارے لوگوں کو معاف کر دیا، حالاں کہ اگر آپ چاہتے تو ان سے ایک ایک ظلم کا بدلہ لے سکتے تھے، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: آج تم پر کوئی ملامت نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔
[زاد المعاد: ۳/۳۵۶]

| ۶ | چھٹے مہینے میں | ۳ | دن پڑھائیں

سبق ۲ مسجد کے آداب

''مسجد'' اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی عظمت و کبریائی بیان کرنے کا گھر ہے۔ اس کے احترام و تعظیم کی رعایت ضروری ہے۔ یہاں کوئی ایسا کام کرنا مناسب نہیں ہے، جو آدابِ مسجد کے خلاف ہو اور جس سے مسجد کا احترام متاثر ہوتا ہو۔ مسجد کے آداب میں سے یہ ہے کہ اس میں داخل ہوتے وقت پہلے درود شریف پھر دعا پڑھیں، اسی طرح مسجد سے نکلتے وقت بھی پہلے درود شریف پھر دعا پڑھیں، مسجد میں داخل ہوتے وقت سلام کریں، بشرطیکہ مسجد میں بیٹھے ہوئے لوگ نماز، تلاوت اور ذکر وغیرہ میں مشغول نہ ہوں، اور جب مسجد میں کوئی شخص نہ ہوں، تو سلام کے کلمات اس طرح کہیں: ''اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ'' [شعب الایمان: ۸۸۳۷]

آدابِ مسجد میں یہ بھی ہے کہ اگر ایسے وقت مسجد میں آئے ہوں جس میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے، تو دو رکعت ''تحیۃ المسجد'' ادا کرلیں، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں جائے، تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرلے۔ [ترمذی: ۳۱۶، عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ]

مسجد میں وضو کرنا، تھوکنا، ناک صاف کرنا اور اس کو گذرگاہ بنانا منع ہے، اس سے بچنا چاہیے۔ مسجد میں بلا ضرورت گفتگو کرنا بھی منع ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مسجدوں میں لوگوں کی باتیں دنیوی معاملات میں ہوا کرے گی۔ تمہیں چاہیے کہ ان لوگوں کے پاس بھی نہ بیٹھو، اللہ کو ان لوگوں سے کوئی سروکار نہیں۔ [شعب الایمان: ۲۹۶۲، عن الحسن رحمۃ اللہ علیہ]

آسان دین

اسی طرح مسجد میں سونا احترامِ مسجد کے خلاف ہے۔البتہ جو لوگ مسافر ہوں، یا دینی یا دعوتی مقصد سے مسجد میں قیام پذیر ہوں اور مسجد سے متصل ایسے کمرے نہ ہوں جہاں ٹھہرا جا سکتا ہو، تو ان کے لیے قیام کرنے کی گنجائش ہے۔ جیسا کہ اصحابِ صفہ مسجد میں قیام کیا کرتے تھے۔مگر اس صورت میں بھی بہتر یہ ہے کہ نفل اعتکاف کی نیت کرلے۔

مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنے ،خرید وفروخت کرنے اور چھوٹے بچے جن کے اندر ابھی شعور پیدا نہ ہوا ہو، ان کو مسجد میں لانے سے بچنا چاہیے۔حضور ﷺ نے فرمایا: تم اپنی مسجدوں سے اپنے چھوٹے بچوں اور پاگلوں کو دور رکھو (ان کو مسجد میں نہ آنے دو) اور اپنی خرید وفروخت، لڑائی جھگڑے اور شور وہنگامے (مسجد میں) نہ کیا کرو۔

[ابن ماجہ: ۷۵۰،عن واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ]

۶ چھٹے مہینے میں ۳ دن پڑھائیں

سبق ۳ کسی کی نقل نہ اتارنا

کسی کے قد وقامت، ہاتھ پاؤں اور ناک کان وغیرہ کو عیب دار بتانا اور کسی کی بات یا چال ڈھال کی نقل اتارنا سخت گناہ ہے۔عام طور سے کسی کے ہکلانے یا لنگڑا کر چلنے کی نقل اتاری جاتی ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا جاتا ہے اس طرح وہ سخت گناہ کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔اور چوں کہ اس کا تعلق حقوق العباد سے ہے اس لیے بندے سے معافی مانگے بغیر صرف توبہ سے یہ گناہ معاف بھی نہیں ہوگا۔لہٰذا ہمیں کسی کی نقل نہیں اتارنا چاہیے۔تاکہ ہم گناہ اور خدا کی پکڑ سے بچ جائیں۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے (ایک مرتبہ کسی موقع پر) رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ صفیہ بس اتنی سی ہے (یعنی اس کے حسن وغیرہ کی کوئی اور خامی بتانے کی ضرورت نہیں ہے، اس کا پستہ قد ہونا ہی کافی ہے)۔یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا کہ تو نے ایسی بات کہی ہے کہ اگر سمندر میں ملادی

جائے، تو سمندر کو بھی بگاڑ ڈالے (یعنی سمندر کو بھی گندہ کردے اور اس کے رنگ و بو اور مزہ کو بدل ڈالے) ۔ یہ واقعہ بتا کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کی نقل اتاری۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ کسی شخص کی نقل اتاروں، اگرچہ ایسا کرنے پر مجھے (دنیا کی) اتنی اتنی دولت مل جائے۔ [ابوداؤد: ۴۸۷۵، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کی نقل اتارنے کو کتنا سخت گناہ بتایا ہے اور اس برے فعل سے کس قدر نفرت کا اظہار کیا ہے، ہم کو بھی کسی کی نقل اتارنے سے بچنا چاہیے اور دوسرے لوگوں کو اس سے بچنے کی ترغیب دینی چاہیے۔

۶	چھٹے مہینے میں	۳	دن پڑھائیں

سبق ۴ مسواک کے فوائد

طہارت و نظافت کے سلسلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں پر خاص طور سے زور دیا ہے اور جس کی بڑی تاکید فرمائی ہے، ان میں مسواک بھی ہے، مسواک کرنے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیائے کرام کی سنت اور فطرت کا تقاضہ بتایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: چار چیزیں انبیا کی سنتوں میں سے ہے: شرم و حیا، خوشبو لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔

[ترمذی: ۱۰۸۰، عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ]

مسواک میں دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی ہے، اس سے منہ کی صفائی ہوتی ہے، بو زائل ہوتی ہے اور نقصان پہنچانے والے مادے خارج ہوتے ہیں، یہ اس کے نقد دنیوی فائدے ہیں۔ اور اس کا اخروی فائدہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک محبوب سنت پر عمل ہو جاتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل ہونے کا ذریعہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ"۔ [نسائی: ۵، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

آسان دین

ترجمہ: مسواک منہ کو بہت زیادہ صاف کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ خوش کرنے والی چیز ہے۔

ہم لوگوں کو مسواک کا خوب اہتمام کرنا چاہیے، وضو کرتے وقت، قرآن مجید کی تلاوت کے لیے اور نیند سے بیدار ہونے کے بعد مسواک کرنا چاہیے، یہ ایک ایسا عمل ہے، جس میں کوئی محنت و مشقت نہیں ہے، اور اس کے ذریعے دنیوی فائدے حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ حضور ﷺ کی ایک محبوب سنت پر عمل ہو جاتا ہے اور نیکیوں میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

| ٦ | چھٹے مہینے میں | ٣ | دن پڑھائیں |

سبق ۵ نماز کی تاکید

نماز بندوں پر اسلام کا سب سے بڑا فریضہ اور اللہ تعالیٰ کی خاص عبادت ہے، جو دن رات میں پانچ وقت فرض کی گئی ہے۔ قرآنِ کریم اور احادیث میں نماز کی بڑی تاکید آئی ہے، اس کو دین کا ستون اور دین کی بنیاد بتایا گیا ہے۔ اور آخرت میں سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا اور نماز ہی پر دوسرے اعمال کی درستگی کا دارومدار ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سب سے پہلے فرض نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر نماز اچھی نکل آئی، تو وہ شخص کامیاب اور بامراد ہوگا۔ اور اگر نماز بے کار ثابت ہوئی، تو وہ نامراد اور خسارے میں ہوگا۔ اور اگر نماز میں کچھ کمی پائی گئی تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ دیکھو اس بندے کے پاس کچھ نفلیں بھی ہیں، جن سے فرضوں کو پورا کر دیا جائے، (اگر کچھ نفلیں ہوں گی)، تو ان سے فرضوں کی تکمیل کر دی جائے گی، اس کے بعد اسی طرح باقی اعمال (روزہ، زکوٰۃ وغیرہ) کا حساب ہوگا۔ [ترمذی: ۴۱۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو چند باتیں بتائی، ان میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ

آسان دین

ہرگز نماز کو جان بوجھ کر نہ چھوڑنا کیوں کہ جو شخص فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑ دیتا ہے اللہ کا ذمہ اس سے بری ہے۔ [طبرانی کبیر: ۱۵۶، عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ]

نماز کی یہ خاص تاثیر ہے کہ اگر اس کو اچھی طرح پورے دھیان سے پڑھی جائے، تو اس سے آدمی کا دل پاک صاف ہوتا ہے۔ اور اس کی زندگی درست ہو جاتی ہے، برائیاں اس سے چھوٹ جاتی ہیں، نیکی اور سچائی کی محبت اور خدا کا خوف پیدا ہوتا ہے۔ جو بندہ نماز نہیں پڑھتا ہے اور اس کی ادائیگی کا اہتمام نہیں کرتا ہے اس کو قیامت کے دن سخت ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا اور اس کے لیے اس دن بڑی ہلاکت اور بربادی ہوگی۔

۶ چھٹے مہینے میں ۳ دن پڑھائیں

سبق ۶ نماز کے فوائد

ارکانِ اسلام میں نماز کی سب سے زیادہ اہمیت ہے، اسی وجہ سے ایمان لانے کے بعد سب سے پہلا مطالبہ نماز ہی کا ہوتا ہے۔ نماز پوری زندگی کا معیار ہے، جس آدمی کی نماز جتنی اچھی اور بہتر ہوگی، اس کی باقی دینی زندگی بھی اتنی ہی بہتر ہوگی۔ اور جس شخص کی نماز میں جتنی کمی ہوگی اس کی باقی دینی زندگی میں اسی کے بقدر نقصان ہوگا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانے میں تمام گورنروں کو ایک فرمان لکھا تھا کہ تمہارے کاموں میں سے زیادہ اہم کام نماز ہے، جس نے کما حقہ نماز کی حفاظت کی اس نے اپنے پورے دین کی حفاظت کر لی، اور جس نے نماز کو ضائع کر دیا، تو اس نے دین کے دوسرے کاموں کو بھی برباد کر دیا۔ [موطا امام مالک: ۹، عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ]

نماز کے دینی اور دنیوی فوائد بے شمار ہیں، یہ انسانوں سے بزدلی اور بخل کو دور کرتی ہے اور رزق میں وسعت و کشادگی پیدا کرتی ہے اور مفلسی و تنگی کو دور کرتی ہے۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو جب مفلسی اور تنگی ہوتی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر والوں سے فرماتے: نماز پڑھو، نماز پڑھو۔ [شعب الایمان: ۳۱۸۵، عن ثابت رضی اللہ عنہ]

آسان دین

نماز بُرے کاموں سے روکتی ہے اور اچھے اخلاق سے آراستہ کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔ [سورۂ عنکبوت:۴۵]

اسی طرح نماز سے گناہ جھڑتے ہیں، جیسا کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سردی کے موسم میں نکلے، درختوں کے پتے خود بخود جھڑ رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کی دو ٹہنیوں کو پکڑا (اور ہلایا) تو ایک دم اس کے پتے جھڑنے لگے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک مومن بندہ جب خالص اللہ تعالیٰ کے لیے نماز پڑھتا ہے، تو اس کے گناہ اِن پتوں کی طرح جھڑتے ہیں۔

[مسند احمد:۲۱۵۵۶، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

۶	چھٹے مہینے میں	۳	دن پڑھائیں

سبق ۷ مذاق میں کسی کی کوئی چیز نہ لینا

بعض لوگوں کا مزاج اور ان کی عادت ہوتی ہے کہ وہ ایسا مذاق کرتے ہیں، جس سے لوگ پریشان ہو جاتے ہیں کبھی تو مذاق کی وجہ سے لڑائی کی نوبت آجاتی ہے۔ مذہب اسلام نے ہمیں ایسا مذاق کرنے سے منع کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسا مذاق کبھی نہیں فرمایا اور نہ ہی لوگوں کو اس کی اجازت دی۔ اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کا کوئی سامان مذاق میں لینے سے منع فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: تم میں سے کوئی اپنے دوسرے بھائی کی لکڑی اور چھڑی بھی (بغیر اجازت) نہ لے، نہ ہنسی مذاق میں لے اور نہ ہی لینے کے ارادے سے۔ اور اگر اس کو کوئی لے لے، تو واپس کر دے۔ [ترمذی:۲۱۶۰، عن یزید بن سعید رضی اللہ عنہ]

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکڑی اور چھڑی جیسی معمولی چیز کو بغیر اجازت لینے سے منع فرمایا ہے۔ حتی کہ مذاق میں بھی لینے کی اجازت نہیں دی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

نے اپنے زمانے کا ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ ہم لوگ حضور ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک شخص اٹھا اور چلا گیا اور اپنا جوتا یہیں بھول گیا۔ ایک شخص نے (مذاق میں) ان کے جوتے کو اٹھا کر اپنے نیچے رکھ لیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ شخص واپس آیا اور کہنے لگا کہ میرا جوتا کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہمیں معلوم نہیں ہے۔ اتنے میں اس شخص کو اپنا جوتا ایک آدمی کے نیچے نظر آیا، تو اس نے کہا کہ دیکھو یہاں ہے۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا: مومن کو پریشانی میں مبتلا کرنا کیسا ہے! اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں نے تو مذاق میں ایسا کیا تھا۔ لیکن حضور ﷺ نے دو یا تین مرتبہ یہی فرمایا کہ مومن کو پریشانی میں مبتلا کرنا اور ڈرانا کیسا ہے! [طبرانی کبیر: ۱۸۴۱۳، عن ابی حسن رضی اللہ عنہ]

حقیقت یہ ہے کہ مذاق میں بھی کسی کا کوئی سامان لے لینا یا اس کو چھپا لینا، اگرچہ بعد میں واپس کر دینے کی نیت ہو، درست نہیں ہے۔ یہ ایک بری عادت ہے، اس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ ہر ایک مسلمان کو اس سے بچنا چاہیے اور لوگوں کو آرام و راحت پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

۶	۷	مہینے میں	۳	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۸ ہدیے کو حقیر نہ سمجھنا

آپس میں ہدیے کا لینا دینا حضور ﷺ کی ایک اہم سنت ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی امت کو اس کی تعلیم دی ہے۔ خود آپ ﷺ دوسروں کو ہدیہ دیا کرتے اور دوسروں سے ہدیہ قبول کیا کرتے اور اس کا بدلہ بھی دیا کرتے تھے۔ آپس میں ہدیہ لینے دینے سے دل سے کینہ کدورت دور ہوتی ہے اور باہمی الفت و محبت پیدا ہوتی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: آپس میں ہدیہ لیا دیا کرو، (اس سے) آپس میں محبت پیدا ہوگی۔ [شعب الایمان: ۸۹۷۶، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ہدیہ کے قبول کرنے کے آداب میں سے یہ ہے کہ جو چیز ہدیہ کی جائے، چاہے وہ مقدار میں کم ہو اور کیفیت (کوالیٹی) کے اعتبار سے معمولی ہو، پھر بھی اس کو پوری رغبت اور دلداری

کے ساتھ قبول کرنا چاہیے، اس کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔ یہ بہت بری بات ہے، کیوں کہ ہدیہ دینے والا محبت سے ہدیہ دیا کرتا ہے، اب اگر ہم اس کو معمولی سمجھیں گے اور حقارت کی نظر سے اس کو دیکھیں گے، تو اس کو تکلیف ہوگی، اسی لیے حضور ﷺ نے ہدیے کو حقیر جاننے سے منع فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنے پڑوسن کے ہدیے کو حقیر نہ سمجھے۔ اگرچہ بکری کا ایک کُھر ہی کیوں نہ ہو۔ [بخاری: ۲۵۶۶، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

خود حضور ﷺ اس کا بہت خیال فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر مجھے بکری کے کُھر پر بھی دعوت دی گئی، تو اسے میں قبول کروں گا اور اگر مجھے بکری کا کھر بھی ہدیے میں دیا جائے گا تو اسے بھی قبول کروں گا۔ [بخاری: ۲۵۶۸، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

آپ ﷺ لوگوں کی دلداری کا اتنا خیال فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو ایک چادر بھیجی، جس پر نقش ونگار بنا ہوا تھا۔ اس کے منقش ہونے کی وجہ سے نماز میں ذرا آپ ﷺ کی توجہ بٹ گئی، آپ ﷺ نے وہ چادر واپس فرمادی۔ ان کے پاس ایک معمولی چادر تھی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے بدلے میں مجھے وہ چادر دے دو۔ دوسری چادر آپ ﷺ نے اس لیے لے لی کہ پہلی چادر کے واپس کرنے کی وجہ سے کہیں ان کی دل شکنی نہ ہو۔ [بخاری: ۳۷۳، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

۷ ساتویں مہینے میں ۳ دن پڑھائیں

سبق ۹ غیر مسلموں کے حقوق

جو غیر مسلم اسلامی حکومت میں امن لے کر رہتا ہے اس کو ''ذمی'' کہتے ہیں۔ اس کو ذمی اس لیے کہتے ہیں کہ حکومت اس کے جان و مال کی حفاظت کرنے کی ذمہ داری لیتی ہے۔ اسلام چوں کہ تمام لوگوں کے لیے دین رحمت ہے، اس میں ہر طبقے کے لیے بہترین حقوق بیان کیے گئے ہیں۔ اس میں غیر مسلموں کو اتنے حقوق دیے گئے ہیں کہ جس کی مثال نہیں

ملتی۔ جو غیر مسلم اسلامی حکومت کے تحت رہتے ہیں، ان کے جان و مال کی پوری حفاظت کی جاتی ہے، ان کے زمین و جائیداد پر قبضہ نہیں کیا جاتا ہے۔ انھیں پورے طور پر مذہبی آزادی حاصل ہوتی ہے، ان کے مذہبی نظام میں تبدیلی نہیں کی جاتی ہے۔ ان کے درمیان عدل و انصاف کا معاملہ کیا جاتا ہے، ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں ہونے دیا جاتا ہے، ان کے ساتھ مکمل رواداری برتی جاتی ہے اور کسی طرح کا انہیں نقصان نہیں پہنچایا جاتا ہے۔ حتی کہ نبی اکرم ﷺ نے یہاں تک فرمایا کہ جو شخص کسی ذمی (یعنی اسلامی حکومت میں امن لے کر رہنے والے غیر مسلم شہری) کو قتل کر دے گا، تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ پائے گا۔ اگر چہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے آنے لگتی ہے۔ [بخاری: ۳۱۶۶، عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما]

ایک واقعہ سنو، ہندوستان کے ایک مشہور بادشاہ گذرے ہیں، ان کا نام ہے ''اورنگ زیب عالمگیر''۔ وہ عدل و انصاف کرنے والے بادشاہ تھے، ہر طبقے کے ساتھ رواداری کا معاملہ کرتے تھے۔ شیواجی ایک بار اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کے لیے آگرہ گئے، تو اورنگ زیب نے اس کو سفر کے اخراجات کے طور پر ایک لاکھ روپے دینے کا حکم دیا۔ جس دن وہ بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کو عزت کے ساتھ بلایا اور اس کو بلند مرتبے والے امراء کی صف میں جگہ دی۔ اس طرح اورنگ زیب عالمگیر نے ان کو عزت بخشی اور اپنے اچھے سلوک کا ثبوت دیا۔

۷ ساتویں مہینے میں ۴ دن پڑھائیں

سبق ۱۰ انصاف اور رواداری

سب کے ساتھ انصاف اور رواداری کا معاملہ کرنا اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔ اسلام میں ہر ایک کے ساتھ انصاف کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور ناانصافی سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ عدل و انصاف کرنے کا اور احسان کرنے کا حکم دیتا ہے۔ [سورۂ نحل: ۹۰]

آسان دین

پھر عدل وانصاف کرنے کا یہ حکم صرف اپنوں کے ساتھ ہی نہیں دیا گیا ہے، بلکہ یہ حکم سب کے بارے میں ہے، حتی کہ دشمنوں کے حق میں بھی عدل وانصاف ہی کی تاکید کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور کسی قوم کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اس کے ساتھ انصاف نہ کرو، تم انصاف سے کام لو، یہی طریقہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے۔ [سورۂ مائدہ:۸]

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ کسی شخص سے یا کسی قوم سے اگر بالفرض ہماری دشمنی اور لڑائی ہو، تب بھی ہم ان کے ساتھ کوئی بے انصافی نہ کریں اور اگر بے انصافی کریں گے تو اللہ کے نزدیک سخت گناہ گار ہوں گے۔ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا: عدل وانصاف کے ساتھ حکومت کرنے والے قیامت کے دن اللہ کے نزدیک دوسرے سب لوگوں سے زیادہ پیارے اور محبوب ہوں گے اور ان کو اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ قرب حاصل ہوگا۔ اور ظلم و ناانصافی کے ساتھ حکومت کرنے والے قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض ہوں گے اور اللہ سے دور ہوں گے۔ [ترمذی: ۱۳۲۹، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

اس لیے ہم کو سب کے ساتھ انصاف ورواداری کا معاملہ کرنا چاہیے اور کسی کے ساتھ ظلم وناانصافی نہیں کرنا چاہیے۔ محمود غزنوی بہت بڑے فاتح اور رعایا پرور بادشاہ گذرے ہیں۔ وہ اپنی رعایا کے ساتھ بہت عدل وانصاف کرتے تھے، ان کے عدل وانصاف کے بہت سے قصے مشہور ہیں۔ ایک مرتبہ ایک سوداگر نے محمود غزنوی سے ان کے لڑکے مسعود کے بارے میں شکایت کی اور کہا کہ میں پردیسی سوداگر ہوں اور مدت سے اس شہر میں پڑا ہوں، گھر جانا چاہتا ہوں مگر نہیں جا سکتا۔ کیوں کہ شہزادہ نے مجھ سے ساٹھ ہزار دینار کا سودا خریدا ہے اور قیمت نہیں ادا کرتا ہے، میں چاہتا ہوں کہ شہزادہ مسعود کو قاضی کے سامنے بھیجا جائے۔ محمود غزنوی کو سوداگر کا واقعہ سن کر بہت رنج ہوا اور مسعود کو حکم دیا کہ یا تو سوداگر کا معاملہ صاف کرو، یا اس کے ساتھ کچہری میں قاضی کے سامنے حاضر ہو جاؤ، تاکہ شرعی حکم جاری کیا جائے۔ جب سلطان محمود غزنوی کا پیغام مسعود کے پاس پہنچا، تو اس نے فوراً اپنے خزانچی سے

پوچھا کہ میرے ذاتی خزانے میں کس قدر نقد ہیں۔اس نے کہا کہ بیس ہزار دینار۔ مسعود نے کہا کہ یہ رقم سوداگر کو دے دو اور باقی کے لیے تین دن کی مہلت مانگ لو۔اور محمود غزنوی کی خدمت میں یہ کہلا بھیجا کہ میں نے بیس ہزار دینار اس وقت ادا کر دیے ہیں اور تین دن میں باقی بھی ادا کر دوں گا۔سلطان نے کہا کہ میں کچھ نہیں جانتا، جب تک تم سوداگر کا روپیہ ادا نہ کرو گے میں تمہاری صورت دیکھنا نہیں چاہتا۔ مسعود کو جب یہ جواب ملا تو اس نے اِدھر اُدھر سے قرض لے کر فوری طور پر سوداگر کو ادا کر دیئے۔اس طرح کے اور بھی قصے محمود غزنوی کے عدل وانصاف کے بارے میں مشہور ہیں۔انہوں نے سب کے ساتھ رواداری برتی۔انہوں نے غیر مسلموں کو بھی اپنی فوج میں بڑے بڑے عہدے دیے تھے، ہندو رَاؤ اس کی فوج کا اعلیٰ افسر تھا۔تِؔلک بھی اس کی سلطنت کا رکن تھا۔

| ۷ | ساتویں مہینے میں | ۵ | دن پڑھائیں |

سبق ۱۱ دین اسلام

اسلام دین فطرت ہے، یہ اللہ کا بھیجا ہوا دین ہے، یہ ہر وقت ہماری رہنمائی کرتا ہے اور ہمیں سیدھی سچی راہ دکھاتا ہے۔اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ اللہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک وساجھی نہیں، اس کے ماں باپ نہیں ہیں، اس کی کوئی اولاد نہیں ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، وہ بے نیاز ہے۔اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں، آپ ﷺ کے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا، آپ کی نبوت رہتی دنیا تک کے لیے ہے، اگر آپ کے بعد کوئی نبوت کا دعویٰ کرے گا، تو وہ جھوٹا ہوگا۔اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، جو لوگوں کی ہدایت کے لیے اتاری گئی ہے۔

اب قیامت تک انسانوں کا دین "اسلام" ہے۔اسی کو اپنانے میں دین ودنیا کی بھلائی ہے، یہی اللہ کا پسندیدہ دین ہے، اسلام کے علاوہ کوئی اور دین ومذہب اللہ کے یہاں مقبول

نہیں ہے۔ خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: بے شک (معتبر) دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ [سورۂ آل عمران:۱۹]

دوسری جگہ فرمایا: جو کوئی شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین اختیار کرنا چاہے گا، تو اس سے وہ دین قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں ان لوگوں میں شامل ہوگا جو سخت نقصان اٹھانے والے ہیں۔ [سورۂ آل عمران:۸۵]

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو آپ ﷺ پر مکمل کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں دین کے مکمل ہو جانے کی خوشخبری دی ہے۔ اب اس میں کسی کمی و زیادتی کی گنجائش نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمت مکمل کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کے لیے) پسند کر لیا۔ [سورۂ مائدہ:۳]

وہ ہمیں زندگی گذارنے کا اچھا طریقہ سکھاتا ہے، ہر موڑ پر ہماری بہتر رہنمائی کرتا ہے، اسلام میں تمام خوبیاں اور بھلائیاں موجود ہیں، ہر اچھی بات کی تعلیم دیتا ہے اور ہر بری بات سے منع کرتا ہے۔ حضور ﷺ نے تو یہاں تک فرمایا کہ میں اس لیے بھیجا گیا ہوں کہ اخلاقی خوبیوں کو کمال تک پہنچا دوں۔ [مسند احمد:۸۹۵۲، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ہندوستان کا ایک بادشاہ گذرا ہے، اس کا نام "اکبر" ہے۔ اس کے دماغ میں یہ غلط خیال سرایت کر گیا تھا کہ (نعوذ باللہ) حضور ﷺ کے دین کی کل مدت ایک ہزار سال تھی جو پوری ہوگئی، اسی لیے وہ دل کھول کر اسلامی احکام کو باطل کرنے میں مشغول ہو گیا تھا اور اس کے لیے اس نے ایک خود ساختہ مذہب "دین الٰہی" کی بنیاد رکھی تھی، جس میں ڈھیر ساری خرابیاں تھیں، اس دین میں داخل ہونے والوں سے جو کلمہ پڑھوایا جاتا تھا، اس میں "لا الٰہ الا اللہ" کے ساتھ "اکبر خلیفۃ اللہ" بھی شامل کیا جاتا تھا، شاہی محل میں ناقوس بجائے جاتے اور آگ روشن کی جاتی تھی، مگر نماز، روزہ، حج اور زکاۃ سے لاپرواہی برتی جاتی تھی، بلکہ دیوان خانے میں کسی کی مجال نہ تھی کہ علانیہ نماز پڑھے، مقام نبوت کی توہین کی گئی اور

معراج وغیرہ کا مذاق اڑایا گیا، بادشاہ کو سجدۂ تعظیمی کیا جاتا، قانون نکاح میں تبدیلی کی گئی، تدفین کے طریقے بدل ڈالے، ملاقات کے وقت سلام کرنے کی جو اسلامی تعلیم تھی، اس کو ختم کر کے نیا طریقہ رائج کیا، بعض چیزیں جو حلال تھیں، ان کو حرام کہہ دیا اور بعض چیزیں جو حرام تھیں، ان کو حلال کہہ دیا، سور کو پاک سمجھا جانے لگا، علما، مجتہدین اور اسلامی شعائر کا مذاق اڑایا جانے لگا، حتیٰ کہ سورج وغیرہ کی پرستش بھی کی جانے لگی۔

اکبر کی اس بد دینی اور اسلام سے دوری میں اس وقت کے درباری علما کی غلط صحبت اور خوشامد کو بڑا دخل تھا، ان میں ملا مبارک کے دو لڑکے ابوالفضل اور فیضی سرفہرست تھے۔ مشہور بزرگ شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اسی زمانے کے تھے، انھوں نے بڑی حکمت کے ساتھ اس نئے مذہب ''دین الٰہی'' کا مقابلہ کیا اور اس بارے میں بڑے کارنامے انجام دیئے۔

۷ ساتویں مہینے میں ۵ دن پڑھائیں

سبق ۱۲ وفاداری

سارے انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں، اس لیے ہر ایک آدمی کے ساتھ خیر خواہی اور وفاداری کا معاملہ کرنا چاہیے، چاہے وہ آدمی غریب ہو یا مالدار، چاہے وہ رعایا کا ایک فرد ہو یا ملک کا بادشاہ۔ اگر کوئی مشورہ مانگے، تو صحیح مشورہ دے، کسی سے کوئی وعدہ کیا ہو تو اسے پورا کرے، وعدہ خلافی نہ کرے اور کسی کو دھوکہ نہ دے۔ وعدہ خلافی کرنا اور دھوکہ دینا بہت بری بات ہے اور بڑا گناہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جو اپنے عہد کا پابند نہیں اس کا دین میں کوئی حصہ نہیں۔ [مسند احمد: ۱۲۵۶۷، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ]

ایک دوسری حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دھوکہ باز، احسان جتانے والا، اور بخیل جنت میں نہ جا سکے گا۔ [ترمذی: ۱۹۶۳، عن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ]

ایک واقعہ سنو! حیدر علی، سلطان ٹیپو کے والد تھے، ایک مرتبہ مرہٹوں نے اچانک میسور

آسان دین

پر حملہ کر دیا، میسور کے راجہ نے انھیں ایک کڑور روپیہ دینے کا وعدہ کیا، تو وہ لوگ واپس چلے گئے۔ مگر جب وہ وعدے کے مطابق ان کو روپے نہیں دے سکا، تو مرہٹوں نے میسور کی حکومت کے کئی علاقوں پر باقاعدہ قبضہ کرلیا۔ حیدر علی کو یہ گوارا نہ ہوا اور انہوں نے اپنے راجہ کی وفاداری میں سوچا کہ جن علاقوں پر مرہٹوں نے قبضہ کرلیا ہے ان سے ان کا قبضہ ہٹانا چاہیے، چناں چہ انہوں نے سب سے پہلے مرہٹوں پر حملہ کیا اور انہیں پیچھے ہٹا دیا۔ پھر آس پاس کے علاقوں سے مطلوبہ رقم جمع کر کے مرہٹوں کو وعدے کے مطابق ادا کر دیا اور ان کے قبضے سے وہ سارے علاقے چھڑا لیا۔ راجہ ان کی اس وفاداری پر بہت خوش ہوا اور اس کے بدلے میں ان کو اپنی پوری میسوری فوج کا سپہ سالار بنا دیا اور فتح علی بہادر کا خطاب دیا۔

میسور ہی کے راجہ کا ایک وزیر تھا، جو پہلے حیدر علی کا ہی ذاتی محاسب اور پھر مالی امور کا افسر تھا، اور اب حیدر علی ہی کی سفارش پر راجہ کا وزیر اعظم بن گیا تھا۔ جب اس نے حیدر علی کی طاقت اور حیثیت کو محسوس کیا، تو گھبرا گیا اور حیدر علی کا دشمن ہو گیا اور ان کے خلاف سازشیں کرنے لگا، چناں چہ ایک مرتبہ حیدر علی کسی مہم پر فوج لے کر گئے ہوئے تھے کہ ان کے پیچھے اس وزیر نے جنگ کا منصوبہ بنا لیا۔ اور سوچا کہ حیدر علی سے جنگ کر کے ان کو بالکل بے دخل کر دیا جائے۔ اس نے راجہ کو بھی اپنا ہم خیال بنا لیا اور باہر سے بھی فوج جمع کر لی۔ پھر حیدر علی سے جنگ ہوگئی، مگر حیدر علی نے انہیں شکست دے دی۔ جب حیدر علی راجہ کے دربار میں پہنچا تو انہوں نے راجہ کو اس وزیر کا ساتھ دینے کے باوجود کچھ نقصان نہیں پہنچایا۔ بلکہ اس کی خدمت میں قیمتی تحفے اور نذرانے پیش کیے۔ اور اقتدار کو غلط ہاتھوں سے بچانے کے لیے اور میسور کی فوج کی قربانی اور سیاسی حالت کو سامنے رکھتے ہوئے راجہ سے کہا کہ سلطنت کا پورا نظام اب میرے حوالے کر دیجیے۔ اس وقت راجہ باعزت طریقے پر اپنے اقتدار سے دست بردار ہو گئے، اور حیدر علی نے روزہ مرہ کے خرچ کے لیے تین لاکھ روپے سالانہ آمدنی کی ایک بڑی جاگیر اسے دی۔ حیدر علی اسی سلطنت کو "سلطنت خداداد" کہتے تھے۔

۷	۸	مہینے میں	۴	دن پڑھائیں	تاریخ		دستخط معلم		دستخط والدین	

سبق ۱۳ ماتحتوں کے ساتھ حسن سلوک

انسان کو اپنے ماتحتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہیے، مثلاً کوئی شخص کسی قوم کا امیر ہو یا کسی ملک کا بادشاہ ہو، تو ان کے لیے لازم ہے کہ اپنے ماتحت لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرے ان کے ساتھ انصاف کرے، ظلم وزیادتی نہ کرے، ان کے آرام وراحت کا خیال رکھے، ان کی ضرورتیں پوری کیا کرے۔ یہ اسلام کی اہم تعلیم ہے، ہمارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بندے کو اللہ تعالیٰ کسی رعیت کا حاکم ونگراں بنائے اور وہ اس کی پوری پوری خیر خواہی نہ کرے، تو وہ حاکم جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا۔ [بخاری: ۷۱۵۰، عن معقل رضی اللہ عنہ]

ایک حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے: جو حکمراں ضرورت مندوں اور کمزوروں کے لیے اپنا دروازہ بند کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت، اس کی ضرورت اور اس کی مسکینی کے وقت آسمان کے دروازے بند کرلے گا۔ (یعنی ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی مدد نہیں ہوگی)۔ [ترمذی: ۱۳۳۲، عن عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ]

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری امت میں سے کم یا زیادہ افراد کا حاکم اور نگراں بنے، پھر ان کے درمیان انصاف نہ کرے، تو ایسے حاکم کو اللہ تعالیٰ اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔ [طبرانی کبیر: ۵۱۷، عن معقل بن یسار رضی اللہ عنہ]

ہندوستان کے مغل حکمرانوں میں ایک بادشاہ جہاں گیر کے نام سے مشہور ہے، وہ عدل وانصاف کو اتنی اہمیت دیتا تھا کہ انھوں نے آگرہ کے قلعے میں ایک زنجیر لٹکا دی تھی جس کا دوسرا کنارہ باہر سڑک پر تھا اور اس نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ جس شخص کے ساتھ عدالت میں انصاف نہ ہوا ہو وہ اس زنجیر کو کھینچے۔ اس کے کھینچنے سے محل میں گھنٹیاں بجتی تھیں اور بادشاہ خود اس کی شکایت سننے آجاتا تھا۔

مغل حکمرانوں میں ہی ایک بادشاہ کا نام اورنگ زیب عالمگیر ہے، وہ بہت اخلاق مند تھے، اپنی رعایا کے ساتھ بہترین سلوک کرتے تھے، عدل وانصاف کرنے والے اور اپنی رعایا

کی راحت وسکون کا خیال رکھنے والے تھے، کسی پر ظلم ان کو گوارہ نہ تھا، وہ کم عمری سے ہی ملک کے بڑے بڑے کام انجام دیتے تھے، وہ دکن کے گورنر بھی رہے، انھوں نے دکن کے کسانوں کی حالت سدھاری اور اس کو مغلیہ حکومت کا خوشحال علاقہ بنادیا۔ اس کے بعد وہ سندھ کے بھی گورنر رہے اور اسے بھی خوب ترقی دی، پھر وہ جب بادشاہ بنے تو ہمیشہ اپنی رعایا کے ساتھ عدل وانصاف اور حسن سلوک کا معاملہ کیا، حتیٰ کہ انھوں نے پورے ملک میں یہ اعلان کردیا تھا کہ اگر کوئی بادشاہ پر مقدمہ چلانا چاہے تو وہ مقدمہ چلاسکتا ہے، ملک میں ہزاروں مسجدیں بنوائی، غیر مسلموں کے پاٹھ شالاؤں اور کئی عبادت گاہوں کے لیے جاگیریں دیں، غریبوں، لنگڑوں، لولوں اور اندھوں کے لیے ''محتاج خانے'' قائم کیے اور ان کو کھانا کپڑا حکومت کی طرف سے دیا کرتے، بادشاہ ہونے کے باوجود سرکاری آمدنی اپنے ذاتی خرچ میں استعمال نہیں کرتے تھے، وہ سمجھتے تھے کہ یہ رعایا کا مال ہے اور اس کو ان ہی پر خرچ ہونا چاہیے۔ وہ اپنا خرچ ٹوپی سی کر اور قرآن مجید لکھ کر پورا کرتے تھے، ان کو عوام میں کافی مقبولیت حاصل تھی، اسی وجہ سے جب شہر احمد نگر میں ان کا انتقال ہوگیا اور ان کی نعش اورنگ آباد لائی گئی تو راستہ بھر لوگ زاروقطار رور ہے تھے۔

[۸] آٹھویں مہینے میں [۴] دن پڑھائیں

سبق ۱۴ ہمیشہ دوسروں کی بھلائی چاہو

اسلام ہر ایک کے ساتھ خیر خواہی کرنا سکھاتا ہے، وہ اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ لوگوں کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے اور جس چیز کو اپنے لیے اچھا نہیں سمجھتا، اس کو دوسرے لوگوں کے لیے بھی اچھا نہ سمجھے۔ حضور ﷺ نے اسی کی تعلیم دی ہے اور اس کو بڑی اہمیت دی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا، جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

[بخاری: ۱۳، عن انس رضی اللہ عنہ]

آسان دین

یہ اسلام کی کتنی اچھی تعلیم ہے ہم کو اس پر عمل کرنا چاہیے اور دوسرے لوگوں کو بھی اس کی ترغیب دینی چاہیے مثلاً ہم چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ ہمارے ساتھ ہمدردی کریں، عزت واحترام سے پیش آئیں، قرض لینے پر مہلت دیں، ہمارے ساتھ حسنِ سلوک اور نرمی کا معاملہ کریں، ہمارے ساتھ بے رحمی اور بد مزاجی سے پیش نہ آئیں، تو ہمیں بھی دوسروں کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرنا چاہیے، یہ ایمان کامل کی علامت ہے۔

۸ آٹھویں مہینے میں ۳ دن پڑھائیں

سبق ۱۵ والدین کا اَدب واحترام

ماں باپ کا درجہ بہت بلند ہے، اسی لیے بندوں کے حقوق میں سب سے زیادہ ان ہی کا حق ہے۔ قرآن کریم میں والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور ان کے ساتھ ادب واحترام سے پیش آنے کا حکم دیا ہے اور حضور ﷺ نے بھی ان کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا معاملہ کرنے کی تاکید کی ہے، ایک مرتبہ آپ ﷺ نے حضرت معاذ کو دس باتوں کی نصیحت فرمائی ان ہی میں یہ بھی فرمایا کہ اپنے والدین کا کہنا ماننا، اگرچہ وہ تم کو اپنے اہل وعیال اور مال ودولت چھوڑنے کا حکم دیں۔ [مسند احمد: ۲۲۰۷۵، عن معاذ رضی اللہ عنہ]

حقیقت یہ ہے کہ ماں باپ کا ہم پر بڑا احسان ہے، انھوں نے بڑی مشقت برداشت کر کے ہماری پرورش کی ہے، اس لیے ہمارے اوپر فرض ہے کہ ہم بھی ان کے آرام وراحت کا خیال رکھیں، ان کی عزّت اور ان کا اَدب واحترام کریں، ان کے سامنے بے ادبی کی باتیں نہ کریں، ان سے نرمی کے ساتھ گفتگو کریں، کسی بات پر انھیں سخت جواب نہ دیں اور کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکالیں، جس سے ان کی دل شکنی ہو، ان کو ہمیشہ خوش رکھیں، کبھی ایسی حرکت نہ کریں، جس سے وہ ناراض ہو جائیں، اگر وہ کسی جائز کام کا حکم دیں، تو اس پر عمل کریں اور ان کی اطاعت وفرمانبرداری سے منہ نہ موڑیں۔ حضرت اسامہ بن زید ایک مشہور صحابی تھے، وہ اپنے والدین کی خوشنودی اور فرماں برداری کا بہت خیال رکھتے اور ان کا

کہنا مانتے۔ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں کھجور کے درختوں کی قیمت بہت زیادہ بڑھ گئی تھی، ایسے وقت میں حضرت اُسامہ نے ایک درخت کا تنا کاٹ کر اس کا مغز نکالا، لوگوں نے حیران ہو کر پوچھا کہ یہ کیا کر رہے ہو، آج کل درختوں کی قیمت بہت بڑھ گئی ہے اور تم اس کو کاٹ کر ضائع کر رہے ہو۔ حضرت اُسامہ نے کہا کہ اصل میں میری والدہ نے اس کی فرمائش کی تھی اور وہ جس چیز کی فرمائش کرتی ہیں اگر اس کا حاصل کرنا میرے لیے ممکن ہوتا ہے، تو میں اس کو ضرور پورا کرتا ہوں۔ [طبقات ابن سعد: ۴/۱۷]

غور کریں کہ کس طرح حضرت اُسامہ نے اپنی والدہ کی فرمائش پوری کرنے میں اپنی نیک بختی سمجھی اور مہنگائی بڑھ جانے کے باوجود صرف اپنی والدہ کی چاہت پوری کرنے کے لیے ایک درخت کے تنے کو کاٹ ڈالا۔ ہمیں بھی اپنے ماں باپ کا پورا لحاظ رکھنا چاہیے اور ان کا حکم ماننا چاہیے، کبھی اس میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔

۸ آٹھویں مہینے میں ۳ دن پڑھائیں

سبق ۱۶ بڑے بھائیوں کا احترام کرنا

ہمارے اوپر بڑے بھائیوں کے بھی حقوق ہیں، ان کی ادائیگی کا خیال رکھنا ضروری ہے، وہ ہم سے بڑے ہیں، ہمارے ماں باپ کے مددگار ہیں، بچپن سے ہمارے خیر خواہ ہیں، ہمارے ساتھ ہمدردی اور مہربانی کا معاملہ کرتے ہیں، ہماری دیکھ بھال کرتے ہیں اور جہاں ضرورت ہوتی ہے وہاں ہماری مدد کرتے ہیں، ہمارے ساتھ شفقت و محبت کا برتاؤ کرتے ہیں۔ ان کا مرتبہ بہت اونچا ہے، حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسا ہے جیسا کہ باپ کا حق بیٹے پر ہے۔ [شعب الایمان: ۷۹۲۹، عن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ]

بہر حال ہمارے اوپر ضروری ہے کہ ہم ان کے حقوق کا خیال رکھیں، ان کی عزت اور ان کا احترام کریں، ان کے سامنے ادب سے بیٹھیں اور ادب کے ساتھ بات چیت کریں،

ان کے سامنے اونچی آواز سے نہ بولیں، نرمی کے ساتھ گفتگو کریں ان کا کہنا مانیں، اگر وہ کوئی کام بتائیں، تو ان کا وہ کام کر دیں، اگر ہم ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے، تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ ہم سے بہت خوش ہوں گے۔

| ۸ | آٹھویں مہینے میں | ۳ | دن پڑھائیں

سبق ۱۷ احسان کرنے والوں کا شکریہ ادا کرنا

حضور ﷺ نے جہاں ایک دوسرے کو ہدیہ دینے کی تعلیم دی ہے اور اس کے فضائل بیان کیے ہیں وہیں ہدیہ دینے والوں اور احسان کرنے والوں کو بدلہ دینے اور کم از کم انھیں دُعا دینے کی ہدایت فرمائی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو ہدیہ تحفہ دیا جائے، تو اگر اس کے پاس بدلے میں دینے کے لیے کچھ موجود ہو تو وہ اس کو دیدے اور جس کے پاس بدلے میں تحفہ دینے کے لیے کچھ نہ ہو، تو وہ (بطور شکریہ کے) اس کی تعریف کرے اور اس کے حق میں دعائے خیر کہے۔ جس نے ایسا کیا اس نے شکریہ کا حق ادا کر دیا اور جس نے ایسا نہیں کیا اور احسان کے معاملے کو چھپایا، تو اس نے ناشکری کی۔

[ابوداؤد: ۴۸۱۳، عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما]

حضور ﷺ کو جب کوئی ہدیہ اور تحفہ بھیجتا تھا، تو آپ ﷺ اس کو قبول فرماتے اور اس کا بدلہ بھی دیا کرتے تھے اور ان کے لیے دُعائے خیر بھی فرمایا کرتے تھے۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے اپنی اُمت کو تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ جس آدمی پر کسی نے کوئی احسان کیا اور اس نے احسان کرنے والوں کو یہ دُعا دی: "جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْراً" (یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہتر بدلہ عطا فرمائے)، تو اس نے اس شخص کی پوری تعریف کر دی۔

[ترمذی: ۲۰۳۵، عن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما]

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ایسے لوگوں کو تعلیم دی ہے جو احسان کرنے والوں کو بدلہ دینے کی حیثیت نہیں رکھتے، کہ ان کے حق میں دُعا ہی دیدے اور کم از کم "جَزَاكَ اللهُ خَيْراً" کہہ دے، اس سے بھی احسان کرنے والوں کا حق ادا ہو جائے گا۔

۸ آٹھویں مہینے میں ۳ دن پڑھائیں

سبق ۱۸ اَچھی گُفتگو کرنا

اِسلام کی اَخلاقی تعلیمات میں سے لوگوں سے اچھی گفتگو کرنا اور خوش کلامی سے پیش آنا ایک اہم تعلیم اور اچھی صفت ہے۔ اِسلام میں اس کی بہت اہمیت ہے۔ اس میں دُنیا اور آخرت دونوں جہاں کے فائدے ہیں۔ انسانوں کی زندگی میں طرح طرح کے مسائل پیش آتے ہیں اور مختلف لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ کبھی اپنے رشتے داروں سے کبھی پڑوسیوں سے، کبھی دوستوں سے اور کبھی دُشمنوں سے۔ اگر انسان ان لوگوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرے، اچھی طرح باتیں کرے اور اچھے اَخلاق سے پیش آئے، تو اس کی وجہ سے مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔ دوسرے بھی ان سے محبت کرنے لگتے ہیں اور پھر وہ آرام وسکون سے زندگی گذارتا ہے۔ اس کے برخلاف اگر کوئی آدمی سختی سے پیش آتا ہے اور سخت لہجے میں گفتگو کرتا ہے، تو لوگ اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں اور بنتے ہوئے کام بھی بگڑ جاتے ہیں اور وہ خود بھی پریشانی میں مُبتلا ہو جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے ساتھ نرمی اختیار کرنے اور خوش کلامی سے پیش آنے پر بہت زور دیا ہے، اور سخت کلامی اور بد مزاجی سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے۔ ایک حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتا ہو، اس کو چاہیے کہ وہ اچھی بات زبان سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔ [بخاری: ۶۰۱۸، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

جو شخص کسی کے ساتھ بھلی باتیں کرتا ہے اور سچّی گفتگو شیریں انداز میں کرتا ہے جس

آسان دین

سے اس کا دل خوش ہو جائے، تو یہ بڑی نیکی اور ثواب کا کام ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے کسی بندے کے دل کو خوش کرنا بھی بڑی فضیلت کی بات ہے۔ اسی لیے حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ اچھی بات بھی ایک صدقہ ہے (یعنی نیکی کی ایک قسم ہے جس پر بندہ اجر و ثواب کا مستحق ہوتا ہے)۔ [مسند احمد: ۸۱۱۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ہمیں اسلام کی اس اہم تعلیم پر عمل کرنا چاہیے اور اس کو اپنی زندگی میں داخل کرنا چاہیے۔ جب بھی کسی سے گفتگو کریں نرمی کے ساتھ اچھی طرح کریں اور بدزبانی اور سخت رویہ اپنانے سے پرہیز کریں۔ اس کا دُنیا میں بھی فائدہ ہوگا اور آخرت میں بھی۔

۸	۹	مہینے میں	۳	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۹ اساتذہ کے آداب

اساتذۂ کرام کا مرتبہ بھی بہت بلند ہے، وہ ہمیں علمِ دین سکھاتے ہیں، اچھی باتوں کی تعلیم دیتے ہیں، وہ ہمیں اچھے اور بُرے کی تمیز سکھاتے ہیں اور ہماری اچھی تربیت کرتے ہیں؛ اس لیے ہمیں ان کی عزّت کرنی چاہیے اور ان کے سامنے اَدب واحترام سے پیش آنا چاہیے۔ اِس سے عِلم میں برکت ہوتی ہے بلکہ بعض دفعہ آدمی لکھنے پڑھنے سے اتنا آگے نہیں بڑھ پاتا، جتنا اپنے اُستاذ کے اَدب واحترام کی وجہ سے آگے بڑھ جاتا ہے۔ ہمارے اَکابر بھی اپنے اُستاذوں کا بڑا احترام کرتے تھے اور ان کے سامنے عاجزی سے رہتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بہت بڑے صحابی ہیں اور قرآن وحدیث کے بڑے عالم ہیں، نیز وہ حضور ﷺ کے چچازاد بھائی بھی ہیں، اس کے باوجود وہ علمائے کرام کا بہت احترام کرتے تھے، ایک مرتبہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سوار ہوئے، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے احتراماً ان کی رکاب تھام لی، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: اے حضور ﷺ کے چچازاد بھائی! ایسا نہ کیجیے، مگر آپ نے فرمایا: ہم کو اپنے علما کا ایسا ہی

احترام کرنا چاہیے۔ خود حضور ﷺ نے اپنے اُستاذوں کی عزّت کرنے اور ان کے سامنے تواضع اختیار کرنے کی تعلیم دی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرو اور علم کے لیے سکون اور وقار پیدا کرو اور جن (استاذوں) سے علم حاصل کرتے ہو، ان سے عاجزی کے ساتھ پیش آؤ۔ [طبرانی اوسط: ۶۱۸۴، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ہم کو چاہیے کہ اپنے اُستاذوں کا خوب احترام کریں، ان سے رائے مشورہ لیں، ان کے سامنے کوئی ایسی حرکت نہ کریں، جو وقار کے خلاف ہو، ان کی موجودگی میں شور نہ مچائیں۔ اگر وہ کسی بات پر سختی کے ساتھ تنبیہ کریں، تو اس کو بالکل برا نہ مانیں، بلکہ اپنی غلطی پر معذرت کریں اور معافی مانگ لیں، ان کے پاس جانا ہو، تو صاف ستھرے کپڑے پہن کر جائیں، ان کے سامنے ادب سے بیٹھیں، ان کے سامنے ہاتھ پاؤں سے نہ کھیلیں اور نہ ناک میں اُنگلی ڈالیں اور ان کے لیے پوری زندگی دُعائیں کرتے رہیں۔

| ۹ | نویں مہینے میں | ۳ | دن پڑھائیں |

سبق ۲۰ ازار لٹکانے کی سزا

اسلام چاہتا ہے کہ انسان کے ہر عمل سے بندگی اور تواضع ظاہر ہو کیونکہ بندگی اور تواضع انتہائی اچھی صفت ہے، یہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے اور اس میں انسانوں کی کامیابی ہے، اسی لیے اسلام نے لباس و پوشاک میں بھی اس کا خیال رکھا ہے، تاکہ ہمارے کپڑوں سے بھی تواضع اور بندگی ظاہر ہو۔ اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں چند باتیں بتائی ہیں، ان ہی میں سے ایک اہم بات یہ ہے کہ ہم اپنا تہبند اور پائجامہ وغیرہ آدھی پنڈلی تک رکھیں، یا زیادہ سے زیادہ ٹخنوں سے اوپر تک ہو، لیکن ٹخنوں سے نیچے نہ پہنیں، یہ انتہائی سخت گناہ ہے، حضور ﷺ نے حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ کو چند باتوں کی نصیحت فرمائی تھی، ان ہی میں ایک یہ بھی فرمایا کہ اپنے تہبند کو آدھی پنڈلی تک رکھو، اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ٹخنے تک رکھو۔

اور اپنا تہبند (ٹخنے سے) نیچے لٹکانے سے بچو، کیوں کہ یہ تکبر کی علامت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو تکبر پسند نہیں ہے۔ [ابوداؤد: ۴۰۸۴، عن جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ]

اسلام سے پہلے عرب کے سردار لوگ اپنے تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکا کر پہنتے تھے اور اس کے ذریعے اپنی شان و شوکت اور بڑائی ظاہر کرتے تھے۔ چونکہ اس طرح تہبند اور پائجامہ پہننے سے اس میں گندگی بھی لگ جاتی ہے اور غرور و تکبر بھی ظاہر ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تکبر سب سے زیادہ بری عادت ہے، اس لیے حضور ﷺ نے اس طرح تہبند اور پائجامہ پہننے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔

حدیث میں ایسے لوگوں کے متعلق سخت وعیدیں آئی ہیں جو ٹخنے سے نیچے کپڑے پہنتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص تکبر کے طور پر اپنا تہبند گھسیٹے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھیں گے۔ [بخاری: ۵۷۸۸، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ ان سے بات کریں گے، نہ ان کی طرف نظر فرمائیں گے اور نہ ان کو پاک کریں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے، یہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ تو ناکام اور نامراد ہو گئے۔ اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا ایک تو وہ شخص ہے جس کی چادر ٹخنوں سے نیچے ہو، دوسرا وہ شخص جو (صدقہ دے کر) احسان جتلائے اور تیسرا وہ شخص جو جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال بیچتا ہو۔
[مسلم: ۲۹۳، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

۹ نویں مہینے میں ۳ دن پڑھائیں

سبق ۲۱ بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور ان کے ساتھ مل جل کر رہنا بہت ضروری ہے۔ جو شخص اپنی بہنوں کی خدمت کرتا ہے، ان کی کفالت کرتا ہے اور اچھی طرح ان کی

آسان دین

تربیت کرتا ہے، تو ایسے شخص کو جنت کی خوشخبری دی گئی ہے، ایک حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس بندے کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں، یا صرف دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں پھر ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرے اور ان کے (حقوق کی ادائیگی کے سلسلے میں) اللہ سے ڈرے، تو اللہ اس کو جنت میں داخل کریں گے۔ [ترمذی:۱۹۱۶، عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ]

حضور ﷺ کی کوئی حقیقی بہن نہیں تھی، لیکن آپ ﷺ کی جو رضاعی بہنیں تھیں، ان کے ساتھ بھی آپ ﷺ نے اچھا سلوک فرمایا ہے۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ کی ایک رضاعی بہن کا نام شیما تھا، جو حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی تھیں، کسی غزوے میں یہ مسلمانوں کے ہاتھ قید ہو کر آئیں، جب حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں، تو کہا: یا رسول اللہ! میں آپ کی رضاعی بہن ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی پہچان کیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ جس وقت میں (بچپن میں) آپ ﷺ کو گود میں لیے ہوئے تھی، آپ نے میری پیٹھ میں دانت کاٹ لیا تھا، آپ ﷺ نے اس نشان کو پہچان لیا اور ان کے لیے اپنی مبارک چادر بچھا دی (اور ان کو اس پر بٹھایا) اور ان سے کہا کہ اگر تم چاہو، تو محبت اور عزت کے ساتھ میرے پاس رہو اور اگر چاہو، تو میں تم کو تحفے اور سامان دے دوں اور پھر تم اپنی قوم کے پاس چلی جاؤ۔ انھوں نے کہا کہ آپ جو کچھ دینا چاہیں، دے دیں اور مجھے اپنی قوم کے پاس لوٹا دیں۔ حضور ﷺ نے انھیں کچھ ساز و سامان دے کر واپس کر دیا۔ وہ پھر مسلمان ہو گئی تھیں۔

غور کریں کہ حضور ﷺ نے اپنی ایک رضاعی بہن کے ساتھ کتنا اچھا سلوک کیا ہمیں بھی اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے، ان کے ساتھ خیر و بھلائی کا معاملہ کرنا اور ان کی خدمت کرنا بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔

| ۹ | نویں مہینے میں | ۳ | دن پڑھائیں |

آسان دین

سبق ۲۲ ٹی وی کے نقصانات

یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے جو چیزیں ہمیں نقصان پہنچاتی ہیں، ہمارے پاکیزہ اخلاق کو تباہ و برباد کرتی ہیں اور اچھے معاشرے اور ماحول کو خراب کرتی ہیں، تو ایسی چیزوں کو اختیار کرنے سے اسلام منع کرتا ہے، تا کہ ہماری زندگی ان خرابیوں سے محفوظ رہ سکے اور سکون و راحت کے ساتھ پاکیزہ ماحول میں ہم اپنی زندگی گذار سکیں۔

ٹی وی بھی معصیت اور گناہ کا ایک آلہ ہے، آخرت سے غافل کرنے کا ذریعہ ہے، ہمارے اخلاق و عادات کو خراب کرتا ہے، اس کی وجہ سے شرم و حیا جو کہ ایمان کی شاخ ہے، بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ جو شخص ٹی وی دیکھتا ہے وہ بیک وقت کئی گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے۔ اس سے بدنظری ہوتی ہے، ایک مرد کی نگاہ غیر محرم عورت پر پڑتی ہے، اسی طرح ایک عورت کی نظر غیر محرم مرد پر پڑتی ہے۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے، حضور ﷺ نے اس سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے، ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ بدنظری شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جو اسے میرے خوف سے چھوڑ دے گا، تو میں اس کے بدلے ایسا ایمان عطا کروں گا، جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔

[مستدرک: ۷۸۷۵، عن حذیفہ رضی اللہ عنہ]

ٹی وی دیکھنا گناہ ہے اور گناہوں کی نحوست سے دل پر سیاہی چھا جاتی ہے اور پھر گناہوں کی قباحت دل سے نکل جاتی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: مومن بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے، تو اس کی وجہ سے اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے، پھر اگر اس نے اس گناہ سے توبہ کرلی اور (اللہ سے) اپنے گناہ کی معافی چاہی، تو وہ نقطہ ختم ہو کر دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر (توبہ واستغفار نہیں کیا بلکہ) مزید گناہ کرتا رہا، تو دل کی وہ سیاہی بڑھتی رہتی ہے یہاں تک کہ پورے دل پر چھا جاتی ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: یہی وہ زنگ اور سیاہی ہے، جس کا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر کیا ہے: كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

آسان دین

مَاکَانُوا یَکْسِبُوْنَ ۔ (ہرگز نہیں، بلکہ ان کے دلوں میں برے اعمال کا زنگ بیٹھا ہوا ہے)۔ [ترمذی:۳۳۳۴،عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

اس کے علاوہ ٹی وی دیکھنے کی وجہ سے جسم و جان کو بھی نقصان پہنچتا ہے، ذہن پر برے اثرات پڑتے ہیں، نگاہیں کمزور ہو جاتی ہیں، پڑھنے لکھنے میں دل نہیں لگتا ہے، اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو جاتے ہیں اور جس میں اللہ تعالیٰ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی ہو، اس سے ہم کو بچنا چاہیے اور ہمیں صرف ایسے کام کرنا چاہیے جس سے اللہ تعالیٰ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے ہیں۔

۹ نویں مہینے میں ۴ دن پڑھائیں

سبق ۲۳ جھوٹ کا وَبال

جھوٹ بولنا، جھوٹی باتیں گڑھنا، کسی پر جھوٹا الزام لگانا اور کسی شخص کے خلاف جھوٹی گواہی دینا، یہ سب انتہائی گھناؤنے فعل اور بُری عادتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹ بولنے والوں کو بالکل پسند نہیں کرتے ہیں۔ جو لوگ جھوٹ بولا کرتے ہیں، اس سے لوگوں کا اعتماد اُٹھ جاتا ہے اور وہ لوگوں کی نظروں سے گر جاتا ہے۔ جھوٹ اتنی بُری چیز ہے کہ اس کی نحوست سے برکتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خریدنے والے اور بیچنے والے جب تک ایک دوسرے سے علیحدہ نہ ہوں، انھیں اختیار ہے کہ وہ سودا کریں یا نہ کریں۔ اگر وہ سچ بولیں اور عیب کی وضاحت کردیں، تو ان کے سودے میں برکت ہوتی ہے، اور اگر وہ جھوٹ بولیں اور عیب کو چھپائیں، تو ان کے سودے کی برکت ختم کردی جاتی ہے۔ [بخاری:۲۱۱۰،عن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ]

جھوٹ ہلاکت و بربادی کا سبب ہے۔ یہ اِنسان کی نیکیوں کو اس طرح ختم کرتا ہے، جس طرح آگ لکڑی کو جلا کر ختم کر ڈالتی ہے۔ جھوٹ برائیوں کی جڑ ہے۔ اگر انسان جھوٹ بولنا چھوڑ دے، تو وہ بہت سی برائیوں سے بچ جاتا ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو

جھوٹ سے بے حد نفرت تھی، وہ اس کو انتہائی ناپسند کرتے تھے اور اس سے بچنے کی خوب کوشش کرتے تھے۔ حضور ﷺ نے اپنی اُمّت کو اس سے بچنے کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ آپ ﷺ کے نزدیک یہ سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور مبغوض عادت تھی، اگر کوئی آدمی آپ ﷺ کے پاس جھوٹ بولتا، تو وہ مسلسل آپ ﷺ کے دل میں کھٹکتا رہتا، جب تک کہ آپ ﷺ کو معلوم نہ ہو جاتا کہ اس نے توبہ کرلی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو جھوٹ سے زیادہ کوئی عادت ناپسند نہ تھی، اگر کوئی شخص حضور ﷺ کی خدمت میں جھوٹ بول دیتا، تو اس وقت تک آپ کے دل میں اس کی اِکھٹک باقی رہتی، جب تک وہ توبہ نہ کرلیتا۔ [مسند احمد : ۲۴۶۵۷]

۹ نویں مہینے میں ۳ دن پڑھائیں

سبق ۲۴ چغل خوری کا وَبال

کسی شخص کی بات دوسرے تک اس مقصد سے پہنچانا، تاکہ دونوں کے آپسی تعلقات خراب ہو جائیں، اسے ''چغل خوری'' کہتے ہیں۔ چغل خوری سخت عیب ہے، اس میں دُنیا اور آخرت دونوں کا نقصان ہوتا ہے۔ چغل خور جھوٹی سچی باتیں بنا کر ایک دوسرے کے خلاف بھڑکاتا ہے اور اس سے کبھی کبھی بڑا فتنہ و فساد برپا ہو جاتا ہے، لوگوں کو ناحق تکلیف ہوتی ہے اور بعض مرتبہ اس سے پورا خاندان تباہ و برباد ہو جاتا ہے اور جب چغل خوری کی حقیقت کھل جاتی ہے، تو پھر اسے بے حد شرمندہ ہونا پڑتا ہے اور بہت ذِلّت و رُسوائی اٹھانی پڑتی ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے چغل خوری سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: میرے ساتھیوں میں سے کوئی کسی دوسرے کی بات مجھے نہ پہنچایا کرے، میں چاہتا ہوں کہ جب میں تم لوگوں میں آؤں، تو میرا دل سب کی طرف سے صاف ہو۔ [ابوداؤد : ۴۸۶۰، عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ]

چغل خوری کی وجہ سے قبر میں عذاب ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ دو قبروں کے پاس سے گذرے، تو آپ ﷺ نے بتایا کہ ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے اور ان دونوں کو کسی بڑی بات پر عذاب نہیں ہو رہا ہے (یعنی ان کے لیے اس سے بچنا آسان تھا)۔ پھر آپ ﷺ نے ایک قبر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: یہ شخص پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسری قبر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: یہ چغلیاں کھایا کرتا تھا۔

[ترمذی: ۷۰، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

ہمیں چغلیاں کھانے سے بچنا چاہیے اور دوسروں کو بھی اس سے منع کرنا چاہیے، اگر کوئی شخص ہمارے سامنے کسی کی چغلی کرے، تو ہمیں اس کی باتوں پر یقین نہیں کرنا چاہیے اور اس کے کہنے سے کسی سے بدگمان نہیں ہونا چاہیے اور چغل خوروں سے ہمیشہ دور رہنا چاہیے۔

۹ نویں مہینے میں ۳ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۲۵ حسد کا وبال

اللہ تعالیٰ نے اگر کسی کو کوئی نعمت دی ہو، تو اس کی نعمت کے زائل ہونے کی تمنا کرنا "حسد" کہلاتا ہے۔ یہ ایک بہت بری خصلت اور گندی عادت ہے۔ حسد انسانوں کے جسم کو بھی نقصان پہنچاتا ہے اور دین وایمان کو بھی برباد کرتا ہے۔ حسد کرنے والا ہمیشہ دوسروں کو نقصان پہنچانے کی فکر میں رہتا ہے، ان کی غیبت کرتا ہے اور ان کے متعلق جھوٹی سچی باتیں گڑھتا رہتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے اپنی اُمّت کو اس سے بچنے کی سخت تاکید فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حسد سے بچو، کیوں کہ حسد نیکیوں کو اس طرح برباد کر دیتا ہے، جس طرح آگ لکڑیوں کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ [ابوداؤد: ۴۹۰۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: تم آپس میں بغض اور حسد نہ کرو اور نہ

ہی ایک دوسرے سے پُشت پھیرو، اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ، اور کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ مسلمان اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔

[مسلم:۶۵۲۶، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ]

ہمیں حسد جیسی بیماری سے بچنا چاہیے، اسی میں ہمارے لیے راحت اور سکون ہے اور ہمیں ہمیشہ اپنے سے کم درجے کے لوگوں پر نظر رکھنی چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو نعمت ہمیں ملی ہے، اس پر شکر کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔ اگر ہم اپنے سے زیادہ حیثیت والوں پر نظر کریں گے، تو اس کی وجہ سے ہمارے اندر حسد پیدا ہوسکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر کا جذبہ پیدا نہیں ہوگا، بلکہ بعض مرتبہ زبان پر ناشکری کے الفاظ آئیں گے، اور یہ سب چیزیں ہماری دُنیا و آخرت کو ہلاک کرتی ہیں، اور اگر کوئی دوسرا شخص ہم سے حسد کرتا ہو، تو ہمیں اس کے ساتھ اچھے اَخلاق اور محبت کا برتاؤ کرنا چاہیے اور اس کے سامنے تواضع سے پیش آنا چاہیے، اس حسنِ سلوک کا اس پر یہ اثر ہوگا کہ کبھی نہ کبھی وہ حسد سے باز آجائے گا اور اس کے دل میں ہماری عزّت اور وقعت قائم ہوجائے گی۔

۱۰ دسویں مہینے میں ۴ دن پڑھائیں

سبق ۲۶ خاموشی میں نجات ہے

دنیا میں انسانوں کے درمیان جو آپسی جھگڑے اور لڑائیاں ہوتی ہیں، وہ زیادہ تر زبان کو غلط استعمال کرنے کی وجہ سے ہوتی ہیں؛ اسی لیے مذہبِ اسلام نے ہمیں زبان کو قابو میں رکھنے اور بری باتوں سے اس کی حفاظت کرنے کی تعلیم دی ہے، اگر ہم اپنی زبان کی حفاظت کرلیں اور صرف خیر و بھلائی کی باتیں زبان سے نکالیں، تو ہم بہت سے گناہوں سے بچنے کے ساتھ دنیا کے بہت سارے نقصان سے بھی بچ جائیں گے۔

ہمیں اس بات کی پوری کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اپنی زبان سے بے فائدہ اور بے کار

باتیں نہ نکالیں، جب بھی بولنا ہو، تو نیکی اور خیر کی باتیں بولیں اور جب بات کرنے کی کوئی ضرورت نہ ہو، یا جس بات میں خیر و بھلائی کی امید نہ ہو، تو ایسے وقت میں خاموش رہنا اچھا ہے۔ خود ہمارے نبی ﷺ کی یہی عادتِ شریفہ تھی، آپ ﷺ اپنی زبان سے وہی باتیں نکالتے تھے، جس پر آپ ﷺ کو ثواب کی اُمید ہوتی تھی ورنہ آپ ﷺ زیادہ تر خاموش رہتے تھے۔ اور آپ ﷺ نے اپنی اُمت کو اسی کی تعلیم دی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اُسے چاہیے کہ خیر کی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ [ابوداؤد: ۵۱۵۴، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

بے ضرورت اور نامناسب باتوں سے اپنی زبان کو روکے رکھنا بہت ہی اچھی عادت ہے، جس شخص کا اس پر عمل ہوگا، وہ قدرتی طور پر کم بولنے والا اور زیادہ خاموش رہنے والا ہوگا، جس کی ہمارے نبی ﷺ نے بہت تعریف فرمائی ہے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تمہیں دو ایسی عادتیں نہ بتا دوں جو پیٹھ پر بہت ہلکی ہیں (یعنی جس کو اختیار کرنا بہت آسان ہے) اور میزان میں بہت بھاری ہوں گی؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ضرور بتائیں! آپ ﷺ نے فرمایا: زیادہ خاموش رہنے کی عادت اور اچھے اخلاق۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! مخلوق نے ان دو عادتوں سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں کیا۔ [شعب الایمان: ۸۰۰۶، عن انس رضی اللہ عنہ]

| ۱۰ | دسویں مہینے میں | ۳ | دن پڑھائیں |

سبق ۲۷ دعا کی اہمیت

دعا کے معنیٰ مانگنے اور پکارنے کے ہیں۔ شریعت میں انسانوں کا اللہ تعالیٰ سے مانگنے اور سوال کرنے کو "دعا" کہتے ہیں۔ اپنی ضرورتوں کو اللہ تعالیٰ سے مانگنا اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔ ہمیں اپنی تمام ضرورتوں کا سوال اللہ تعالیٰ ہی سے کرنا چاہیے۔ کیوں کہ تمام چیزوں کا وہی مالک ہے، وہی سب کو روزی دیتا ہے، وہی مارتا اور جلاتا ہے، وہی ہر ایک کو کھلاتا پلاتا ہے،

وہی سب کی پرورش کرتا ہے، وہی بیماری اور صحت دیتا ہے، وہ اگر کسی کو کچھ دینا چاہے، تو اُسے کوئی روک نہیں سکتا، اور اگر وہ کسی کو کچھ نہ دینا چاہے، تو اُسے کوئی دے نہیں سکتا۔

غرض وہی ہر چیز کا مالک ہے؛ لہٰذا ہمیں جو کچھ مانگنا ہو، وہ اللہ ہی سے مانگیں، یہاں تک کہ چھوٹی چھوٹی چیزوں کا سوال بھی اللہ تعالیٰ ہی سے کریں۔ ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں اسی کی تعلیم دی ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: تم میں سے ہر ایک شخص کو اپنی تمام حاجتوں کا سوال اللہ ہی سے کرنا چاہیے؛ یہاں تک کہ جوتے کا تسمہ بھی اگر ٹوٹ جائے، تو وہ بھی اللہ ہی سے مانگے۔ [شعب الایمان: ۱۱۱۶، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ]

ہم جو بھی دعائیں کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اسے سنتے ہیں اور اس کو قبول فرماتے ہیں؛ چونکہ اللہ تعالیٰ کو خوب معلوم ہے کہ کون سی چیز ہمارے لیے فائدہ مند ہے اور کون سی چیز ہمارے لیے نقصان دہ ہے۔ جو چیزیں ہمارے لیے بہتر ہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ وہ ہمیں عطا فرما دیتے ہیں اور جو چیزیں ہمارے لیے نقصان دہ ہوتی ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس کے بجائے کوئی دوسری چیز عطا فرما دیتے ہیں، کبھی اُس کے بدلے کسی مصیبت سے نجات دے دیتے ہیں اور کبھی اس دنیا میں کچھ نہیں دیتے ہیں، البتہ آخرت میں اسکا اجر و ثواب عطا کریں گے۔ اس لیے ہمیں خوب دل لگا کر دعائیں کرنی چاہیے اور پھر اللہ تعالیٰ سے قبولیت کی امید رکھنی چاہیے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی مومن بندہ کوئی دعا کرتا ہے، جس میں کوئی گناہ کی بات نہ ہو اور نہ قطع رحمی ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کو تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ضرور عطا فرما دیتے ہیں، ① یا تو جو اس نے مانگا ہے، وہی چیز اس کو عطا کر دیتے ہیں ② یا اس کی دعا کو آخرت میں اس کے لیے ذخیرہ بنا لیا جاتا ہے (یعنی آخرت میں اس کا ثواب عطا فرمائیں گے) ③ یا پھر اُس پر آنے والی کوئی مصیبت اور تکلیف روک دی جاتی ہے۔ [مسند احمد: ۱۱۱۳۳، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

۱۰ دسویں مہینے میں ۴ دن پڑھائیں

آسان دین

سبق ۲۸ راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹانا

راستے پر کوئی ایسی چیز پڑی ہوئی مل جائے، جس سے گذرنے والوں کو تکلیف پہنچ سکتی ہو، جیسے پتھر، کانٹا یا کیلے کے چھلکے وغیرہ، تو اس کو راستے سے ہٹا دینا چاہیے، تا کہ گذرنے والوں کو کسی طرح کی کوئی پریشانی نہ ہو اور لوگ آرام سے گذر سکیں۔ یہ بہت ہی اچھی عادت ہے اور نیکی اور ثواب کا کام ہے۔ حدیث پاک میں اس کی بہت فضیلت اور اہمیت بیان کی گئی ہے۔ جو شخص اس پر عمل کرتا ہے اور راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹا دیتا ہے، تو ایسے شخص کو صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے۔ [ابوداؤد: ۵۲۴۸، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص کو جنت میں مزے سے کروٹیں لیتے ہوئے دیکھا (اُن کو یہ نعمت اِس وجہ سے ملی تھی کہ انھوں نے) راستے کے درمیان سے ایک ایسے درخت کو کاٹ کر پھینک دیا تھا، جس سے لوگوں کو (گذرنے میں) تکلیف ہوتی تھی۔ [مسلم: ۶۸۳۷، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ راستے کو صاف ستھرا رکھنے اور لوگوں کو تکلیف سے بچانے کی کتنی اہمیت ہے اور اس پر کتنا بڑا اجر و ثواب ملتا ہے۔ جب مذہب اسلام میں راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کی اتنی اہمیت ہے، تو پھر راستے پر گندگی ڈالنے اور دوسری تکلیف دینے والی چیزوں کو پھینکنے کا کتنا بڑا وبال ہوگا، اس پر ہم غور کریں۔

بعض لوگ اپنے گھروں کو صاف کر کے کوڑا کرکٹ، گندگی، سڑے ہوئے پھل اور دوسری بدبودار چیزیں راستے پر ڈال دیتے ہیں، جس کی وجہ سے آنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اسی طرح اپنی سواری (کار، موٹر سائیکل وغیرہ) کو ایسی جگہ کھڑا کر دیتے ہیں، جہاں

آسان دین

سے دوسری سواریوں کے آنے جانے کا راستہ بند ہو جاتا ہے یا لوگوں کو گذرنے میں دشواری پیش آتی ہے۔ یہ سب اسلامی تعلیم کے خلاف عمل ہے، اسلام صفائی ستھرائی کو پسند کرتا ہے اور انسانوں کو آرام وراحت پہنچانے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لیے ہم لوگوں کو چاہیے کہ راستے کو صاف رکھیں، اس پر کوڑا کرکٹ اور کچرا وغیرہ نہ پھینکیں، اسی طرح سواری وغیرہ بھی ایسی جگہ نہ کھڑی کریں، جس سے دوسروں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑے۔ اور اگر راستے پر کوئی ایسی چیز مل جائے، جس سے لوگوں کو تکلیف پہنچ سکتی ہو، تو اس کو وہاں سے ہٹا دیں۔

۱۰ دسویں مہینے میں ۳ دن پڑھائیں

سبق ۲۹ سوال کرنے سے بچنا

اسلام لوگوں کو اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ خود اپنی محنت سے کما کر اپنی روزی کا انتظام کرے اور دوسروں کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائے؛ کیوں کہ دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے اور ان سے مانگنے میں ذلت ورسوائی ہے، اچھے مسلمان ہمیشہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے ہیں اور کبھی بھی دوسروں سے نہیں مانگتے ہیں، ایسا آدمی ہمیشہ عزت کے ساتھ زندگی گذارتا ہے۔ اسی لیے ہمارے نبی ﷺ نے کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے اور سوال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور خود سے کما کر کھانے کی ترغیب دی ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کوئی ایک آدمی رسی لے (اور جنگل چلا جائے) اور لکڑی کی گٹھری باندھ کر اپنی پیٹھ پر رکھے اور بازار جا کر اُس کو بیچ دے اور اِس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے (دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی ذلت سے) اپنے آپ کو بچالے، تو یہ اُس کے لیے اِس بات سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا پھرے، پھر چاہے وہ اس کو دیں یا نہ دیں۔ [بخاری: ۱۴۷۱، عن زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ]

جو شخص لوگوں سے مانگتا پھرتا ہے، تو ایسا شخص دنیا میں بھی ذلیل ہوتا ہے اور لوگوں کی نگاہ سے گر جاتا ہے اور اُسے آخرت میں بھی ذلیل ورسوا ہونا پڑے گا اور قیامت کے دن اُس کے چہرے پر زخم کا بدنما داغ ہوگا۔ اور اُسے سخت سزا دی جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص زیادہ مال حاصل کرنے کی غرض سے لوگوں سے مانگتا ہے، تو گویا وہ جہنم کا انگارہ مانگ رہا ہے۔ اب چاہے تو اِس میں کمی کرے یا زیادتی کرے۔

[مسلم: ۲۳۴۶، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر ہم زیادہ مال جمع کرنے کے لیے لوگوں سے مانگیں گے، تو وہ مال قیامت کے دن آگ بن جائے گا اور پھر ہمیں اس میں عذاب دیا جائے گا۔ اس لیے ہمیں دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بچنا چاہیے اور جو کچھ ہمیں مانگنا ہو صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہیے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھی لوگوں سے مانگنے سے بچتے تھے اور اپنے ہاتھ کی کمائی سے اپنی روزی کا انتظام کرتے تھے۔ ہجرت کرنے والے صحابہ عام طور پر تجارت کرتے تھے اور انصاری صحابہ عام طور پر کھیتی باڑی کیا کرتے تھے۔ اور اسی پر ان کا گذر بسر ہوتا تھا۔

| ۱۰ | دسویں مہینے میں | ۳ | دن پڑھائیں

سبق ۳۰ سنت پر عمل کرنا

حضور ﷺ کی ساری سنتیں اہم ہیں، آپ ﷺ نے زندگی کے تمام شعبوں میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ چاہے وہ ایمانیات سے متعلق ہوں یا عبادات سے، معاملات سے متعلق ہوں یا اخلاقیات اور معاشرت سے۔ ہم کھانا کیسے کھائیں، پانی کیسے پئیں، خرید و فروخت کیسے کریں، دوستوں کے درمیان کیسے رہیں، رہنے سہنے اور سونے جاگنے کا طریقہ کیا

ہے، الغرض آپ ﷺ نے ساری چیزوں کے متعلق بتایا ہے اور خود عمل کر کے دکھا دیا ہے۔ وہ انسان بہت خوش قسمت ہے، جو آپ ﷺ کی سنتوں کے مطابق زندگی گذارتا ہے اور آپ ﷺ کی ہر ادا اور آپ ﷺ کے ہر عمل سے محبت رکھتا ہے۔ ایسا ہی انسان دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوتا ہے۔

ہمیں بھی آپ ﷺ کی تمام سنتوں پر عمل کرنا چاہیے اور آپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق زندگی گذارنا چاہیے۔ اگر ہم ایسا کریں گے، تو ہمارے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوگی اور اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف فرمادیں گے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی ایک ایک سنت سے محبت کرتے تھے، اس پر عمل کرتے تھے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بہت بڑے صحابی ہیں۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی سنت کے مطابق گذاری۔ آپ ہر وقت کوشش کرتے تھے کہ کوئی بات سنت کے خلاف نہ ہونے پائے، ایک مرتبہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اندر آنے کی اجازت مانگی۔ غالباً اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی کام میں مشغول تھے، اس لیے ادھر کوئی توجہ نہ دی۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ اجازت مانگی۔ جب کوئی جواب نہیں ملا، تو واپس چلے آئے۔ دوسرے وقت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم واپس کیوں چلے گئے تھے؟ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت مانگی تھی، جب اجازت نہ ملی، تو واپس ہو گیا؛ کیوں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر تمہیں تین بار اجازت مانگنے کے بعد بھی اجازت نہ ملے، تو لوٹ جاؤ۔

۱۰ دسویں مہینے میں	۳	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

تعریف

عربی عرب کی زبان کو "عربی" کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: عرب سے تین باتوں کی وجہ سے محبت کرو میں عربی ہوں، قرآن عربی میں ہے اور جنت والوں کی زبان عربی ہے۔ [مستدرک ۶۹۹۹، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

سب زبانیں اور بولیاں اللہ تعالی کی پیدا کی ہوئی ہیں؛ ان ہی میں ایک زبان "عربی" بھی ہے۔ یہ بہت پرانی زبان ہے اس کے باوجود آج تک زندہ اور تروتازہ ہے۔ بہت سی پرانی زبانیں ختم ہوگئیں اب ان کا جاننے والا بھی کوئی نہیں۔ مگر عربی زبان ایسی ہے کہ دنیا کے ہر ملک اور ہر خطے میں اس کے جاننے والے ایک دو نہیں کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ کیوں نہ ہوں؟ یہ تو ہمارے پیارے رسول ﷺ کی زبان ہے، قرآن کی زبان ہے، دنیا میں بھی محبوب اور آخرت میں بھی پسندیدہ۔ اسی لیے تو جنتی عربی میں بات کریں گے۔

کون سا مسلمان ایسا ہوگا کہ اسے پیارے رسول ﷺ اور مقدس قرآن سے محبت نہ ہو اور جنت میں جانا اس کی خواہش اور تمنا نہ ہو؟ یقیناً ہر مسلمان پیارے نبی ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ قرآن کریم سے لگاؤ رکھتا ہے اور جنت میں جانا چاہتا ہے۔ تو پھر اس کے لیے عربی زبان سے ناآشنا ہونا بڑے تعجب کی بات ہے۔ عربی زبان ہماری دینی و مذہبی زبان ہے قرآن وحدیث عربی ہی میں ہے صحابہ بھی عربی بولتے، انھیں عربی سے اتنا لگاؤ تھا کہ جس ملک میں جاتے وہاں کی ملکی زبان ان کے عربی بولنے کی وجہ سے عربی ہو جاتی۔

ہمیں بھی ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے عربی زبان سے دلی لگاؤ ہونا چاہیے۔ اس کو سیکھنا چاہیے اور خوب محنت کرنا چاہیے کیوں کہ عربی زبان دینی اور مذہبی زبان ہونے

عربی

کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی اور تجارتی زبان بھی ہے۔ لہٰذا اس کو حاصل کر کے جہاں قرآن و حدیث ہم سمجھ سکیں گے وہیں دنیوی فوائد و منافع بھی ہمیں حاصل ہوں گے۔

ہدایت برائے استاذ

عربی کے اسباق کو اچھی طرح پڑھانے کے لیے مندرجہ ذیل ہدایات کا خیال رکھنا ضروری ہے؛ اس لیے پہلے ان ہدایات کو اچھی طرح سمجھ لیں پھر سبق کے دوران ان کا لحاظ رکھیں۔

① ہر سبق میں جو نئے الفاظ استعمال ہوئے ہیں، ان کو سبق کے شروع میں ''نئے الفاظ'' کے عنوان کے تحت ڈالا گیا ہے۔ سبق پڑھانے سے پہلے ان الفاظ کو یاد کرا دیں۔

② طلبہ کو مکلّف کریں کہ وہ عربی عبارتوں کو بذات خود پڑھیں اور عبارت خوانی کے دوران صحت تلفظ اور عربی لب و لہجے کا خیال رکھیں۔

③ کہیں کہیں اسباق کے آخر میں ''نوٹ'' کی شکل میں ان اسباق کو پڑھانے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ سبق پڑھانے سے پہلے ان ہدایات کا مطالعہ کر لیں پھر طلبہ کو اچھی طرح سمجھائیں تاکہ طلبہ کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

④ یہ اسباق نمونے کے طور پر مرتب کیے گئے ہیں، ان کو مکمل نہ سمجھیں بلکہ اس طرز پر طلبہ کو جملے بدل بدل کر خوب مشق کرائیں، کسی زبان کو سکھانے کا واحد ذریعہ کثرتِ مشق ہے۔

⑤ اردو سے عربی اور عربی سے اردو بنانے کی مشق دی گئی ہیں، ان کی اچھی طرح مشق کرائیں۔

اَلدَّرْسُ الْأَوَّلُ

نئے الفاظ: هٰذَانِ : یہ دونوں - هَاتَانِ : یہ دونوں - ذٰنِكَ : وہ دونوں - تَانِكَ : وہ دونوں

(۱)

هٰذَانِ كِتَابَانِ	یہ دو کتابیں ہیں	ذٰنِكَ نَجَّارَانِ	وہ دو بڑھئی ہیں
هٰذَانِ مَنْزِلَانِ	یہ دو گھر ہیں	ذٰنِكَ سَمَكَانِ	وہ دو مچھلیاں ہیں
هٰذَانِ مُعَلِّمَانِ	یہ دو استاذ ہیں	ذٰنِكَ طَبِيْبَانِ	وہ دو ڈاکٹر ہیں
هَاتَانِ جَامِعَتَانِ	یہ دو یونیورسٹیاں ہیں	تَانِكَ نَظَّارَتَانِ	وہ دو چشمے ہیں
هَاتَانِ شَجَرَتَانِ	یہ دو درخت ہیں	تَانِكَ بَقَرَتَانِ	وہ دو گائے ہیں
هَاتَانِ ثَلَّاجَتَانِ	یہ دو فریج ہیں	تَانِكَ مِحْفَظَتَانِ	وہ دو بستے ہیں

نوٹ: طلبہ کو بتادیں کہ مذکر دو ہوں تو ان کی طرف اشارہ کرنے کے لیے "هٰذَانِ" اور "ذٰنِكَ" استعمال ہوتا ہے اور مؤنث دو ہوں تو ان کی طرف اشارہ کرنے کے لیے "هَاتَانِ" اور "تَانِكَ" استعمال ہوتا ہے۔

(۲)

هٰذَانِ الْكِتَابَانِ	هٰذَانِ الْكِتَابَانِ نَافِعَانِ
یہ دو کتابیں	یہ دو کتابیں نفع بخش ہیں
هٰذَانِ الشَّارِعَانِ	هٰذَانِ الشَّارِعَانِ وَاسِعَانِ
یہ دو سڑکیں	یہ دو سڑکیں کشادہ ہیں

عربی

هٰذَانِ الدَّرْسَانِ	هٰذَانِ الدَّرْسَانِ سَهْلَانِ
یہ دو سبق	یہ دو سبق آسان ہیں
هَاتَانِ الشَّجَرَتَانِ	هَاتَانِ الشَّجَرَتَانِ مُثْمِرَتَانِ
یہ دو درخت	یہ دو درخت پھل دار ہیں
هَاتَانِ الْمُمَرِّضَتَانِ	هَاتَانِ الْمُمَرِّضَتَانِ جَالِسَتَانِ
یہ دو نرسیں	یہ دو نرسیں بیٹھی ہیں
هَاتَانِ الْمَنَارَتَانِ	هَاتَانِ الْمَنَارَتَانِ عَالِيَتَانِ
یہ دو منارے	یہ دو منارے بلند ہیں
ذٰنِكَ النَّجَّارَانِ	ذٰنِكَ النَّجَّارَانِ بَارِعَانِ
وہ دو بڑھئی	وہ دو بڑھئی ماہر ہیں
ذٰنِكَ الْجَبَلَانِ	ذٰنِكَ الْجَبَلَانِ شَامِخَانِ
وہ دو پہاڑ	وہ دو پہاڑ بلند ہیں
ذٰنِكَ الْبَابَانِ	ذٰنِكَ الْبَابَانِ مَفْتُوحَانِ
وہ دو دروازے	وہ دو دروازے کھلے ہیں
تَانِكَ النَّظَّارَتَانِ	تَانِكَ النَّظَّارَتَانِ جَمِيلَتَانِ
وہ دو چشمے	وہ دو چشمے خوبصورت ہیں
تَانِكَ الصَّيْدَلِيَّتَانِ	تَانِكَ الصَّيْدَلِيَّتَانِ كَبِيرَتَانِ
وہ دو میڈیکل	وہ دو میڈیکل بڑے ہیں

تَانِكَ الْبَقَرَتَانِ	تَانِكَ الْبَقَرَتَانِ سَمِيْنَتَانِ
وہ دو گائے	وہ دو گائے موٹی ہیں

نوٹ: طلبہ کو سمجھا دیں کہ اگر آپ کو عربی میں کہنا ہو "یہ دو کتابیں ہیں" تو اس کو یوں کہیں گے "هٰذَانِ كِتَابَانِ" اور اگر کہنا ہو "یہ دو کتابیں" تو اس کو یوں کہیں گے "هٰذَانِ الْكِتَابَانِ" اور اگر کہنا ہو کہ "یہ دو کتابیں نفع بخش ہیں" تو اس کو یوں کہیں گے "هٰذَانِ الْكِتَابَانِ نَافِعَانِ" یوں نہیں کہیں گے "هٰذَانِ كِتَابَانِ نَافِعَانِ".

تمرین ①

عبارت پر اعراب لگا کر اردو میں ترجمہ کریں

هٰذان التفاحان	
ذٰنك الرجلان جالسان	
تانك الثلاجتان ثمينتان	
هاتان البقرتانِ	
تانك جامعتان	
هاتان المحطتان نظيفتان	

تمرین ②

عربی میں ترجمہ کریں

یہ دو گائے	

وہ دو یونیورسٹیاں بڑی ہیں	
یہ دو بستے ہیں	
وہ دو مچھلیاں چھوٹی ہیں	
وہ دو پہاڑ	
یہ دو گھر نئے ہیں	

1 پہلے مہینے میں ۲۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ

كِتَابَانِ	كِتَابَا حَامِدٍ	كِتَابَا حَامِدٍ جَدِيْدَانِ
دو کتابیں	حامد کی دو کتابیں	حامد کی دو کتابیں نئی ہیں
بَقَرَتَانِ	بَقَرَتَا الْفَلَّاحِ	بَقَرَتَا الْفَلَّاحِ سَمِيْنَتَانِ
دو گائے	کسان کی دو گائے	کسان کی دو گائے موٹی ہیں
شَارِعَانِ	شَارِعَا الْقَرْيَةِ	شَارِعَا الْقَرْيَةِ وَاسِعَانِ
دو سڑکیں	گاؤں کی دو سڑکیں	گاؤں کی دو سڑکیں کشادہ ہیں
دَرْسَانِ	دَرْسَا الْكِتَابِ	دَرْسَا الْكِتَابِ سَهْلَانِ
دو سبق	کتاب کے دو سبق	کتاب کے دو سبق آسان ہیں
مَنَارَتَانِ	مَنَارَتَا الْمَسْجِدِ	مَنَارَتَا الْمَسْجِدِ عَالِيَتَانِ
دو منارے	مسجد کے دو منارے	مسجد کے دو منارے بلند ہیں

عربی

نوٹ: طلبہ کو سمجھادیں کہ اگر آپ کو عربی میں "حامد کی دو کتابیں" کہنا ہو، تو "کِتَابَانِ حَامِدٍ" نہیں کہیں گے بلکہ "نِ" کو ہٹا کر "کِتَابَا حَامِدٍ" کہیں گے۔

تمرین ①

عبارت پر اعراب لگا کر اردو میں ترجمہ کریں

	شجرتا الحديقة صغيرتان
	ثمرا الشجرة
	ممرضا المستشفى
	بيتا سعيد جديدان
	جامعتا المدينة كبيرتان

تمرین ②

عربی میں ترجمہ کریں

	شہر کی دو سڑکیں
	خدیجہ کے دو قلم
	گھر کے دو دروازے کھلے ہوئے ہیں
	بچے کی دو کاپیاں
	زید کے دو استاذ مہربان ہیں

٢ دوسرے مہینے میں ٨ دن پڑھائیں

عربی

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ

(۱)

مَدْرَسَةٌ	ایک مدرسہ	مَدَارِسُ	بہت سے مدرسے
كِتَابٌ	ایک کتاب	كُتُبٌ	بہت سی کتابیں
قَلَمٌ	ایک قلم	أَقْلَامٌ	بہت سے قلم
بَابٌ	ایک دروازہ	أَبْوَابٌ	بہت سے دروازے
بَيْتٌ	ایک گھر	بُيُوْتٌ	بہت سے گھر

(۲)

هٰذِهٖ كُتُبٌ	یہ کتابیں ہیں	تِلْكَ أَقْلَامٌ	وہ قلم ہیں
هٰذِهٖ مَدَارِسُ	یہ مدرسے ہیں	تِلْكَ أَبْوَابٌ	وہ دروازے ہیں
	هٰذِهٖ بُيُوْتٌ	یہ گھر ہیں	

نوٹ: طلبہ کو سمجھا دیں کہ عقل نہ رکھنے والی چیزوں کی جمع کی طرف اشارہ کرنے کے لیے "هٰذِهٖ" اور "تِلْكَ" استعمال ہوتے ہیں۔

(۳)

وَلَدٌ	ایک لڑکا	أَوْلَادٌ	بہت سے لڑکے
رَجُلٌ	ایک آدمی	رِجَالٌ	بہت سے آدمی
صَدِيْقٌ	ایک دوست	أَصْدِقَاءُ	بہت سے دوست

تِلْمِيْذٌ	ایک طالب علم	تَلَامِيْذُ	بہت سے طلبہ
طَبِيْبٌ	ایک ڈاکٹر	أَطِبَّاءُ	بہت سے ڈاکٹر

(۴)

هٰذِهٖ يا هٰؤُلَاءِ	أَوْلَادٌ	یہ سب بچے ہیں
تِلْكَ يا أُولٰئِكَ	أَصْدِقَاءُ	وہ سب دوست ہیں
هٰذِهٖ يا هٰؤُلَاءِ	رِجَالٌ	یہ سب مرد ہیں
تِلْكَ يا أُولٰئِكَ	تَلَامِيْذُ	وہ سب طلبہ ہیں
هٰذِهٖ يا هٰؤُلَاءِ	أَطِبَّاءُ	یہ سب ڈاکٹر ہیں

نوٹ: طلبہ کو سمجھا دیں کہ عقل رکھنے والی چیزوں کی جمع کی طرف اشارہ کرنے کے لیے "هٰذِهٖ، هٰؤُلَاءِ" اور "تِلْكَ، أُولٰئِكَ" دونوں استعمال کر سکتے ہیں اور یہ بھی سمجھا دیں کہ کچھ جمعیں ایسی ہیں جن پر تنوین نہیں آتی جیسے: مَدَارِسُ، تَلَامِيْذُ، أَصْدِقَاءُ.

تمرین (۱)

عبارت پر اعراب لگا کر اردو میں ترجمہ کریں

تلك كتب	
هؤلاء أصدقاء	
هذه أقلام	

عربی

تلك بيوت	
هذه أطباء	
تلك رجال	
أولئك أولاد	
هذه أبواب	

تمرین ۲

عربی میں ترجمہ کریں

وہ سب ڈاکٹر ہیں	
وہ مدرسے ہیں	
یہ سب طلبہ ہیں	
وہ کتابیں ہیں	
وہ سب مرد ہیں	
یہ سب ڈاکٹر ہیں	
یہ سب مدرسے ہیں	
یہ سب دوست ہیں	

۲	۳	مہینے میں	۱۷	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

اَلدَّرسُ الرَّابِعُ

نئے الفاظ: ذَكِيٌّ: ذہین، جمع أَذْكِيَاءُ. غَنِيٌّ: مالدار، جمع أَغْنِيَاءُ. سَعِيْدٌ: نیک بخت، جمع سُعَدَاءُ، رَحِيْمٌ: رحم دل، جمع رُحَمَاءُ۔ رَشِيْدٌ: باہوش، جمع رُشَدَاءُ۔ صَغِيْرٌ: چھوٹا، جمع صِغَارٌ. بَيْضَاءُ: سفید، مذکر أَبْيَضُ. حَاجٌّ: حاجی، جمع حُجَّاجٌ. طِفْلٌ: بچہ، جمع أَطْفَالٌ. مَنْظَرٌ: منظر، جمع مَنَاظِرُ. قَصْرٌ: محل، جمع قُصُوْرٌ. وَرَقٌ: صفحہ، جمع أَوْرَاقٌ. مَسْجِدٌ: مسجد، جمع مَسَاجِدُ. دَرْسٌ: سبق، جمع دُرُوْسٌ. شَجَرٌ: درخت، جمع أَشْجَارٌ.

هٰذِهِ الْأَوْلَادُ أَذْكِيَاءُ	یہ سب بچے ذہین ہیں
أُولٰئِكَ الرِّجَالُ أَغْنِيَاءُ	وہ سب مرد مالدار ہیں
هٰؤُلَاءِ الْحُجَّاجُ سُعَدَاءُ	یہ سب حاجی نیک بخت ہیں
تِلْكَ الْأَطِبَّاءُ رُحَمَاءُ	وہ سب ڈاکٹر رحم دل ہیں
أُولٰئِكَ التَّلَامِيْذُ رُشَدَاءُ	وہ سب طلبہ باہوش ہیں
هٰؤُلَاءِ الْأَطْفَالُ صِغَارٌ	یہ بچے چھوٹے ہیں
هٰذِهِ الْمَنَاظِرُ جَمِيْلَةٌ	یہ مناظر خوبصورت ہیں
هٰذِهِ الْقُصُوْرُ جَدِيْدَةٌ	یہ محل نئے ہیں
تِلْكَ الْأَوْرَاقُ بَيْضَاءُ	وہ صفحات سفید ہیں
تِلْكَ الْمَسَاجِدُ قَرِيْبَةٌ	وہ مسجدیں قریب ہیں
هٰذِهِ الدُّرُوْسُ سَهْلَةٌ	یہ سبق آسان ہیں
تِلْكَ الْأَشْجَارُ طَوِيْلَةٌ	وہ درخت لمبے ہیں

عربی

نوٹ: طلبہ کو سمجھا دیں کہ عقل رکھنے والی چیزوں کی جمع کے بارے میں کوئی خبر دینی ہو تو جس لفظ کے ذریعے خبر دیں گے اسے بھی جمع لائیں گے جیسے: ''هٰؤُلَاءِ الْأَوْلَادُ أَذْكِيَاءُ'' میں ''أَذْكِيَاءُ'' جمع ہے اور اگر عقل نہ رکھنے والی چیزوں کی جمع کے بارے میں کوئی خبر دینی ہو تو جس لفظ کے ذریعے خبر دیں گے اسے واحد مؤنث ہی لائیں گے جیسے: ''هٰذِهِ الْمَنَاظِرُ جَمِيْلَةٌ'' میں ''جَمِيْلَةٌ'' واحد مؤنث ہے۔

تمرین ①

عبارت پر اعراب لگا کر اردو میں ترجمہ کریں

أولئك الرجال رحماء	
تلك القصور قديمة	
تلك الدروس سهلة	
أولئك التلاميذ أذكياء	
هذه الحجاج سعداء	
أولئك الأطفال صغار	

تمرین ②

عربی میں ترجمہ کریں

یہ سب حاجی مالدار ہیں۔	
یہ قلم نئے ہیں۔	

وہ سب بچے باہوش ہیں۔	
وہ سب گھر کشادہ ہیں۔	
یہ کتابیں نئی ہیں۔	
یہ درخت لمبے ہیں۔	

۳ تیسرے مہینے میں ۱۲ دن پڑھائیں

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ

نئے الفاظ: کَبِیْرٌ: بڑا، جمع کِبَارٌ. ثَمَرٌ: پھل، جمع أَثْمَارٌ. تِلْمِیْذٌ: طالب علم، جمع تَلَامِیْذُ: دُکَّانٌ دکان، جمع دَکَاکِیْنُ مَلْبَسٌ: کپڑا، جمع مَلَابِسُ. زَھْرَۃٌ: پھول، جمع أَزْھَارٌ. شَيْءٌ: چیز، جمع أَشْیَاءُ.

أَوْلَادٌ کِبَارٌ	اَلْأَوْلَادُ الْکِبَارُ	اَلْأَوْلَادُ کِبَارٌ
کچھ بڑے بچے	بڑے بچے	بچے بڑے ہیں
رِجَالٌ أَغْنِیَاءُ	اَلرِّجَالُ الْأَغْنِیَاءُ	اَلرِّجَالُ أَغْنِیَاءُ
کچھ مالدار مرد	مالدار مرد	مرد مالدار ہیں
تَلَامِیْذُ أَذْکِیَاءُ	اَلتَّلَامِیْذُ الْأَذْکِیَاءُ	اَلتَّلَامِیْذُ أَذْکِیَاءُ
کچھ ذہین طلبہ	ذہین طلبہ	طلبہ ذہین ہیں
شَوَارِعُ وَاسِعَۃٌ	اَلشَّوَارِعُ الْوَاسِعَۃُ	اَلشَّوَارِعُ وَاسِعَۃٌ
کچھ کشادہ سڑکیں	کشادہ سڑکیں	سڑکیں کشادہ ہیں

أَبْوَابٌ مَفْتُوحَةٌ	اَلْأَبْوَابُ الْمَفْتُوحَةُ	اَلْأَبْوَابُ مَفْتُوحَةٌ
کچھ کھلے دروازے	کھلے دروازے	دروازے کھلے ہیں
أَثْمَارٌ حُلْوَةٌ	اَلْأَثْمَارُ الْحُلْوَةُ	اَلْأَثْمَارُ حُلْوَةٌ
کچھ میٹھے پھل	میٹھے پھل	پھل میٹھے ہیں
دَكَاكِيْنُ مُغْلَقَةٌ	اَلدَّكَاكِيْنُ الْمُغْلَقَةُ	اَلدَّكَاكِيْنُ مُغْلَقَةٌ
کچھ بند دکانیں	بند دکانیں	دکانیں بند ہیں
مَلَابِسُ غَالِيَةٌ	اَلْمَلَابِسُ الْغَالِيَةُ	اَلْمَلَابِسُ غَالِيَةٌ
کچھ مہنگے کپڑے	مہنگے کپڑے	کپڑے مہنگے ہیں
أَزْهَارٌ مُتَفَتِّحَةٌ	اَلْأَزْهَارُ الْمُتَفَتِّحَةُ	اَلْأَزْهَارُ مُتَفَتِّحَةٌ
کچھ کھلے ہوئے پھول	کھلے ہوئے پھول	پھول کھلے ہیں
أَشْيَاءُ ثَمِيْنَةٌ	اَلْأَشْيَاءُ الثَّمِيْنَةُ	اَلْأَشْيَاءُ ثَمِيْنَةٌ
کچھ قیمتی چیزیں	قیمتی چیزیں	چیزیں قیمتی ہیں

نوٹ: طلبہ کو سمجھا دیں کہ اوپر کے جملوں میں اگر پہلا لفظ عقل رکھنے والی چیزوں کی جمع ہے تو بعد والا لفظ بھی جمع لائیں گے جیسے: ''أَوْلَادٌ كِبَارٌ. اَلرِّجَالُ الْأَغْنِيَاءُ. اَلتَّلَامِيْذُ أَذْكِيَاءُ'' میں اور اگر پہلا لفظ عقل نہ رکھنے والی چیزوں کی جمع ہے تو بعد والا لفظ واحد مؤنث ہی لائیں گے جیسے: ''شَوَارِعُ وَاسِعَةٌ. اَلْأَثْمَارُ حُلْوَةٌ'' وغیرہ ہیں۔ نیز طلبہ کو یہ بھی سمجھا دیں کہ ''تَلَامِيْذُ. دَكَاكِيْنُ. مَلَابِسُ'' اور اس طرح کی کچھ جمعیں ایسی ہیں جن پر تنوین نہیں آتی۔

تمرین ①

عبارت پر اعراب لگا کر اردو میں ترجمہ کریں

أطباء أذكياء	
الأقلام ثمينة	
الأولاد الكبار	
الملابس رخيصة	
أبواب مفتوحة	
البيوت الصغيرة	

تمرین ②

عربی میں ترجمہ کریں

لمبے درخت	
دروازے بند ہیں	
سستی چیزیں	
پھل میٹھے ہیں	
کچھ کشادہ سڑکیں	
دکانیں بند ہیں	

۳	۴ مہینے میں	۱۵ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

عربی

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ

نئے الفاظ: جَذَّابَةٌ: پرکشش۔ مُغْلَقَةٌ: بند۔ حَيٌّ: محلّہ۔ حَاذِقٌ: ماہر، جمع حُذَّاقٌ۔

(۱)

دُرُوْسُ الْكِتَابِ مُفِيْدَةٌ	کتاب کے سبق آسان ہیں۔
أَثْمَارُ الْحَدِيْقَةِ قَلِيْلَةٌ	باغ کے پھل کم ہیں۔
أَبْوَابُ الْبَيْتِ مَفْتُوْحَةٌ	گھر کے دروازے کھلے ہیں۔
دَكَاكِيْنُ الْقَرْيَةِ مُغْلَقَةٌ	گاؤں کی دکانیں بند ہیں۔
مَلَابِسُ مَاجِدٍ غَالِيَةٌ	ماجد کے کپڑے مہنگے ہیں۔

نوٹ: طلبہ کو سمجھادیں کہ تم نے پچھلے سالوں میں "دَرْسُ الْكِتَابِ" جیسے بہت سے جملے پڑھے تھے ایسے جملوں کو "مضاف مضاف الیہ" کہتے ہیں ان میں پہلا لفظ "درس" مضاف اور "الكتاب" مضاف الیہ کہلاتا ہے، اسی طرح اوپر دی گئی مثالوں میں بھی "دُرُوْسُ الْكِتَابِ" مضاف مضاف الیہ ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ یہاں "دُرُوْسُ" جمع ہے، اس کے بعد یہ سمجھائیں کہ اگر مضاف عقل نہ رکھنے والی چیزوں کی جمع ہے تو اس کے بارے میں جس لفظ کے ذریعے خبر دی جائے گی وہ ہمیشہ واحد مؤنث ہی آئے گا جیسے "دُرُوْسُ الْكِتَابِ مُفِيْدَةٌ" میں "مُفِيْدَةٌ" واحد مؤنث ہے۔

(۲)

تَلَامِيْذُ الْجَامِعَةِ كِبَارٌ	یونیورسٹی کے طلبہ بڑے ہیں۔
حُجَّاجُ الْهِنْدِ سُعَدَاءُ	ہندوستان کے حاجی نیک ہیں۔

أَطْفَالُ الْحَيِّ صِغَارٌ	محلے کے بچے چھوٹے ہیں۔
أَطِبَّاءُ الْمُسْتَشْفٰى حُذَّاقٌ	اسپتال کے ڈاکٹر ماہر ہیں۔
أَصْدِقَاءُ حَامِدٍ أَغْنِيَاءُ	حامد کے دوست مالدار ہیں۔

نوٹ: طلبہ کو سمجھادیں کہ اگر مضاف عقل رکھنے والی چیزوں کی جمع ہے تو اس کے بارے میں جس لفظ کے ذریعے خبر دی جائے گی وہ لفظ ہمیشہ جمع ہی آئے گا جیسے اوپر کی مثالوں میں ''تَلَامِيْذُ الْجَامِعَةِ كِبَارٌ'' میں ''كِبَارٌ'' جمع ہے۔

تمرین ①

عبارت پر اعراب لگا کر اردو میں ترجمہ کریں

أوراق الكتاب جيدة	
أشجار الحديقة طويلة	
أصدقاء ماجد رحماء	
ملابس عائشة رخيصة	
أولاد الحي سعداء	

تمرین ②

عربی میں ترجمہ کریں

باغ کے پھل میٹھے ہیں	
شہر کی سڑکیں کشادہ ہیں	

عربی

گاؤں کے گھر خوبصورت ہیں	
مدرسے کے طلبہ ذہین ہیں	
حامد کے دوست نیک ہیں	

۴	۵	مہینے میں	۱۰	دن پڑھائیں	تاریخ		دستخط معلم	دستخط والدین

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ

نئے الفاظ: جَالِسٌ: بیٹھنے والا۔ نَائِمٌ: سونے والا۔ ضَارِبٌ: مارنے والا۔ کَافِرٌ: کافر۔ فَارِحٌ: خوش ہونے والا۔ صَالِحٌ: نیک۔ حَافِظٌ: یاد کرنے والا۔ عَادِلٌ: انصاف کرنے والا۔ کَاذِبٌ: جھوٹ بولنے والا۔ صَابِرٌ: صبر کرنے والا۔

(۱)

مُسْلِمٌ	ایک مسلمان	مُسْلِمُوْنَ	بہت سارے مسلمان
نَشِيْطٌ	ایک چست	نَشِيْطُوْنَ	بہت سارے چست
ذَاهِبٌ	ایک جانے والا	ذَاهِبُوْنَ	بہت سارے جانے والے
قَادِمٌ	ایک آنے والا	قَادِمُوْنَ	بہت سارے آنے والے
نَاجِحٌ	ایک کامیاب	نَاجِحُوْنَ	بہت سارے کامیاب

نوٹ: طلبہ کو سمجھادیں کہ اگر کسی اسم مفرد مذکر کی جمع بنانا ہو تو اس کے آخر میں ''واؤ'' اور ''نون'' بڑھادیں گے اور نون پر ہمیشہ فتح ہی آئے گا۔

(۲)

هٰذَا لَاعِبٌ	یہ ایک کھلاڑی ہے	هٰؤُلَاءِ لَاعِبُوْنَ	یہ بہت سے کھلاڑی ہیں

ذٰلِكَ كَاتِبٌ	وہ ایک کاتب ہے	أُولٰئِكَ كَاتِبُوْنَ	وہ بہت سے کاتب ہیں
هٰذَا مُسَافِرٌ	یہ ایک مسافر ہے	هٰؤُلَاءِ مُسَافِرُوْنَ	یہ بہت سے مسافر ہیں
ذٰلِكَ مُهَنْدِسٌ	وہ ایک انجینئر ہے	أُولٰئِكَ مُهَنْدِسُوْنَ	وہ بہت سے انجینئر ہیں
هٰذَا مُعَلِّمٌ	یہ ایک استاذ ہے	هٰؤُلَاءِ مُعَلِّمُوْنَ	یہ سب اساتذہ ہے

تمرین ①

درج ذیل الفاظ کی جمع بنائیں

جالس		نائم	
ضارب		حافظ	
کافر		عادل	
فارح		کاذب	
صالح		صابر	

تمرین ②

عربی میں ترجمہ کریں

بہت سارے عالم	
بہت سارے محنتی	
یہ سب کامیاب ہیں	
بہت سارے بیٹھنے والے	

عربی

وہ بہت سے اساتذہ ہیں	
بہت سارے ماہر	

۵ پانچویں مہینے میں ۱۲ دن پڑھائیں

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ

(۱)

تِلْمِيْذَةٌ	ایک طالبہ	تِلْمِيْذَاتٌ	بہت ساری طالبات
مُعَلِّمَةٌ	ایک استانی	مُعَلِّمَاتٌ	بہت ساری استانیاں
طَبِيْبَةٌ	ایک ڈاکٹرنی	طَبِيْبَاتٌ	بہت ساری ڈاکٹرنیاں
ذَاهِبَةٌ	ایک جانے والی	ذَاهِبَاتٌ	بہت سی جانے والیاں
صَابِرَةٌ	ایک صبر کرنے والی	صَابِرَاتٌ	بہت ساری صبر کرنے والیاں

نوٹ: طلبہ کو سمجھادیں کہ کسی اسم مفرد مؤنث جس کے آخر میں گول "ۃ" ہو اس کی جمع بنانا ہو تو "ۃ" کو ہٹا کر "ات" بڑھادیں گے۔

(۲)

هٰذِهٖ مُمَرِّضَةٌ	یہ ایک نرس ہے	هٰؤُلَاءِ مُمَرِّضَاتٌ	یہ سب نرسیں ہیں
تِلْكَ حَافِلَةٌ	وہ ایک بس ہے	أُولٰئِكَ حَافِلَاتٌ	وہ بہت ساری بسیں ہیں
هٰذِهٖ مَحَطَّةٌ	یہ ایک اسٹیشن ہے	هٰؤُلَاءِ مَحَطَّاتٌ	یہ بہت سارے اسٹیشن ہیں
تِلْكَ لُغَةٌ	وہ ایک زبان ہے	أُولٰئِكَ لُغَاتٌ	وہ بہت سی زبانیں ہیں
هٰذِهٖ سَاعَةٌ	یہ ایک گھڑی ہے	هٰؤُلَاءِ سَاعَاتٌ	یہ بہت ساری گھڑیاں ہیں

تمرین ①

درج ذیل الفاظ کی جمع بنائیں

حافظة		مسلمة	
صيدلية		مجتهدة	
خادمة		صالحة	
مؤمنة		لاعبة	
صادقة		ذاهبة	

تمرین ②

عربی میں ترجمہ کریں

یہ بہت ساری یونیورسٹیاں ہیں	
بہت سارے میڈیکل	
وہ بہت سارے بیگ ہیں	
بہت ساری بیٹھنے والیاں	
بہت ساری جانے والیاں	
یہ بہت سی سفر کرنے والیاں ہیں	

۵ ٦ مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

عربی

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ

نئے الفاظ : هُمْ : وہ سب (مرد)۔ أَنْتُمْ: تم سب (مرد)۔ هُنَّ : وہ سب (عورتیں)۔
أَنْتُنَّ: تم سب (عورتیں)۔ نَحْنُ : ہم سب۔ قَارِئٌ: پڑھنے والا۔ مُسَافِرٌ: مسافر۔

(۱)

هُمْ مُسْلِمُوْنَ	وہ سب مسلمان ہیں
أَنْتُمْ مُهَنْدِسُوْنَ	تم سب انجینئر ہو
هُمْ ذَاهِبُوْنَ	وہ سب جانے والے ہیں
أَنْتُمْ نَاجِحُوْنَ	تم سب کامیاب ہو
هُمْ صَالِحُوْنَ	وہ سب نیک ہیں
أَنْتُمْ صَادِقُوْنَ	تم سب سچے ہو
نَحْنُ نَشِيْطُوْنَ	ہم سب چست ہیں
أَنْتُمْ كَسْلَانُوْنَ	تم سب سست ہو
نَحْنُ قَارِئُوْنَ	ہم سب پڑھنے والے ہیں
نَحْنُ مُسَافِرُوْنَ	ہم سب مسافر ہیں

(۲)

هُنَّ مُسْلِمَاتٌ	وہ سب (عورتیں) مسلمان ہیں
أَنْتُنَّ صَالِحَاتٌ	تم سب (عورتیں) نیک ہو

هُنَّ نَشِيْطَاتٌ	وہ سب (عورتیں) چست ہیں
أَنْتُنَّ كَسْلَانَاتٌ	تم سب (عورتیں) سست ہو
هُنَّ ذَاهِبَاتٌ	وہ سب جانے والیاں ہیں
أَنْتُنَّ عَطُوْفَاتٌ	تم سب (عورتیں) مہربان ہو
هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ	وہ سب استانیاں ہیں
نَحْنُ مُجْتَهِدَاتٌ	ہم سب (عورتیں) محنتی ہیں
نَحْنُ قَارِئَاتٌ	ہم سب پڑھنے والیاں ہیں
نَحْنُ مُسَافِرَاتٌ	ہم سب (عورتیں) مسافر ہیں

تمرین ①

عبارت پر اعراب لگا کر اردو میں ترجمہ کریں

أنتم ذاهبون	
نحن مسلمون	
هن معلمات	
هم عطوفون	
نحن صادقات	

أنتن قارئات	
هم مهندسون	
أنتن مسافرات	
هن ناجحات	
نحن نشيطون	

تمرین (۲)

عربی میں ترجمہ کریں

ہم سب (عورتیں) مسلمان ہیں	
تم سب جانے والے ہو	
تم سب (عورتیں) محنتی ہو	
وہ سب پڑھنے والے ہیں	
وہ سب پڑھنے والیاں ہیں	
ہم سب (مرد) کامیاب ہیں	
ہم سب (عورتیں) کامیاب ہیں	
تم سب استاذ ہو۔	

۶ چھٹے مہینے میں ۱۲ دن پڑھائیں

اَلدَّرْسُ الْعَاشِرُ

نئے الفاظ: مُشْرِكٌ: شرک کرنے والا۔ خَائِفٌ: ڈرنے والا۔ فَائِزٌ: کامیاب۔ مَحْبُوْبٌ: پسندیدہ۔ عَبْدٌ: بندہ، جمع عِبَادٌ. اَلنَّارُ: آگ۔

(۱)

اَلْمُسْلِمُوْنَ الصَّالِحُوْنَ	نیک مسلمان
اَلرِّجَالُ الْمُشْرِكُوْنَ	مشرک لوگ
اَلتَّلَامِيْذُ النَّشِيْطُوْنَ	چست طلبہ
اَلْمُوَظَّفُوْنَ الْمُجْتَهِدُوْنَ	محنتی ملازمین
أَطْفَالٌ مُتَعَلِّمُوْنَ	کچھ پڑھنے والے بچے
عِبَادٌ خَائِفُوْنَ	کچھ ڈرنے والے بندے
مُدَرِّسُوْنَ عَطُوْفُوْنَ	کچھ مہربان اساتذہ
أَطِبَّاءُ بَارِعُوْنَ	کچھ ماہر ڈاکٹر

نوٹ: استاذ بچوں کو سمجھائیں کہ کسی چیز کی اچھائی یا برائی بیان کرنے کے لیے جو لفظ لایا جاتا ہے اس کو "صفت" کہتے ہیں اور جس کی اچھائی یا برائی بیان کی جائے اس کو "موصوف" کہتے ہیں، عربی میں موصوف پہلے اور صفت بعد میں آتی ہے۔ اگر موصوف مذکر ہو تو صفت بھی مذکر ہوتی ہے، اسی طرح اگر موصوف جمع ہو تو صفت بھی جمع ہوتی ہے۔ اور اگر موصوف پر "ال" ہو تو صفت پر بھی "ال" ہوگا اور اگر موصوف پر "ال" نہ ہو تو صفت پر بھی "ال" نہ ہوگا اس صورت میں اس کا ترجمہ "کچھ" سے کریں گے جیسے: "أَطْفَالٌ مُتَعَلِّمُوْنَ" کچھ پڑھنے والے بچے۔

عربی

(۲)

اَلْمُسْلِمُوْنَ الصَّالِحُوْنَ فِي الْجَنَّةِ	نیک مسلمان جنت میں ہیں
اَلرِّجَالُ الْمُشْرِكُوْنَ فِي النَّارِ	مشرک لوگ آگ میں ہیں
اَلتَّلَامِيذُ النَّشِيطُوْنَ فَائِزُوْنَ فِي الْاِمْتِحَانِ	چست طلبا امتحان میں کامیاب ہیں
اَلْمُوَظَّفُوْنَ الْمُجْتَهِدُوْنَ مَحْبُوْبُوْنَ جِدًّا	محنتی ملازمین بہت ہی پسندیدہ ہیں
نَحْنُ أَطْفَالٌ مُتَعَلِّمُوْنَ	ہم پڑھنے والے بچے ہیں
أُولٰئِكَ عِبَادٌ خَائِفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ	وہ سب اللہ سے ڈرنے والے بندے ہیں
أَنْتُمْ مُدَرِّسُوْنَ عَطُوْفُوْنَ	تم سب مہربان اساتذہ ہو
فِي هٰذَا الْمُسْتَشْفٰى أَطِبَّاءُ بَارِعُوْنَ	اس ہسپتال میں کچھ ماہر ڈاکٹر ہیں

تمرین (۱)

عربی میں جواب دیں

من في الجنة؟	
أين الرجال المشركون؟	
من فائزون في الامتحان؟	
كيف الموظفون المجتهدون؟	
من أنتم؟	

من أولئك؟	
هل أنتم مدرسون عطوفون؟	
من في هذا المستشفى؟	

تمرین (۲)

عربی میں ترجمہ کریں

مہربان اساتذہ جانے والے ہیں	
محنتی ملازمین گھر میں ہیں	
پڑھنے والے بچے کامیاب ہیں	
اللہ سے ڈرنے والے بندے مسجد میں ہیں	
درسگاہ میں کچھ نیک طلبہ ہیں	

٦	٧ مہینے میں	١٣ دن پڑھائیں	تاریخ		دستخط معلم	دستخط والدین

اَلدَّرْسُ الْحَادِيْ عَشَرَ

نئے الفاظ: بِنْتٌ: لڑکی، جمع بَنَاتٌ. صَائِمٌ: روزہ دار۔ خَبِيْرٌ: باخبر، تجربہ کار۔

(١)

اَلْمُسْلِمَاتُ الصَّادِقَاتُ	سچی مسلمان عورتیں
اَلْمُؤْمِنَاتُ الصَّائِمَاتُ	روزہ دار مومنہ عورتیں

عربی

اَلْبَنَاتُ الصَّالِحَاتُ	نیک لڑکیاں
اَلتِّلْمِيْذَاتُ الْمُجْتَهِدَاتُ	محنتی طالبات
خَادِمَاتٌ نَظِيْفَاتٌ	کچھ صاف ستھری خادمائیں
طَبِيْبَاتٌ بَارِعَاتٌ	کچھ ماہر ڈاکٹرنیاں
مُمَرِّضَاتٌ خَبِيْرَاتٌ	کچھ تجربہ کار نرسیں
صَدِيْقَاتٌ مَحْبُوْبَاتٌ	کچھ پیاری سہیلیاں

نوٹ: استاذ بچوں کو سمجھائیں کہ اگر موصوف مؤنث ہو تو صفت بھی مؤنث ہوتی ہے، اسی طرح اگر موصوف جمع ہو تو صفت بھی جمع ہوتی ہے اور اگر موصوف پر ''ال'' ہو تو صفت پر بھی ''ال'' ہوگا اور اگر موصوف پر ''ال'' نہ ہو تو صفت پر بھی ''ال'' نہ ہوگا اور اس صورت میں اس کا ترجمہ ''کچھ'' سے کریں گے جیسے: ''خَادِمَاتٌ نَظِيْفَاتٌ'' کچھ صاف ستھری خادمائیں۔

(۲)

اَلْمُسْلِمَاتُ الصَّادِقَاتُ فَائِزَاتٌ	سچی مسلمان عورتیں کامیاب ہیں
اَلْمُؤْمِنَاتُ الصَّائِمَاتُ جَالِسَاتٌ فِي الْبَيْتِ	روزے دار مومنہ عورتیں گھر میں بیٹھی ہیں
اَلْبَنَاتُ الصَّالِحَاتُ ذَاهِبَاتٌ إِلَى الْمَدْرَسَةِ	نیک لڑکیاں مدرسہ جارہی ہیں
اَلتِّلْمِيْذَاتُ الْمُجْتَهِدَاتُ نَاجِحَاتٌ فِي الْاِمْتِحَانِ	محنتی طالبات امتحان میں کامیاب ہیں
فِي الْمُسْتَشْفَى خَادِمَاتٌ نَظِيْفَاتٌ	ہسپتال میں کچھ صاف ستھری خادمائیں ہیں

فِي هٰذِهِ الْمَدِيْنَةِ طَبِيْبَاتٌ بَارِعَاتٌ	اس شہر میں کچھ ماہر ڈاکٹرنیاں ہیں
هُنَاكَ مُمَرِّضَاتٌ خَبِيْرَاتٌ	وہاں کچھ تجربہ کار نرسیں ہیں
هُنَّ صَدِيْقَاتٌ مَحْبُوْبَاتٌ	وہ سب پیاری سہیلیاں ہیں

تمرین ①

عربی میں جواب دیں

كيف المسلمات الصادقات؟	
من جالسات في البيت؟	
من ذاهبات إلى المدرسة؟	
كيف التلميذات المجتهدات؟	
أين خادمات نظيفات؟	
من في هذه المدينة؟	
هل هناك ممرضات خبيرات؟	
هل هن صديقات محبوبات؟	

تمرین ②

عربی میں ترجمہ کریں

محنتی طالبات درس گاہ میں ہیں	

عربی

تجربہ کار نرسیں ہسپتال میں ہیں	
نیک مسلمان عورتیں مہربان ہیں	
اس گاؤں میں نیک مسلمان عورتیں ہیں	
تم سب روزے دار مومنہ عورتیں ہو۔	

ے	۸	مہینے میں	۱۳	دن پڑھائیں	تاریخ		دستخط معلم		دستخط والدین	

اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ عَشَرَ

نئے الفاظ: سَاكِنٌ: رہنے والا۔ مُحَافِظٌ: حفاظت کرنے والا۔ خَيَّاطَةٌ: درزن (سلائی کرنے والی عورت)۔ وَفِيَّةٌ: وفادار عورت۔ مُهَذَّبَةٌ: تہذیب والی عورت۔

(۱)

سَاكِنُوْ الْمَدِيْنَةِ	سَاكِنُوْ الْمَدِيْنَةِ أَغْنِيَاءُ
شہر کے رہنے والے	شہر کے رہنے والے مالدار ہیں
مُسْلِمُوْ الْهِنْدِ	مُسْلِمُوْ الْهِنْدِ صَالِحُوْنَ
ہندوستان کے مسلمان	ہندوستان کے مسلمان نیک ہیں
قَارِئُوْ الْقُرْآنِ	قَارِئُوْ الْقُرْآنِ نَاجِحُوْنَ
قرآن کے پڑھنے والے	قرآن کے پڑھنے والے کامیاب ہیں
مُحَافِظُوْ الْإِسْلَامِ	مُحَافِظُوْ الْإِسْلَامِ سُعَدَاءُ
اسلام کی حفاظت کرنے والے	اسلام کی حفاظت کرنے والے نیک ہیں

مُمَرِّضَاتُ الْمُسْتَشْفٰى	مُمَرِّضَاتُ الْمُسْتَشْفٰى نَشِيْطَاتٌ
اسپتال کی نرسیں	اسپتال کی نرسیں چست ہیں
خَيَّاطَاتُ الْحَيِّ	خَيَّاطَاتُ الْحَيِّ بَارِعَاتٌ
محلے کی درزن	محلے کی درزن ماہر ہیں
مُعَلِّمَاتُ الْمَدْرَسَةِ	مُعَلِّمَاتُ الْمَدْرَسَةِ مُهَذَّبَاتٌ
مدرسے کی استانیاں	مدرسے کی استانیاں مہذب ہیں
صَدِيْقَاتُ فَاطِمَةَ	صَدِيْقَاتُ فَاطِمَةَ وَفِيَّاتٌ
فاطمہ کی سہیلیاں	فاطمہ کی سہیلیاں وفادار ہیں

نوٹ: طلبہ کو سمجھادیں کہ اگر آپ کو عربی میں ''شہر کے رہنے والے'' کہنا ہو تو ''سَاكِنُوْنَ الْمَدِيْنَةِ'' نہیں کہیں گے بلکہ ''نَ'' کو ہٹا کر ''سَاكِنُوْالْمَدِيْنَةِ'' کہیں گے۔

تمرین ①

عبارت پر اعراب لگا کر اردو میں ترجمہ کریں

محافظو البلد	
معلمات الجامعات جالسات	
طبيبات القرية	
معلمو المدرسة عطوفون	
هؤلاء محافظو الإسلام	

عربی

تمرین (۲)

عربی میں ترجمہ کریں

محلے کے مسلمان مہذب ہیں	
مدرسے کے اساتذہ مہربان ہیں	
خالد کے دوست	
قرآن کی پڑھنے والیاں	
گاؤں کے رہنے والے چست ہیں	

۸ آٹھویں مہینے میں ۱۵ دن پڑھائیں

اَلدَّرْسُ الثَّالِثَ عَشَرَ

بَيْتُهُمَا	ان دونوں کا گھر	بَيْتُكُمَا	تم دونوں کا گھر
بَيْتُهُمْ	ان سب (مردوں) کا گھر	بَيْتُهُنَّ	ان سب (عورتوں) کا گھر
بَيْتُكُمْ	تم سب (مردوں) کا گھر	بَيْتُكُنَّ	تم سب (عورتوں) کا گھر
بَيْتِي	میرا گھر	بَيْتُنَا	ہمارا گھر
قَلَمُكُمَا	تم دونوں کا قلم	كِتَابِي	میری کتاب
كُرَّاسَتُهُمْ	ان سب (مردوں) کی کاپی	مَنَازِلُكُمْ	تم سب کے گھر
صَدِيْقَاتُهُنَّ	ان سب کی سہیلیاں	دُرُوْسُهُمَا	ان دونوں کے سبق

تمرین ①

اردو میں ترجمہ کریں

جامعتكم	
تلاميذهم	
أصدقاءهما	
بيوتهن	
ملابسكن	

تمرین ②

عربی میں ترجمہ کریں

ان سب عورتوں کے بچے	
ہمارا رب	
تم سب مردوں کی کتابیں	
تم دونوں (عورتوں) کے استاذ	
ان دونوں (عورتوں) کی سہیلی	

۸	۹	مہینے میں	۱۲	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

عربی

اَلدَّرْسُ الرَّابِعَ عَشَرَ

نئے الفاظ: لَعِبٌ: کھیل۔ شُغْلٌ: کام۔ کُلُّهُمْ: وہ سب۔ إِيَابٌ: واپسی۔

مَجِيْدٌ	اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ
أَصْدِقَاءُ	وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ
مَجِيْدٌ	كَيْفَ أَنْتُمْ؟
أَصْدِقَاءُ	نَحْنُ بِالْخَيْرِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
مَجِيْدٌ	مِنْ اَيْنَ أَنْتُمْ؟
أَصْدِقَاءُ	نَحْنُ مِنْ مَدْرَسَتِنَا
مَجِيْدٌ	أَهٰذِهٖ مَدْرَسَتُكُمْ؟
أَصْدِقَاءُ	نَعَمْ! هٰذِهٖ مَدْرَسَتُنَا
مَجِيْدٌ	هَلْ تَعْلِيْمُهَا جَيِّدٌ؟
أَصْدِقَاءُ	نَعَمْ! تَعْلِيْمُهَا جَيِّدٌ
مَجِيْدٌ	مَا شُغْلُكُمُ الْاٰنَ؟
أَصْدِقَاءُ	اَلْاٰنَ شُغْلُنَا لَعِبٌ
مَجِيْدٌ	اَيْنَ أَنْتُمْ لَاعِبُوْنَ؟
أَصْدِقَاءُ	نَحْنُ لَاعِبُوْنَ فِيْ حَدِيْقَةِ هٰذِهِ الْمَدِيْنَةِ
مَجِيْدٌ	هَلْ هُنَا حَدِيْقَةٌ؟

أَصْدِقَاءُ	نَعَمْ! هُنَا حَدَائِقُ كَثِيرَةٌ وَمُنْتَزَهَاتٌ جَذَّابَةٌ
مَجِيْدٌ	هَلْ اِمْتِحَانُكُمْ قَرِيْبٌ؟
أَصْدِقَاءُ	نَعَمْ! اِمْتِحَانُنَا قَرِيْبٌ
مَجِيْدٌ	هَلْ تَلَامِيْذُ هٰذِهِ الْمَدْرَسَةِ مُجْتَهِدُوْنَ؟
أَصْدِقَاءُ	نَعَمْ! كُلُّهُمْ مُجْتَهِدُوْنَ
مَجِيْدٌ	كَيْفَ مُعَلِّمُوْ الْمَدْرَسَةِ؟
أَصْدِقَاءُ	هُمْ عَطُوْفُوْنَ
مَجِيْدٌ	مَا ذٰلِكَ؟
أَصْدِقَاءُ	ذٰلِكَ مُسْتَشْفًى
مَجِيْدٌ	هَلْ فِيْهِ طَبِيْبٌ بَارِعٌ؟
أَصْدِقَاءُ	نَعَمْ! فِيْهِ أَطِبَّاءُ بَارِعُوْنَ وَمُمَرِّضَاتٌ خَبِيْرَاتٌ وَخَادِمَاتٌ نَظِيْفَاتٌ
مَجِيْدٌ	أَيْنَ فَرِيْدٌ وَرَشِيْدٌ وَسَعِيْدٌ؟
أَصْدِقَاءُ	هُمْ فِي مُمْبَايَ
مَجِيْدٌ	كَيْفَ أُوْلٰئِكَ الْأَوْلَادُ؟
أَصْدِقَاءُ	هُمْ بِالْخَيْرِ
مَجِيْدٌ	مَتٰى إِيَابُهُمْ؟
أَصْدِقَاءُ	إِيَابُهُمْ قَرِيْبٌ

۹ ۱۰ مہینے میں ۱۳ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

عربی

اَلدَّرسُ الْخَامِسَ عَشَرَ

نئے الفاظ: مِثْلٌ: مانند۔ مُحَدَّدٌ: مقرر، متعین۔ فَوْزٌ: کامیابی۔ مَسْرُوْرٌ: خوش۔ مَحْزُوْنٌ: غمگین۔ حُسْنٌ: اچھا ہونا۔ اَلْعَمَلُ: کام۔ دَائِبٌ: کوشش کرنے والا۔ جِدٌّ: محنت۔ نَشَاطٌ: چستی، پھرتی۔ خُلُقٌ: عادت۔ خَيْرُ مِثَالٍ: بہترین مثال۔ فَضْلٌ: مہربانی۔ مَحْبُوْبٌ: پسندیدہ۔

هٰذَا خَالِدٌ وَهُوَ تِلْمِيذٌ مُجْتَهِدٌ، وَلَهُ أَبٌ وَأُمٌّ، وَهُمَا عَطُوفَانِ عَلَيْهِ، وَلَهُ أَخَوَانِ وَ ثَلٰثُ أَخَوَاتٍ وَهُوَ صَغِيرٌ مِنْهُمْ. هُوَ ذَاهِبٌ إِلَى الْمَدْرَسَةِ مَعَ أَصْدِقَائِهٖ كُلَّ يَوْمٍ. وَأَصْدِقَائُهٗ صَادِقُوْنَ وَوَفِيُّوْنَ. اَلْأُسْتَاذُ عِنْدَهُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ وَالْوَقْتُ عِنْدَهُمْ شَيْئٌ ثَمِيْنٌ. لِلْقِرَاءَةِ عِنْدَهُمْ وَقْتٌ وَلِلَّعِبِ وَقْتٌ اٰخَرُ. لِكُلِّ شَيْءٍ وَقْتٌ مُحَدَّدٌ. هُمْ تَلَامِيذُ مُجْتَهِدُوْنَ وَلَهُمْ فَوْزٌ كَبِيْرٌ. فَهُمْ مَسْرُوْرُوْنَ فِي كُلِّ وَقْتٍ وَفِي فَصْلِهِمْ أَوْلَادٌ كَسْلَانُوْنَ، وَهُمْ مَحْزُوْنُوْنَ فِي كُلِّ وَقْتٍ. اَلْوَقْتُ عِنْدَهُمْ لَيْسَ بِشَيْءٍ. خَالِدٌ مَسْرُوْرٌ مَعَ أَصْدِقَائِهٖ۔

وَهٰذَانِ أَخَوَا خَالِدٍ، وَهُمَا مُهَنْدِسَانِ بَارِعَانِ. هُمَا مَشْهُوْرَانِ فِي الْمَدِيْنَةِ بِحُسْنِ الْعَمَلِ. هُمَا دَائِبَانِ فِي الْعَمَلِ بِجِدٍّ وَّنَشَاطٍ. خُلُقُهُمَا طَيِّبٌ. وَهُمَا خَيْرُ مِثَالٍ لِغَيْرِهِمَا وَهٰذَا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا۔ وَهٰؤُلَاءِ أَخَوَاتُ خَالِدٍ. هُنَّ مُهَذَّبَاتٌ. وَالْبَنَاتُ الْمُهَذَّبَاتُ مَحْبُوْبَاتٌ وَهُنَّ جَالِسَاتٌ فِي بَيْتِهِنَّ وَدَائِبَاتٌ فِي الْعَمَلِ بِجِدٍّ. وَالْجِدُّ شَيْئٌ عَظِيْمٌ. بِهٖ عِزَّةٌ وَبِغَيْرِهٖ ذِلَّةٌ۔

تمرین ①

عربی میں جواب دیں۔

من تلميذ مجتهد؟
كيف أصدقائه؟
كيف الأستاذ عندهم؟
أين أولاد كسلانون؟
هل خالد مسرور مع أصدقائه؟
من مهندسان بارعان؟
هل خلقهما طيب؟
من مهذبات؟
أين أخوات خالد؟ هل هن جالسات؟
هل الجد شيء عظيم؟

۱۰ دسویں مہینے میں ۱۸ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

تعریف

اردو ہندوستان میں مسلمانوں کی عام زبان کو اردو کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

دنیا کی تمام زبانوں میں سب سے زیادہ ترقی یافتہ، سب سے زیادہ وسیع اور شرف و فضیلت کی حامل زبان عربی ہے، اس کی فضیلت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اسی زبان میں اللہ تعالیٰ کا کلام نازل ہوا، ہمارے نبی ﷺ کی ساری حدیثیں اسی زبان میں ہیں اور یہی زبان اہل جنت کی زبان ہوگی۔ لہٰذا قرآن وحدیث کو براہ راست سمجھنے کے لیے ہر مسلمان کو عربی زبان سیکھنا چاہیے۔

اسی کے ساتھ ساتھ دین کے تقاضوں کو خصوصاً دعوت کے فریضے کو پورا کرنے کے لیے موقع وضرورت کے لحاظ سے دوسری زبانیں بھی سیکھنا چاہیے، چنانچہ ہمارے نبی ﷺ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بعض لوگوں کو سریانی زبان میں خطوط لکھنے پڑتے ہیں، تم سریانی زبان سیکھ لو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سترہ دن میں سریانی زبان سیکھ لی۔ [مستدرک:۵۷۸۱، عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ]

معلوم ہوا کہ دین کی نشر واشاعت کے لیے دیگر زبانوں کا سیکھنا بھی ضروری ہے اور ہمارے لیے ان زبانوں میں سرفہرست اردو ہے کیوں کہ اردو زبان پر ہمارے بزرگوں نے بڑی محنت کی ہے، اور قرآن وحدیث، تفسیر، فقہ، تاریخ کے خزانوں کو اردو میں منتقل کر دیا ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ اردو زبان میں اچھی اچھی نعتیں، حمدیں، نظمیں، کہانیاں اور بچوں کے لیے اچھے اچھے قصے لکھے، دنیا میں عربی کے بعد کوئی زبان ایسی نہیں ہے جس میں قرآن و حدیث، سیرت، اور اسلامی علوم کا اتنا بڑا ذخیرہ ہو جتنا اردو میں ہے، لہٰذا ہمیں خوب محنت سے اور جی لگا کر اردو زبان سیکھنا چاہیے تا کہ اپنے بزرگوں کی کتابوں سے خوب خوب فائدہ اٹھائیں اور لوگوں میں اسے خوب پھیلائیں۔

ہدایت برائے استاذ

انبیاء کرام علیہم السلام کی سیرت کے سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اس سال حضرات داوٗد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعات وحالات پیش کیے گئے ہیں۔کوشش یہ کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے الطاف وعنایات، اس کی بندہ نوازی کو اور پھر اس پر ان دونوں جلیل القدر نبیوں کی شکر گزاری اور منت شناسی کو اس انداز میں پیش کیا جائے جس سے بچے خود بخود نتائج اخذ کرسکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ لغت وزبان کے پہلو کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے چنانچہ اسباق کے مشکل الفاظ کے معانی بھی ہر سبق کے آخر میں دیے گئے ہیں جو دوران سبق اچھی طرح سمجھا کر یاد کرادیے جائیں۔

اسباق سے کماحقہ استفادے کے لیے مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ رکھا جائے۔

- کل کا سبق اور آج جو سبق پڑھانا ہے طلبہ سے مطالعہ کر کے آنے کو کہیں۔
- سبق طلبہ سے خود پڑھوائیں اور اس کی اصلاح کرتے جائیں۔
- حتی المقدور طلبہ سے تین بار سبق پڑھوائیں جس سے الفاظ بچوں کی زبان پر جاری ہوجائیں۔
- الفاظ ومعانی از بر کرائیں۔
- ابتدائی نصاب میں اردو لکھنے کی مشق کرائی گئی تھی، اردو لکھنے میں مہارت اور نکھار پیدا کرنے کے لیے کتاب کے اسباق اپنی اپنی کاپیوں میں گھر سے لکھ کر لانے کی ترغیب دیں۔

سبق ۱ واقعات سے سبق

اب تک انبیاء علیہم السلام کے جو واقعات آپ نے پڑھے ان سے آپ کو محسوس ہوا ہوگا کہ انبیاء ورُسل نے اپنی قوموں کو گمراہی کے اندھیروں سے ہدایت کی روشنی کی طرف لانے کی انتھک کوشش کی لیکن ان کی قوموں نے ان برگزیدہ ہستیوں کی اصلاحی کوششوں کو نہ صرف یہ کہ ٹھکرا دیا، بلکہ انھیں آزار پہونچانے، ان کا مذاق اُڑانے اور ان کی اہانت وتوہین کے درپے ہو گئے، خدائی غیرت کو للکارنے لگے اور عذاب کا مطالبہ کرنے لگے، جس کی پاداش میں وہ بڑے بڑے ہلاکت خیز عذاب سے دوچار ہوئے، اور روئے زمین سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ان کی شان وشوکت کا آفتاب غروب ہو گیا۔ حالانکہ ان قوموں میں ایسی ایسی تنومند اور قوت واقتدار والی قومیں گزری ہیں جن کے عظیم الشان محلوں کے کھنڈرات آج بھی ان کی عظمت اور حوصلہ مندی کی داستان سنا رہے ہیں۔

امید ہے کہ ان واقعات سے آپ نے یہ سبق حاصل کر لیا ہوگا کہ اللہ کی نافرمانی اس کے احکام سے روگردانی اس کے پیغمبروں اور کتابوں کی تکذیب روئے زمین پر جہاں بھی جو بھی کرتا ہے وہ اس کے دردناک عذاب سے دوچار ہوتا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ناپید ہو جاتا ہے۔

اگرچہ آج انسان نے روئے زمین پر حیرت انگیز ترقی کی ہے، جہاز کی مدد سے ہواؤں کے دوش پر اڑتا ہے۔ چاند، سورج ستارے، زمین، سمندر کے بارے میں نت نئی تحقیقات پیش کرتا ہے، اپنے تخمینی آلات سے موسم کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے۔ تاہم جب اس کی سرکشی اور نافرمانی بڑھ جاتی ہے، تو خدائی عذاب کبھی زلزلے، کبھی سونامی، کبھی طوفان، کبھی آتش فشاں کی شکل میں اس پر آپہونچتا ہے۔

اس وقت سارے انسانی وسائل اور اس کی تحقیقات اس کی معلومات اس کا سارا نظام بے بس ہو جاتا ہے اور انسان اپنی بے بسی اور مجبوری کا مشاہدہ کرنے اور اس پر ماتم کرنے

کے سوا کچھ بھی نہیں کر پاتا۔ لہٰذا جس طرح کل انسانوں کو اللہ کے دین کی ضرورت تھی اسی طرح آج بھی ہے اور قیامت تک رہے گی، کیوں کہ انسان اپنے خالق کی رہنمائی کے بغیر صحیح راستے پر نہیں چل سکتا اور آج انسانیت کی رہنمائی کے لیے ہمارے نبی ﷺ کا لایا ہوا دین موجود ہے۔

الفاظ و معانی: اہانت: بے عزتی کرنا۔ توہین: ذلیل کرنا۔ ہلاکت خیز: ہلاک کرنے والا۔ غرقاب ہونا: ڈوبنا۔ اقتدار: حکومت۔ روگردانی: منہ پھیرنا۔ تکذیب: جھٹلانا۔ ناپید ہونا: ختم ہونا۔ دوش: کندھا۔ تخمینی آلات: اندازہ لگانے کی مشینیں۔ آتش فشاں: زمین سے آگ ابلنا۔

| ۱ | پہلے مہینے میں | ۱۵ | دن پڑھائیں

سبق ۲ حضرت داؤد علیہ السلام

آپ گذشتہ قصوں سے یہ نہ سمجھیں کہ قرآن میں صرف اللہ تعالیٰ کے عذاب، اس کے رسولوں کے ساتھ قوموں کی گستاخی اور اس کے نتیجے میں ان کی ہلاکت ہی کے واقعات ہیں، بلکہ قرآن میں ان کے علاوہ بھی بہت سے واقعات ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کے بے پایاں احسانات و انعامات کا اندازہ ہوتا ہے، اس کی بندہ نوازی اور داد و دہش کا پتہ چلتا ہے، اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جل شانہ جسے جس قدر چاہتے ہیں اپنے لا متناہی خزانے سے عطا فرماتے ہیں۔

ان ہی برگزیدہ ہستیوں میں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی فضل و کرم اور الطاف و عنایات کی بارش کی حضرت داؤد علیہ السلام اور ان کے فرزند حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں اور اسی لڑی میں حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام بھی منسلک ہیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام بنی اسرائیل میں مبعوث ہوئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے انھیں زبردست اقتدار و تسلط بخشا تھا۔ ایک طرف وسیع و عریض حکومت و سلطنت کی زمام ان

اردو

کے سپرد کی گئی تھی، دوسری طرف علم ودانش اور حکمت ودانائی کے گوہر سے انھیں مالا مال کیا گیا تھا۔ان پر علوم وفنون کے ایسے بے شمار سربستہ رازوں کو کھولا گیا جن سے انسان ناواقف تھا،ایسے ایسے طاقتور سرکش اور وحشی جانور ان کے فرمان کے تابع تھے جو آسانی سے کسی انسان کی دسترس میں نہیں آتے، یہاں تک کہ جمادات یعنی خشت وسنگ اور لوہا وفولاد پر بھی انہیں قابو حاصل تھا،غرض یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان دونوں برگزیدہ پیغمبروں کو خوب خوب نوازا تھا۔

الفاظ و معانی: بے پایاں: بے اندازہ، بے حساب۔ بندہ نوازی: مہربانی۔ داد ودہش: سخاوت و فیاضی۔ لامتناہی: جس کی کوئی حد نہ ہو۔ الطاف: مہربانیاں۔ منسلک: پرویا ہوا، شامل۔ وسیع و عریض: لمبی چوڑی۔ زمام: باگ ڈور۔ گوہر: موتی۔ سربستہ: چھپا ہوا۔ دسترس: پہنچ۔ خشت: اینٹ۔

1	۲	مہینے میں	۱۵	دن پڑھائیں	تاریخ		دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۳ حضرت داؤد علیہ السلام اور حکومت وانصاف

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھوں پر وحی و نبوت اور حکومت وسلطنت کو جمع کر دیا تھا،ایک طرف تو آپ صاحب کتاب جلیل القدر نبی تھے،جس کے نتیجہ میں انسانی کنبے کی ہدایت و رہنمائی،ان کی اصلاح وتربیت،انکا رشتہ ان کے خالق سے استوار کرنے کی عظیم ذمہ داری آپ کے بازوؤں پر تھی،دوسری طرف ایک وسیع سلطنت کے حاکم وبانی بھی تھے جس کے نتیجے میں،افراد انسانی کی گلّہ بانی،ان کی سیاسی زندگی کی دیکھ ریکھ،ان کے درمیان عدل وانصاف اور امن وسلامتی کی فضا قائم کرنے کا فریضہ بھی ان کے کندھوں پر تھا،نبوت وحکومت کی دوہری ذمہ داری کا سنبھالنا کوئی آسان کام نہ تھا،لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے انھیں ان کی ذمہ داری کے بقدر گوناگوں صفات کا حامل بنایا تھا اور آپ کی ذات میں شجاعت وبہادری،قوت فیصلہ،عدل پروری،اولوالعزمی،حکمت ودانائی،اور علم وآگہی جیسی اعلیٰ خوبیاں جمع کر دی تھیں اور سب سے بڑی بات تو یہ تھی کہ اللہ کی وحی اس کی

نصرت وتوفیق ہمہ وقت آپ کے شامل حال رہتی تھی۔اور یہ بہت بڑی نعمت ہے۔جس بندے کو اللہ کی توفیق اور اس کی نصرت حاصل ہو گئی اس کے لیے اس روئے زمین پر کوئی بھی کام دشوار نہیں۔

اس کے لیے پربت کو رائی اور سمندر کو خشکی بنا دیا جاتا ہے،تاریخ میں بارہا ایسا ہوا ہے کہ ضعیف و ناتواں جماعتوں نے اللہ کی نصرت وتوفیق کے سہارے بڑی بڑی طاقتور جماعتوں کو شکست وریخت سے دوچار کر دیا۔

چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام اللہ کی نصرت وتوفیق سے ہر مہم میں کامیاب وکامران ہوتے، ہر جنگ میں فتح ونصرت آپ کے قدم چومتی اور ہر میدان میں آپ کا علم بلند رہتا،دشمن کے مقابلے میں آپ کے لشکر کی نفری کتنی ہی قلیل ومختصر ہوتی تاہم فتح مندی ہمیشہ آپ ہی کو حاصل ہوتی۔

دوسری طرف اللہ کی وحی اس کا پیغام آپ پر نازل ہوتا تھا جس کی مدد سے،آپ پیچیدہ سے پیچیدہ مسئلے کو حل کر دیتے۔کسی بھی مقدمہ میں کوئی کتنا بھی جھوٹ اور غلط بیانی سے کام لیتا اور اپنے حق میں فیصلہ لینا چاہتا،لیکن اس کی ایک نہیں چلتی،وحی الٰہی اس کے جھوٹ کا پردہ فاش کر دیتی اور حضرت داؤد علیہ السلام پر پوری حقیقت واضح ہو جاتی۔اسی لیے جن وانس کسی میں یہ حوصلہ نہ ہوتا کہ آپ کی خلاف ورزی کریں۔

الفاظ ومعانی: استوار: مضبوط۔بازو: کندھا۔گلہ بانی: حفاظت۔گونا گوں: طرح طرح کا۔عدل پروری: انصاف کرنا۔نصرت: مدد۔ہمہ وقت: ہر وقت۔پربت: پہاڑ۔رائی: سرسوں۔بارہا: کئی بار۔شکست وریخت سے دوچار کرنا: ہرا دینا۔علم: جھنڈا۔نفری: تعداد۔فتح مندی: جیت۔پیچیدہ: مشکل۔پردہ فاش کرنا: حقیقت ظاہر کر دینا۔

۲ دوسرے مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

اردو

سبق ۴ زبور

اللہ تبارک وتعالیٰ نے بنی اسرائیل کی رشد وہدایت کے لیے حضرت داؤد علیہ السلام پر اپنی کتاب زبور نازل فرمائی۔ زبور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ دوسری مشہور کتاب ہے، جس کا تذکرہ قرآن کریم میں کئی مقامات پر کیا گیا ہے۔ زبور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا، اس کی تعریف وتوصیف اور اس کی عظمت وبڑائی کے نغموں سے معمور تھی، اس میں ایسے مضامین تھے جس سے انسان کی عاجزی وبے بسی کا اظہار ہوتا تھا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت وطاقت اور کائنات میں اس کی کاریگری آشکارا ہوتی تھی۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا یہ معجزہ تھا کہ آپ اتنی ضخیم کتاب مختصر سے وقت میں تلاوت کر لیتے تھے، یہاں تک کہ جب وہ اپنے گھوڑے پر زین گسنا شروع کرتے تو تلاوت بھی شروع کر دیتے اور جب کس کر فارغ ہوتے تو پوری زبور ختم کر چکے ہوتے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا شیریں لب ولہجہ عطا کیا تھا کہ جب آپ زبور کی تلاوت شروع فرماتے تو جن وانس، چرند وپرند، دشت وجبل سب آپ کے ساتھ مل کر اللہ کی حمد وثنا اور اس کی تسبیح میں مشغول ہو جاتے اور پورا ماحول تسبیح خداوندی کے نغموں سے گونجنے لگتا۔ اسی لیے لحن داؤدی آج بھی مشہور اور ضرب المثل ہے۔

الفاظ ومعانی: نغمہ: ترانہ۔ معمور: آباد۔ آشکارا ہونا: ظاہر ہونا۔ ضخیم: موٹا۔ شیریں: میٹھا۔ لب ولہجہ: پڑھنے کا انداز۔ دشت: جنگل۔ جبل: پہاڑ۔

۳ تیسرے مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں

سبق ۵ حضرت داؤد علیہ السلام کی خصوصیات

اللہ جل شانہ نے یوں تو اپنے تمام پیغمبروں کو خصوصی شرف وامتیاز بخشا ہے اور تمام لوگوں کے مقابلے میں انھیں بالکل نمایاں برتری اور فوقیت عطا کی ہے۔ لیکن مرتبے اور درجے کے اعتبار سے ان کے درمیان فرق رکھا ہے۔ کسی کو ایک خصوصیت سے نوازا ہے، تو دوسرے کو

دوسری خصوصیت سے۔

چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو بھی چند خصوصیات و امتیازات سے نوازا تھا، اس میں سے ایک یہ ہے کہ آپ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا میں رَطْبُ اللّسان رہتے تھے اور آپ اس قدر خوش آواز تھے کہ جب اپنی خصوصی لے میں اللہ کی حمد وثنا شروع کرتے تو آپ کے وجدآفرین نغموں سے انسان تو انسان چرند پرند حتیٰ کہ پہاڑ بھی وجد میں آجاتے اور سب کے سب ان کے ساتھ حمد وثنا میں شریک ہوجاتے اور دشت وجبل، وادی وصحرا، اللہ کی حمد وثنا سے معمور ہوجاتے۔

الفاظ ومعانی: نمایاں: ظاہر۔ فوقیت: بڑائی۔ رطب اللسان: بہت تعریف کرنے والا۔ لَے: لہجہ، انداز۔ وجدآفریں: مست کرنے والا۔ صحرا: ایسا میدان جہاں درخت وغیرہ نہ ہوں۔

۳ تیسرے مہینے میں ۸ دن پڑھائیں

سبق ۶ حضرت داؤد علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کے انعامات

عموماً یہ ہوتا ہے کہ آدمی کو چھوٹی سی حکومت وسلطنت یا اس کی وزارت، یا معمولی عہدہ بھی مل جاتا ہے تو وہ اپنے ہاتھ سے کوئی کام کرنا تو درکنار ایک تنکا اٹھانا بھی اپنی کسرِ شان خیال کرتا ہے اور رعایا کے ایک ایک پیسے سے جمع ہوئے خزانے کو بے دریغ خرچ کرتا ہے۔

اس کے برخلاف اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام ایک عظیم سلطنت کے حکمراں تھے، حکومت کے خزانے پر آپ کو مکمل اختیار تھا جیسا چاہتے خرچ کرسکتے تھے، تاہم حکومت کے خزانے سے آپ ایک حبہ بھی نہ لیتے تھے، اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کرتے تھے: خدایا ایسی صورت پیدا کردے کہ میرے لیے ہاتھ کی کمائی آسان ہوجائے، کیونکہ میں اپنے خرچ کا بار رعایا کے خزانے پر ڈالنا نہیں چاہتا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول فرمالیا، لوہے اور فولاد کو آپ کے لیے بالکل موم بنادیا، آپ لوہے کو اپنے ہاتھ میں لیتے اور اس سے جو چاہتے بنالیتے، کبھی خوب کشادہ زرہ

بناتے، کبھی ضرورت کے دیگر ساز وسامان بناتے اور اسے فروخت کر کے اپنے گھر کا خرچ چلاتے۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا: کسی انسان کا بہترین رزق اس کے اپنے ہاتھ کا کمایا ہوا رزق ہے حتی کہ اللہ کے پیغمبر حضرت داوٗد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کام کر کے روزی کماتے تھے۔ [بخاری]

تیسرا انعام یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پرندوں کی بولیاں سمجھنے اور ان سے گفتگو کرنے کا علم عطا فرمایا تھا، جس طرح ہم دوسرے کی گفتگو کو سنتے سمجھتے ہیں اور اسے اپنی بات سناتے سمجھاتے ہیں، اسی طرح حضرت داوٗد علیہ السلام اور ان کے فرزند حضرت سلیمان علیہ السلام پرندوں کی بولی سنتے اور سمجھتے تھے اور پرندوں کی زبان میں ان سے گفتگو بھی کرتے تھے۔ یہ بڑے بڑے چند انعامات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت داوٗد علیہ السلام پر کیے تھے۔

الفاظ و معانی: کسرِ شان: شان کے خلاف۔ بے دریغ: بے سوچ بچار کے۔ حب: دانہ۔ کشادہ: کھلا ہوا لمبا چوڑا۔ زرہ: لوہے کا جالی دار کرتا جو لڑائی میں پہنتے ہیں۔ دیگر: دوسرا۔ فروخت کرنا: بیچنا۔

۳	۴	مہینے میں	۱۰	دن پڑھائیں	تاریخ		دستخط معلم		دستخط والدین

سبق ۷ حضرت داوٗد علیہ السلام کی صفات

حضرت داوٗد علیہ السلام اس وسیع و عریض حکومت و سلطنت کو پا کر نہ تو مغرور ہوئے اور نہ ہی بندگانِ خدا کے درمیان ظلم و ناانصافی کو روا رکھا، جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے کہ جب کسی نااہل کو ذرا سا اقتدار مل جاتا ہے تو وہ قوت و طاقت کے نشے میں مست ہاتھی کی طرح ہو جاتا ہے، جو کسی کو بھی اپنے غیظ و غضب کا شکار بنا سکتا ہے، نہ جوان کو چھوڑتا ہے نہ بچے کو، نہ کسی قوی پر ترس کھاتا ہے نہ ضعیف پر، اس طرح پوری خلقِ خدا اس کے ظلم و ستم کی چکّی میں پستی رہتی ہے، عدل و انصاف زمین سے رخصت ہو جاتا ہے اور ناانصافی اور بے ایمانی کا دور دورہ ہوتا ہے۔

لیکن حضرت داؤد علیہ السلام بڑے خاکسار، خدا ترس، نہایت عادل و منصف حکمراں اور پیغمبر تھے، ہر دم اللہ کے ذکر میں منہمک رہتے، اس کے حضور میں لمبی لمبی دعائیں مانگتے، اور اس کی نعمتوں کا کثرت سے شکر ادا کرتے اور خلق خدا کے درمیان انصاف سے فیصلے فرماتے، اور ظلم و ناانصافی کا سد باب کرتے۔

الفاظ و معانی: روا: جائز۔ خلق خدا: اللہ کی مخلوق۔ خاکسار: خود کو چھوٹا سمجھنے والا۔ خدا ترس: اللہ سے ڈرنے والا۔ عادل: انصاف کرنے والا۔ منصف: انصاف کرنے والا۔ منہمک: بہت مصروف۔ سد باب: دروازہ بند کرنا۔

۴ چوتھے مہینے میں ۲ دن پڑھائیں

سبق ۸ حضرت سلیمان علیہ السلام

حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد ان کے فرزند حضرت سلیمان علیہ السلام اسرائیلی تخت و تاج کے وارث ہوئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح ان پر بھی اپنے الطاف و عنایات کی بارش کی اور انھیں بہت سی خصوصیات و امتیازات سے نوازا۔ نبوت و رسالت کے ساتھ آپ کو ایسی بے مثال اور لاثانی سلطنت عطا کی گئی جو آپ کے علاوہ کسی کو بھی نصیب نہ ہوئی، اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے ہواؤں کو مسخر کر دیا تھا، جب آپ کو آمد و رفت کی حاجت پیش آتی تو ہوا کو حکم دیتے وہ آپ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچا دیتی، اور اس کی سبک رفتاری کا یہ عالم ہوتا کہ آپ ہوا کے دوش پر صبح کے وقت میں ایک مہینے کی مسافت طے کر لیتے اور اسی طرح شام کے وقت میں ایک مہینے کی مسافت طے کر لیتے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت کا ایک بڑا امتیاز یہ تھا جو کائنات میں کسی کو بھی نصیب نہ ہوا کہ ان کے زیر نگیں صرف انسان ہی نہیں تھے، بلکہ جنات و حیوانات بھی آپ کے تابع فرمان تھے، کچھ جنات ایسے تھے جو سمندروں میں غوطے مار کر آپ کے لیے جواہرات نکال کر لاتے، کچھ ایسے مہندس اور معمار تھے جو آپ کے لیے بلند و بالا محلات تعمیر کرتے، بڑے

بڑے حوض بناتے، پتھروں کی بڑی بڑی دیگیں بناتے اور کچھ ایسی عجیب وغریب چیزوں کی تخلیق کرتے تھے، جنھیں اس سے پہلے چشم بشر نے دیکھا بھی نہیں تھا۔

الفاظ و معانی: لاثانی: بے مثال۔ مسخر کرنا: فرماں بردار بنانا۔ آمد و رفت: آنا جانا۔ سبک رفتاری: تیز چلنا۔ زیرِ نگیں: حکومت میں۔ غوطہ مارنا: ڈبکی لگانا۔ مہندس: انجینئر۔ معمار: عمارت بنانے والا۔ تخلیق کرنا: بنانا۔ چشم بشر: انسان کی آنکھ۔

۴ چوتھے مہینے میں ٦ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۹ حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکمت و دانائی

اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو ذہانت و فطانت، معاملہ فہمی اور پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل و مقدمات کو حل کرنے کی صلاحیت سے نوازا تھا، آپ باریک سے باریک مقدمے کا بآسانی فیصلہ فرما دیتے اور آپ کی یہ صلاحیت بچپن ہی سے لوگوں پر آشکارا ہو گئی تھی۔

چنانچہ قرآن کریم میں آپ کی عمیق بصیرت و دانائی کا یہ واقعہ مذکور ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ دو شخص حضرت داؤد علیہ السلام کے دربار میں اپنا مقدمہ لے کر آئے، ایک شخص تو کھیت کا مالک تھا دوسرا بکریوں کا، کھیت والے نے کہا: اس کی بکریوں کا ریوڑ شب کو میرے انگور کے خوشوں سے لدے لدائے باغ میں جا پڑا اور پوری فصل کو تباہ کر دیا میری پوری محنت اور سرمایہ اکارت ہو گیا۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے طرفین کی باتوں کو سنا اور فیصلہ صادر فرمایا کہ ساری بکریاں کھیت کے عوض، کھیت والے کو دی جاتی ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام وہاں موجود تھے، اللہ تعالیٰ نے حقیقت حال کو ان پر آشکارا کر دیا۔ انھوں نے فرمایا: اللہ کے نبی آپ نے درست فیصلہ صادر فرمایا ہے، لیکن اس مقدمہ کا ایک اور فیصلہ ہو سکتا ہے، جو فریقین کے لیے تشفی بخش اور سود مند ہوگا، حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: اچھا تو تم اپنا فیصلہ بتاؤ۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا: بکریاں کھیت والے کے سپرد کر دیں، وہ اس سے فائدہ اٹھائے اور کھیت بکری والے کے سپرد کر دیں اور اسے حکم دیں کہ کھیت میں محنت کر کے اسے اصلی حالت پر لے آئے۔

جب کھیت اصلی حالت پر آجائے تو کھیت والا اپنا کھیت لے لے اور بکری والا اپنی بکریاں لے لے۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: یہ بہتر فیصلہ ہے جو تم نے کیا، پھر آپ نے اسی فیصلے کو نافذ کر دیا۔ اس واقعے سے آپ کی معاملہ فہمی اور حکمت و دانائی لوگوں پر عیاں ہوگئی اور سب آپ کے معترف ہوگئے۔

الفاظ و معانی: فطانت: عقل مندی۔ معاملہ فہمی: معاملہ سمجھنا۔ عمیق: گہری۔ بصیرت: عقل مندی۔ ریوڑ: جھنڈ۔ خوشہ: گچھا۔ سرمایہ: دولت، پونجی۔ اکارت: برباد۔ طرفین: دونوں طرف۔ عوض: بدلہ۔ فریقین: دونوں فریق، یعنی مقدمہ کرنے والا اور جس کے خلاف مقدمہ کیا گیا ہو۔ تشفی بخش: مطمئن کرنے والا۔ سود مند: فائدہ دینے والا۔ عیاں: ظاہر۔ معترف: ماننے والا۔

۵ پانچویں مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں

سبق ۱۰ اللہ کے حضور میں دعا اور آہ و زاری

حضرت سلیمان علیہ السلام اس عظیم الشان سلطنت کے باجود بڑے متواضع اور اللہ تعالیٰ سے خوب آہ وزاری کرنے والے تھے۔ آپ کے اندر غرور و گھمنڈ کا شائبہ تک نہ تھا، قرآن کریم میں ایک لطف آمیز واقعہ مذکور ہے، جس سے امور سلطنت میں آپ کی بیدار مغزی، شاہانہ جاہ و جلال اور پیغمبرانہ بصیرت کا پتہ چلتا ہے۔

ایک مرتبہ آپ نے اپنے پورے لشکر کو جمع کیا جس میں جنات، انسان اور پرندے سبھی شامل تھے، پھر پورے لشکر کو شاہانہ آب و تاب اور شان و شوکت کے ساتھ لے کر کسی مہم پر روانہ ہوئے، اثناء سفر آپ کا گزر چیونٹیوں کی ایک وادی پر ہوا، چیونٹیوں میں سے ایک چیونٹی

اردو

نے جب سلیمانی لشکر کو دیکھا تو اسے اندیشہ ہوا کہ کہیں سلیمانی لشکر بے خبری میں اس کے پورے قبیلے کو روند نہ ڈالے، تو اس نے پوری قوم کو حکم دیا کہ سب کے سب اپنے اپنے ٹھکانوں میں پناہ لیں، ورنہ سلیمانی لشکر بے خبری میں تمھیں پامال کرڈالے گا، اِدھر اس نے پوری قوم کو حکم دیا اُدھر حضرت سلیمان علیہ السلام اس کی پوری بات سن کر سمجھ چکے تھے، لیکن آپ نے اس موقعہ پر بھی کوئی فخریہ جملہ نہیں کہا بلکہ فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اور دعا میں مشغول ہوگئے، اور کہنے لگے: اے میرے پروردگار! مجھ کو یہ توفیق دے کہ میں تیرا شکر ادا کروں، جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر انعام کیا ہے اور اس کی بھی توفیق دیجیے کہ میں وہ نیک عمل کروں جو تجھ کو پسند آئے اور مجھ کو اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل فرما لیجیے۔

الفاظ و معانی: آہ وزاری: رونا گڑگڑانا۔ شائبہ: شک شبہ۔ لطف آمیز: مزیدار۔ بیدار مغزی: عقل مندی۔ آب وتاب: چمک دمک۔ مہم: بڑا کام۔ اثنائے سفر: سفر کے درمیان۔ پامال کرنا: روندنا۔

۵ پانچویں مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۱ ہدہد اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی سرگزشت

ہدہد پرندہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا راہنما اور جاسوس تھا، وہ پانی کے مواقع کی تلاش و جستجو کرتا اور لشکر کے پڑاؤ کے لیے موزوں مقام کی نشاندہی کرتا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے درمیان سفر ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا، پوری فوج کا جائزہ لیا، تو ہدہد نظر نہ آیا۔ تفتیش کی تو معلوم ہوا وہ موجود نہیں ہے۔ فوج سے بلا اطلاع غیر حاضری ایک جرم عظیم تھا، حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: اگر تحقیق سے پتہ چلا کہ وہ بلا کسی عذر کے غائب ہے تو اسے سخت سزا دوں گا، یا اس کا سر تن سے جدا کردوں گا۔

لیکن ابھی زیادہ وقفہ نہیں ہوا تھا کہ وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوگیا اور ان کی باز پرس پر کہنے لگا: حضور میں ایک ایسی چیز پر مطلع ہوا ہوں جس پر آپ اور آپ کی

فوج میں کوئی بھی مطلع نہیں اور میں آپ کی خدمت میں سبا اور ملکہ سبا کے متعلق مصدقہ معلومات لے کر حاضر ہوا ہوں۔

عالی جناب! ان کا ملک بڑا زرخیز اور ان کی سلطنت بڑی کشادہ اور پائدار ہے، ان کے یہاں اسباب عیش کی فراوانی ہے، یہ لوگ بڑے ذہین و فطین اور ہوشمند معلوم ہوتے ہیں، لیکن اس کے باوجود ان کے قلوب تاریک و پراگندہ ہیں، وہ سرتاپا آفتاب پرستی میں غرق ہیں، ان کے کان ابھی تک وحدانیت کے نغموں سے ناآشنا ہیں، ایمان و یقین کی روشنی ابھی تک ان کے ملک تک نہیں پہونچی۔

الفاظ و معانی: مواقع: جگہیں۔ موزوں: مناسب۔ مقام: جگہ۔ تفتیش: چھان بین۔ تن: بدن۔ وقفہ: تھوڑی سی دیر۔ باز پرس: پوچھ تاچھ۔ مصدقہ: سچا، جس کی تصدیق کی گئی ہو۔ پائدار: مضبوط۔ فطین: عقل مند۔ ہوش مند: ہوش والا۔ پراگندہ: حیران و پریشان۔ ناآشنا: لاعلم۔

۶ چھٹے مہینے میں ۱۰ دن پڑھائیں

سبق ۱۲ ملکۂ سبا کو ایمان کی دعوت

جب حضرت سلیمان کو قوم سبا کے حالات، ان کی آفتاب پرستی اور نور ہدایت سے ناآشنائی کا علم ہوا، تو آپ کو اس بات سے بڑا قلق ہوا کہ آپ کا پڑوسی ملک کفر و شرک کی تاریکی میں پڑا ہوا ہے اور اب تک وہاں ایمان کی دعوت نہیں پہونچی، جس کی وجہ سے پوری خلق خدا ہدایت سے محروم ہے۔

آپ نے پیغمبرانہ اور داعیانہ ذمے داری کی وجہ سے ضروری سمجھا کہ ملکۂ سبا کو خط وکتابت کے ذریعہ اسلام کی دعوت دیں۔ چنانچہ آپ نے اسے ایک مؤثر اور مختصر خط لکھا جس میں پیغمبرانہ نرمی و تواضع کی جھلک بھی تھی اور شاہانہ غیرت و سطوت کا اظہار بھی، ایمان و اسلام کی دعوت تھی اور انکار کی صورت میں فوج کشی کی دھمکی بھی، آپ نے لکھا:

یہ خط سلیمان کی جانب سے ہے، اور اللہ کے نام سے شروع ہے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

تم کو ہم پر سرکشی اور سربلندی کا اظہار نہیں کرنا چاہیے اور تم میرے پاس خدا کے فرماں بردار ہو کر چلے آؤ۔

الفاظ و معانی: آفتاب پرستی: سورج کی پوجا۔ نا آشنائی: لاعلمی۔ قلق: غم، فکر۔ سطوت: شان و شوکت۔ سربلندی: بڑائی۔

٦ چھٹے مہینے میں ۵ دن پڑھائیں

سبق ۱۳ ملکہ کا اپنے ارکان دولت سے مشورہ کرنا

ملکۂ سبا بڑی دانش مند اور جہاں دیدہ تھی، اس کے پاس بادشاہوں کے اخلاق و عادات کا وسیع تجربہ تھا، ملک و شہر کے فاتحین کے حالات و واقعات سے خوب واقف تھی، اگر کوئی نقص تھا تو یہ تھا کہ اپنے حقیقی رب کو پہچاننے میں اس کی عقل نے زبردست ٹھوکر کھائی تھی جس کی وجہ سے وہ غیر اللہ کی پرستار تھی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے مکتوب کو پڑھ کر نہ تو وہ مشتعل ہوئی اور نہ ہی خود رائی کا شکار ہوئی۔ بلکہ اس نے اپنے ارکان دولت اور اہل رائے کو جمع کیا اور ان سے کہا: سلیمان کی جانب سے مجھے ایک معزز خط بھیجا گیا ہے، جس میں اطاعت و اسلام کی دعوت دی گئی ہے۔ تمھیں معلوم ہے کہ میں اہم معاملات میں تمھارے مشورے کے بغیر کوئی اقدام نہیں کرتی، اس لیے اب تم سب مشورہ دو کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔

ارکان دولت نے ملکہ کو اپنی جنگی طاقت کا احساس دلانے کے لیے کہا: جہاں تک مرعوب اور خائف ہونے کا تعلق ہے تو اس کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ ہم زبردست طاقت اور جنگی قوت کے مالک ہیں، اگر جنگ کی نوبت آتی ہے تو ہم دشمن کے دانت کھٹے کر دیں گے۔ تاہم آپ جو بھی فیصلہ کریں گی ہم اس پر عمل کریں گے اور حتمی فیصلے کا اختیار آپ ہی کو ہے۔

ملکہ نے کہا: بیشک ہم طاقتور اور صاحب شوکت ہیں، لیکن سلیمان کے معاملے میں ہمیں عجلت نہیں کرنی چاہیے، پہلے ہم کو اس کی جنگی طاقت اور اس کے لشکر کی تعداد کا اندازہ کرنا اور اس

کا مقصد جاننا ضروری ہے، کیوں کہ جس عجیب طریقے سے خط آیا ہے وہ اس کا سبق دیتا ہے کہ سلیمان کے معاملے میں سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا مناسب ہے اور عجلت میں کوئی قدم اٹھانا اپنی ہلاکت کو دعوت دینا ہے، کیونکہ جابر و ظالم فاتحوں کا یہ دستور ہے کہ جب وہ کسی ملک کو فتح کرتے ہیں تو اسے تاخت و تاراج کر دیتے ہیں اور با عزت شہریوں کو ذلیل و خوار کر دیتے ہیں۔

لہٰذا میرا فیصلہ یہ ہے کہ چند ہوشمند قاصدوں کو بیش بہا تحائف کے ساتھ سلیمان کی طرف روانہ کیا جائے۔ اس سے اس کا امتحان ہو جائے گا، اگر اس نے ہمارا ہدیہ قبول کر لیا تو وہ محض ایک بادشاہ ہے ہم اس سے جنگ کریں گے اور اگر اس نے ہمارا ہدیہ قبول نہیں کیا تو وہ اللہ کے فرستادہ پیغمبر ہیں ہم ان پر ایمان لائیں گے اور ان کی پیروی کریں گے۔

الفاظ و معانی: ارکانِ دولت: حکومت کے وزیر وغیرہ بڑے عہدہ دار۔ دانشمند: عقل مند۔ جہاں دیدہ: تجربہ کار، دنیا دیکھا ہوا۔ فاتحین: فتح کرنے والے۔ نقص: کمی۔ پرستار: پوجنے والا۔ مکتوب: خط۔ خودرائی: صرف اپنی ہی رائے چلانا۔ اقدام: قدم بڑھانا۔ مرعوب ہونا: ڈرنا۔ دانت کھٹے کرنا: عاجز کر دینا۔ حتمی: پکا۔ عجلت: جلد بازی۔ تاخت و تاراج کرنا: برباد کرنا۔ بیش بہا: قیمتی۔ محض: صرف۔ فرستادہ: بھیجا ہوا۔

٦	٧	مہینے میں	۲۰	دن پڑھائیں	تاریخ		دستخط معلم		دستخط والدین	

سبق ۱۴ ہدیہ کے ذریعہ سودا بازی کی کوشش

ملکہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی جانب ایک وفد کو بادشاہوں کے شایانِ شان بیش بہا ہدیہ دے کر بھیجا، جب یہ تحائف آپ کے دربار میں پہونچے تو آپ نے اسے نہ تو نظر بھر کے دیکھا اور نہ ہی اسے ہاتھ لگایا۔ بلکہ حد درجہ بے اعتنائی برتی اور پیغمبرانہ جلال میں فرمایا: کیا تم ان تحائف کے ذریعہ مجھ سے سودا بازی کرنا چاہتے ہو؟ کہ میں اس مال کو لے کر تمہیں تمہارے شرک و کفر پر باقی رہنے دوں، سنو! تمہارے یہ زرق برق تحائف میری نگاہ میں مٹی کے ٹھیکرے اور سنگریزوں سے بھی زیادہ حقیر اور بے حیثیت ہیں کیوں کہ خدائے ذوالجلال نے مجھے جن چیزوں سے نوازا ہے وہ تمہاری پوری سلطنت سے بدرجہا بہتر ہے۔ لہٰذا تمہارا ہدیہ تمہیں مبارک ہو اور جاؤ اپنی ملکہ سے کہہ دینا کہ ہم ان پر ایسے لشکر کے ساتھ

چڑھائی کریں گے جس کے حملے کی تاب تم نہیں لا سکتے اور پھر ہم سبھی کو وہاں سے ذلیل وخوار کر کے شہر بدر کر دیں گے۔

الفاظ و معانی: شایانِ شان: شان کے لائق۔ بے اعتنائی: بے پروائی۔ زرق برق: شان و شوکت والا۔ ٹھیکرہ: مٹی کے برتن کا ٹکڑا۔ سنگریزہ: کنکری۔ تاب: طاقت۔

۷ ساتویں مہینے میں ۵ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۵ ملکہ کی اطاعت

جب قاصدوں نے واپس جا کر ملکہ سبا کے سامنے تمام روداد سنائی اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی شوکت و عظمت کا جو کچھ مشاہدہ کیا تھا وہ حرف بحرف بیان کیا تو ملکہ کو احساس ہو گیا کہ اس شخص سے لڑنا اپنی ہلاکت کو دعوت دینا ہے، بہتر یہی ہے کہ اس کی اطاعت قبول کر لی جائے۔

چنانچہ وہ اپنے لشکر کے ساتھ مطیع ہو کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف روانہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس کی اطلاع دیدی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے چاہا کہ ملکہ کو اللہ کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی دکھلائیں، جس سے اس کی نگاہوں میں اللہ کی قدرت اور آپ کی نبوت عیاں ہو جائے۔ آپ نے اپنے درباریوں سے کہا: میں چاہتا ہوں کہ ملکہ سبا کے یہاں پہونچنے سے پہلے اس کا تختِ شاہی اٹھا کر یہاں لے آیا جائے، تم میں سے کون اس خدمت کو انجام دے سکتا ہے۔

ایک دیو پیکر جن نے کہا آپ کے دربار برخاست کرنے سے پہلے پہلے میں تخت حاضر کر سکتا ہوں۔ اس کا دعویٰ سن کر آپ کے وزیر نے کہا: میں پلک جھپکتے اسے حاضر کر سکتا ہوں، حضرت سلیمان علیہ السلام نے رخ پھیر کر دیکھا تو تخت کو موجود پایا، آپ علیہ السلام نے فوراً اللہ کا شکر ادا کیا، پھر حکم دیا کہ اس کے تخت کی ہیئت تبدیل کر دو، میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ ملکۂ سبا یہ دیکھ کر حقیقت کی طرف راہ یاب ہوتی ہے یا نہیں۔

کچھ عرصے بعد جب ملکہ سبا دربار سلیمانی میں پہونچی، تو اس سے دریافت کیا گیا: کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ عقلمند ملکہ نے جواب دیا: ایسا معلوم ہوتا ہے، گویا وہی ہے اور مجھے تو آپ کی بے نظیر قوت وطاقت کا پہلے سے علم ہو چکا ہے اسی لیے مطیع اور فرماں بردار بن کر حاضر ہوئی ہوں، اور اب یہ تخت کا مُحیّرُ الْعُقُول معاملہ تو آپ کی عظمت کا تازہ مظاہرہ ہے۔

الفاظ و معانی: روداد: حال، واقعہ۔ مشاہدہ: دیکھنا۔ حرف بحرف: ایک ایک حرف۔ مطیع: فرماں بردار۔ دیوپیکر: دیو کی طرح بھاری بھرکم۔ برخاست کرنا: ختم کرنا۔ ہیئت: شکل صورت۔ بے نظیر: بے مثال۔ محیر العقول: عقل کو حیران کرنے والا۔

۸ آٹھویں مہینے میں ۱۵ دن پڑھائیں

سبق ۱۶ ملکہ کا اسلام قبول کرنا

ملکہ نے سمجھا کہ ہم نے سلیمان علیہ السلام کی اطاعت قبول کر لی تو اس سے ان کا مقصد پورا ہو گیا، لیکن حضرت سلیمان علیہ السلام کا مقصد تو اسے گمراہی کے اندھیرے سے نکال کر ہدایت کی روشنی میں لانا تھا۔ آفتاب پرستی سے نکال کر خدا پرستی کی شاہراہ پر لگانا تھا۔ لہٰذا آپ نے چاہا کہ ایک لطیف اشارے سے اس کی عقل کے بند دریچوں کو کھولیں۔ آپ علیہ السلام نے جنوں کے ذریعہ ایک عالی شان شیش محل تیار کرایا اور اس کے صحن میں بہت بڑا حوض کھدوا کر پانی سے لبریز کر دیا اور اس کے اوپر سے صاف وشفاف شیشہ کی نفیس چھت ڈال دی کہ دیکھنے والے کی نگاہ دھوکہ کھا کر یقین کر لیتی تھی کہ صحن میں صاف وشفاف پانی بہہ رہا ہے۔ محل تیار ہو جانے کے بعد ملکہ سے کہا گیا کہ قصر میں قیام کرے چنانچہ جب ملکہ محل کے سامنے پہونچی تو صحن میں صاف وشفاف پانی بہتا دیکھا اور اس میں داخل ہونے کے لیے اپنے کپڑے اوپر چڑھانے لگی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا: اس کی ضرورت نہیں ہے، یہ سارا محل شیشے کا ہے، اس کے اوپر سے ہو کر گزر جاؤ۔ اب ملکہ کی آنکھوں سے پردہ ہٹ چکا تھا اور اس پر یہ حقیقت عیاں ہو گئی کہ اب تک وہ ظاہر پرستی میں مبتلا رہی۔ اور دنیا کی ظاہری چیزوں میں آفتاب کو بڑا سمجھ کر اس کی عبادت کرنے لگی، حالانکہ اس کائنات کا رب تو وہ ہے جس نے سلیمان علیہ السلام کو

ایسی سلطنت اور معجزانہ طاقت سے نوازا ہے۔ لہٰذا فوراً اس کی زبان پر یہ کلمات جاری ہو گئے۔

پروردگار! آج تک ماسوا اللہ کی پرستش کر کے میں نے اپنے نفس پر بڑا ظلم کیا، مگر اب میں سلیمان کے ساتھ ہو کر صرف ایک خدا ہی پر ایمان لاتی ہوں جو تمام کائنات کا پروردگار ہے۔

الفاظ و معانی: لطیف: نازک، باریک۔ دریچہ: کھڑکی۔ شیش: شیشے کا۔ لبریز کرنا: بھرنا۔ نفیس: عمدہ پاک و صاف۔ قصر: محل۔ ماسوا اللہ: اللہ کے علاوہ۔

۸	۹	مہینے میں	۱۵	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۷ یہودیوں کی بہتان تراشی

یہودی قوم نے جس کی تاریخ انبیاء علیہم السلام پر بہتان تراشی، اور ان کے بے جا قتل سے لبریز ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام پر ایسے سنگین الزامات لگائے جن کا ارتکاب ایک عام مؤمن سے بھی بعید ہے، چہ جائے کہ ایسے برگزیدہ اور جلیل القدر نبی سے، مثلاً انھوں نے آپ پر ایک بہتان یہ لگایا کہ آپ اتنی بڑی سلطنت سحر کے زور پر چلاتے تھے اور جادو کرنے کے لیے کفریہ اعمال کیا کرتے تھے (اللہ کی پناہ) حالانکہ یہودی قوم خود جادو وسحر میں بری طرح مبتلا رہی ہے اور آج بھی مبتلا ہے۔

اللہ تبارک تعالیٰ اپنے معصوم پیغمبر پر ایسا سنگین الزام کب گوارا کر سکتے تھے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن کریم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس سنگین بہتان سے بری کر دیا اور ساتھ ہی یہ بھی بتلا دیا کہ ایسے الزامات لگانے والے خود ہی اللہ کی کتابوں اور اس کے نازل کردہ صحیفوں کو پس پشت ڈال کر سحر و جادو اور کفر و شرک میں مبتلا ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت سلیمان علیہ السلام پر اپنی رحمت و سلامتی نازل فرمائے۔ آمین

الفاظ و معانی: بہتان تراشی: جھوٹا الزام لگانا۔ بے جا: ناحق۔ بعید: ناممکن۔

۹	نویں مہینے میں	۱۰	دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین	

پہلے مہینے کے سوالات

قرآن	علم تجوید	: ① اظہار کسے کہتے ہیں؟ ② نون ساکن اور تنوین کے اظہار کا قاعدہ بتائیے۔
	حفظ سورۃ	: سورۂ بلد، سورۂ شمس اور سورۂ لیل سنائیے، سورۂ غاشیہ کی چھ آیتیں سنائیے۔
حدیث	آداب و دعائیں	: گھر سے نکلنے کی دعا، اس کی فضیلت اور صبح و شام کی دعائیں ترجمہ کے ساتھ سنائیے۔
عقائد و مسائل	عقائد	: ① اللہ تعالیٰ کے نام ''سمیع'' کا مطلب بتائیے۔ ② عبادت کا مقصد بیان کیجئے۔
اسلامی تربیت	سیرت	: ① کس کی دعوت سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا؟ ② کنواں خریدنے کا واقعہ بیان کیجیے۔ ③ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کچھ کارنامے بتائیے۔ ④ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد نبوی کس چیز سے بنی ہوئی تھی؟
زبان	عربی	: ① تانك الصيد ليتان كبيرتان. هذان الدرسان. هٰتان المرضتان جالستان. ذٰنك النجاران شامخان کا اردو میں ترجمہ کریں۔ ② یہ دو درخت، وہ دو چشمے خوبصورت ہیں، یہ دو گھر نئے ہیں، وہ دو بیل کا عربی میں ترجمہ کریں۔
	اردو	: توہین، تکذیب، روگردانی کرنا اور فیاضی کے معنی بتائیے۔

دوسرے مہینے کے سوالات

قرآن	علم تجوید	: ① ادغام کسے کہتے ہیں؟ ② نون ساکن اور تنوین کا ادغام کب ہوتا ہے؟
	حفظ سورۃ	: سورۂ غاشیہ کی دس آیتیں سنائیے۔
حدیث	آداب و دعائیں	: ① مصافحہ کرتے وقت کیا پڑھنا چاہیے؟ ② جب کسی کو مصیبت میں دیکھے تو کیا دعا پڑھے؟

عقائد و مسائل	عقائد	: ① گناہ کے نقصانات بتائیے۔ ② گناہ کبیرہ وصغیرہ کسے کہتے ہیں؟
اسلامی تربیت	سیرت	: ① حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصحف تیار کرانے میں کن چیزوں کا لحاظ رکھا؟ ② حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ زندگی بیان کرو۔ ③ جنازہ دیکھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کیا حال ہوتا؟
زبان	عربی	: ① بقرتاالفلاح سمینتان. درسا الکتاب سھلان. شارعان. بیوتٌ. تلك أبواب رجال. هؤلاء أولاد. کا اردو میں ترجمہ کریں۔ ② بچے کی دو کاپیاں، گھر کے دو دروازے کھلے ہوئے ہیں، بہت سی قلمیں، یہ گھر ہیں، وہ سب دوست ہیں کا عربی میں ترجمہ کریں۔
	اردو	: بار ہا، ہمہ وقت، مؤخر کرنا اور تنازعہ کے معنی بتائیے۔

تیسرے مہینے کے سوالات

قرآن	علم تجوید	: ① نون ساکن اور تنوین کا ادغام مع الغنہ کب ہوگا؟ ② نون ساکن اور تنوین کا ادغام بلاغنہ کب ہوگا؟
	حفظ سورۃ	: سورۂ غاشیہ مکمل اور سورۂ فجر کی چھ آیتیں سنائیے۔
حدیث	آداب و دعائیں	: استنجا کے آداب سنائیے۔
عقائد و مسائل	عقائد	: ① قیامت کا انکار کرنا کیسا ہے؟ ② صفات میں شرک کا مطلب بتائیے۔
اسلامی تربیت	سیرت	: ① حضرت رضی اللہ عنہ کی پرورش کس نے کی؟ ② آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا کیا؟ ③ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور یہودی کے درمیان کیا واقعہ پیش آیا؟ ④ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ بتاؤ۔
زبان	عربی	: ① هؤلاء أطباء. أولئك الرجال أغنیاء. هذه الدروس سهلة. هؤلاء الأطفال صغار. تلك الأشجار طویلة کا اردو میں ترجمہ کریں۔

زبان		② وہ سب مرد ہیں، یہ سب بچے ذہین ہیں، یہ مناظر خوبصورت ہیں، وہ مسجدیں قریب ہیں کا عربی میں ترجمہ کریں۔
	اردو	: معمور، ضخیم، رطب اللسان اور بے دریغ کے معنی بتائیے۔

چوتھے مہینے کے سوالات

قرآن	علم تجوید	: اظہار مطلق کسے کہتے ہیں؟
	حفظ سورۃ	: سورۂ فجر کی سات آیتیں سنائیے۔
حدیث	آداب و دعائیں	: بازار میں کون سی دعا پڑھیں گے۔
عقائد و مسائل	عقائد	: ① سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ ② وحی کسے کہتے ہیں؟
اسلامی تربیت	سیرت	: ① حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ زندگی بیان کرو۔ ② حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا رشتہ تھا؟ ③ مصر کی جنگ میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کیا کارنامہ انجام دیا؟ ④ جنگ بدر میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کیا کردار ادا کیا؟
زبان	عربی	: ① الشوارع الواسعة. الأثمار حُلوة. دكاكين مغلقة. دروس الكتاب مفيدة. حجاج الهند سعداء کا اردو میں ترجمہ کریں۔ ② مرد مالدار ہیں، کچھ مہنگے کپڑے، چیزیں قیمتی ہیں، گاؤں کی دکانیں بند ہیں، یونیورسٹی کے طلبہ بڑے ہیں کا عربی میں ترجمہ کریں۔
	اردو	: زرہ، خاکسار، خلق خدا اور مسخر کرنا کے معنی بتائیے۔

پانچویں مہینے کے سوالات

قرآن	علم تجوید	: ① اقلاب کسے کہتے ہیں؟ ② نون ساکن اور تنوین کے اقلاب کب ہوگا؟
	حفظ سورۃ	: سورۂ فجر سنائیے۔

حدیث	آداب ودعائیں :	راستہ چلنے کے آداب سنائیے، جب کسی کو نیا کپڑا پہنے دیکھے تو کیا دعا دے؟
عقائد و مسائل	عقائد :	① حضور ﷺ کے چند معجزات بیان کیجیے۔ ② کرامت کسے کہتے ہیں؟
اسلامی تربیت	سیرت :	① حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کیسے تھے؟ ② حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کون سے ملک فتح کیے؟ ③ حضرت ابوعبید رضی اللہ عنہ نے غزوۂ احد میں کیا کام کیا؟ ④ زمین کے تعلق سے عورت کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟
زبان	عربی :	① أصدقاء ماجد رحماء، أوراق الكتاب جيدة، معلّمون، مسافرون، طبيبات صابرات، نشيطون، قادمون کا اردو میں ترجمہ کریں۔ ② باغ کے پھل میٹھے ہیں، مدرسے کے طلبہ ذہین ہیں، حامد کے دوست نیک ہیں، بہت سارے جانے والے، بہت ساری بسیں، بہت ساری نرسیں، بہت سارے انجینئر، بہت سارے کھلاڑی کا عربی میں ترجمہ کریں۔ ③ عادل، کافر، صالح، نائم، جالس کی جمع بتائیں۔
	اردو :	نکتہ رسی، خوشہ، آہ وزاری اور پامال کرنا کے معنی بتائیے۔

چھٹے مہینے کے سوالات

قرآن	علم تجوید :	① اخفا کسے کہتے ہیں؟ ② نون ساکن اور تنوین کے اخفا کا قاعدہ بتائیے۔
	درس قرآن :	① سورۂ اخلاص ترجمہ کے ساتھ سنائیے۔ ② سورۂ کوثر کے نزول کا واقعہ بتائیے۔ ③ حوض کوثر کیا ہے؟ اور وہ کیسا ہے؟
حدیث	درس حدیث :	حدیث نمبر ۶ تا ۱۰ ترجمے کے ساتھ سنائیے۔
عقائد و مسائل	مسائل :	① کون سی چیزیں نجاست غلیظہ ہیں؟ ② کون سی چیزیں نجاست خفیفہ ہیں؟ ③ کوے کی بیٹ کون سی نجاست ہے؟ ④ نجاست خفیفہ کتنی معاف ہے؟

اسلامی تربیت	نماز	: ① قضا نماز کسے کہتے ہیں؟ ② نماز قضا کرنے پر کیا وعید ہے؟
	آسان دین	: ① عفو و درگزر کا مطلب بتاؤ اور حضور ﷺ نے عقبہ بن عامر سے کیا فرمایا؟ ② نماز کے فوائد بتایئے۔ ③ مسواک کے فوائد بتایئے۔
زبان	عربی	: ① ساعات . محطات . نحن مجتهدات . أنتن كسلافات . هم عطوفون، هن مسلمات کا اردو میں ترجمہ کریں۔ ② بہت ساری زبانیں، بہت ساری جاننے والیاں، ہم سب (عورتیں) مسلمان ہیں، تم سب جاننے والے ہو وہ سب پڑھنے والیاں ہیں کا عربی میں ترجمہ کریں۔ ③ صيدلية . مسلمة . صالحة . مجتهدة کی جمع بنائیں۔
	اردو	: آفتاب پرستی، ارکان دولت، موزوں اور باز پرس کے معنی بتایئے۔

ساتویں مہینے کے سوالات

قرآن	علم تجوید	: ① نون قطنی کسے کہتے ہیں؟
	درس قرآن	: ① آپ ﷺ کو ابتر ہونے کا طعنہ دینے والوں کو کیا کہا گیا؟ ② سورۂ ماعون کی ابتدائی تین آیتیں ترجمہ کے ساتھ سنایئے۔
حدیث	درس حدیث	: ① تاجر کی بڑی ذمہ داریاں کیا کیا ہیں؟ ② جنت میں لے جانے والی چیزیں کیا ہیں؟
عقائد و مسائل	مسائل	: ① کبوتر کی بیٹ پاک ہے یا ناپاک؟ ② کافر کا جھوٹا کیسا ہے؟ ③ ناپاک کپڑے کس طرح پاک کریں گے؟ ④ دری قالین کو پاک کرنے کا طریقہ بتایئے۔ ⑤ کیا شیشے کے برتن پونچھنے سے پاک ہو جاتے ہیں؟
	نماز	: ① نماز قضا کرنا کیسا ہے؟ ② وتر کی قضا لازم ہے یا نہیں؟ ③ قضا نماز کن اوقات میں پڑھی جا سکتی ہے؟
اسلامی تربیت	آسان دین	: ① انصاف اور رواداری کے تعلق سے ایک حدیث سنایئے اور محمود غزنوی کا واقعہ بتایئے۔ ② اسلام ہمیں کیا سکھاتا ہے؟ ”دین الٰہی“ میں کیا گمراہیاں تھیں؟

زبان	عربی	: ① المسلمون الصالحون في الجنة. نحن أطفال متعلمون. في هذا المستشفى أطباء بارعون. البنات الصالحات. المؤمنات الصادقات جالسات في البيت کا اردو میں ترجمہ کریں۔ ② کچھ مہربان اساتذہ، تم سب مہربان اساتذہ ہو، محنتی مزدور گھر میں ہیں، کچھ پیاری سہیلیاں، وہاں کچھ تجربہ کار نرسیں ہیں۔ سچی مسلمان عورتیں کامیاب ہیں کا عربی میں ترجمہ کریں۔ ③ من فائزون في الامتحان؟ كيف الموظفون المجتهدون؟ أين خادمات نظيفات؟ من جالسات في البيت کا عربی میں جواب دیں۔
	اردو	: خودرائی، حربی، مکتوب اور بے اعتنائی کے معنی بتایئے۔

آٹھویں مہینے کے سوالات

قرآن	علم تجوید	: میم ساکن کا ادغام کب ہوگا اور اس ادغام کو کیا کہتے ہیں؟
	درس قرآن	: ① سورۂ ماعون مکمل ترجمہ کے ساتھ سنایئے۔ ② معمولی چیزوں کے لین دین کے بارے میں کیا تعلیم دی گئی ہے۔
حدیث	درس حدیث	: ① پاک رزق سے کیا مراد ہے؟ ② ہمیں جنت میں جانے اور جہنم سے بچنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟
عقائد و مسائل	مسائل	: ① ناپاک زمین کب پاک ہوگی؟ ② لاحق کا حکم بتایئے۔ ③ مسبوق کسے کہتے ہیں؟ ④ مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں کس طرح ادا کرے گا؟
	نماز	: ① قضا نماز پڑھنے کا طریقہ بتایئے۔ ② قضا نماز کی نیت بتایئے۔ ③ چھوٹی ہوئی نمازوں کی تاریخ یاد نہ ہو تو کس طرح نیت کریں گے؟
اسلامی تربیت	آسان دین	: ① اپنے ماتحت کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے مثال سے سمجھایئے۔ ② ہم پر بڑے بھائی کے کیا حقوق ہیں؟ ③ احسان کرنے والوں کا شکریہ کس طرح ادا کرنا چاہیے؟

زبان	عربی	:	① محافظو الاسلام، مسلمو الهند صالحون، ساکنو المدینة، معلمات الجامعات جالسات، صدیقات فاطمة وفیات کا اردو میں ترجمہ کریں۔ ② قرآن کے پڑھنے والے، شہر کے محافظ زندہ ہیں، مدرسے کی استانیاں مہذب ہیں، محلے کی دونوں کا عربی میں ترجمہ کریں۔
	اردو	:	رودار، مطیع، بے نظیر اور دریچہ کے معنی بتائیے۔

نویں مہینے کے سوالات

قرآن	علم تجوید	:	میم ساکن کے اخفا کا قاعدہ بتائیے۔
	درس قرآن	:	① سورۂ قریش ترجمہ کے ساتھ سنائیے۔ ② سورۂ فیل کے نزول کا واقعہ کیا ہے؟
حدیث	درس حدیث	:	کن اعمال پر جنت کی بشارت دی گئی ہے؟
عقائد و مسائل	مسائل	:	① امام کے پیچھے کوئی رکن چھوٹ جائے تو مقتدی کیا کرے گا؟ ② روزے کے ۸ / مفسدات بتائیے۔ ③ مسبوق امام کے ساتھ سجدۂ سہو کا سلام پھیر دے تو کیا حکم ہے؟
	نماز	:	① کیا توبہ کرنے کے بعد نماز قضا کرنے کی ضرورت نہیں رہتی؟ ② صاحب ترتیب کسے کہتے ہیں؟
اسلامی تربیت	آسان دین	:	① اساتذہ کے ادب کے تعلق سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واقعہ بتائیے۔ ② ازار لٹکانے کی سزا کیا ہے؟ ③ اپنی بہنوں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟
زبان	عربی	:	① ربنا، کتابي، ربهما، بیوتهن، قلمکما، دروسهما، راستهم، نحن من مدرستنا، تعلیمها جید، امتحاننا قریب، الآن شغلنا لعب کا اردو میں ترجمہ کریں۔

زبان		② ان سب عورتوں کے بچے، تم سب مردوں کی کتابیں، تم سب عورتوں کے کپڑے، ان دو عورتوں کی سہیلیاں، ہمارا گھر، تم دو عورتوں کے استاذ کا عربی میں ترجمہ کریں۔
	اردو	: لبریز کرنا، نفیس، بے جا اور بعید کے معنی بتائیے۔

دسویں مہینے کے سوالات

قرآن	علم تجوید	: میم ساکن کا اظہار کب ہوگا؟
	درس قرآن	: ① سورۂ فیل ترجمہ کے ساتھ سنائیے۔ ② محمود نامی ہاتھی کے کان میں کیا کہا گیا تھا؟
حدیث	درس حدیث	: ① چالیس دن جماعت سے نماز پڑھنے پر کیا خوش خبری سنائی گئی ہے؟ ② کس شخص کو عاجز اور بے وقوف کہا گیا ہے؟
عقائد و مسائل	مسائل	: ① کفارہ کب واجب ہوتا ہے؟ ② روزے کا کفارہ بتائیے۔ ③ کیا قے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ ③ فدیہ کب واجب ہوتا ہے؟
	نماز	: ① اوابین کی نماز کب پڑھی جاتی ہے؟ ② اوابین کی فضیلت بتائیے۔
اسلامی تربیت	آسان دین	: ① حسد کے بارے میں کوئی ایک حدیث سنائیے۔ ② دعا کے سلسلے میں حضور ﷺ نے کیا تعلیم دی ہے؟ ③ لوگوں سے مانگنے کے بارے میں حدیث میں کیا وعید آئی ہے؟
زبان	عربی	: ① أصدقاءه صادقون وفيون. الوقت عندهم ليس بشيء. الجد شيء عظيم. هما مشهوران في المدينة بحسن العمل کا اردو میں ترجمہ کریں۔ ② هل خالد مسرور مع أصدقاءه؟ هل خلقهما طيب؟ كيف الاستاذ عندهم؟ من مهندسان بارعان؟ کا عربی میں جواب دیں۔

نماز چارٹ کی ترتیب

فجر۔ف	ظہر۔ظ	عصر۔ع
مغرب۔م	عشا۔ع	

- اگر نماز جماعت سے ادا کی ہے تو یہ ✓ نشان لگائیں۔ جیسے ع✓
- اگر بغیر جماعت کے نماز ادا کی ہے تو یہ ◯ نشان لگائیں۔ جیسے (ظ)
- اور اگر قضا کر لی ہے تو یہ X نشان لگائیں۔ ظX
- اور اگر قضا بھی نہ کی ہو تو کوئی نشان نہ لگائیں۔ م ع

- بتائے گئے طریقے کے مطابق تاریخ کے اعتبار سے نشان لگائیں۔
- جو نماز جماعت سے نہیں پڑھی گئی اس کی ترغیب دیں اور جو نماز نہیں پڑھی گئی، اس کی قضا کروالیں۔
- ہر مہینے کے ختم پر سرپرستوں سے دستخط کروائیں اور خود بھی دستخط کریں۔

نماز چارٹ

جنوری

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

فروری

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

مارچ

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

نماز چارٹ

اپریل

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

مئی

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

جون

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

نماز چارٹ

جولائی

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

اگست

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

ستمبر

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

نماز چارٹ

اکتوبر

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

نومبر

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

دسمبر

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

ماہانہ حاضری، غیر حاضری اور فیس چارٹ

مہینہ	کل ایام تعلیم	ایام حاضری	غیر حاضری	فیس	دستخط معلم	دستخط والدین
جنوری						
فروری						
مارچ						
اپریل						
مئی						
جون						
جولائی						
اگست						
ستمبر						
اکتوبر						
نومبر						
دسمبر						

دستخط ذمہ دار ______________